بسم اللہ الرحمن الرحیم

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ

[ابن ماجہ : ۲۲۴، عن انس رضی اللہ عنہ]

علم دین کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

# دین سیکھنا
# اور سکھانا

(روزانہ فجر اور عشاء کے بعد صرف ۱۵ رمنٹ)

دینیات™
DEENIYAT


Compiler
Ahem Charitable Trust
IDAAR-E-DEENIYAT

مرتب
اہم چیریٹیبل ٹرسٹ
ادارۂ دینیات

249, Bellasis Road, Near Mumbai Central, Mumbai - 400 008.
Tel. : 022 23051111 - Fax : 022 23051144
E-mail:info@deeniyat.com - Website : www.deeniyat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے ہماری اور قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کی کامیابی اپنے مبارک دین میں رکھی ہے۔ دین اللہ کے حکموں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقوں کے مطابق پورا کرنے کا نام ہے۔

ہمارے دین و مذہب میں انسان کو زندگی کے ہر شعبہ میں جینے کا سلیقہ اور طریقہ بتایا گیا ہے اور شب و روز گزارنے کا قاعدہ وضابطہ بتایا گیا ہے، انسان جب اس کے مطابق زندگی گزارتا ہے تو اس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں اور دنیا وآخرت میں طرح طرح کے انعامات سے نوازتے ہیں۔

لہٰذا ایک مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کا علم حاصل کرے، اس پر عمل کرے اور اس کو دوسروں تک پہنچانے کی فکر و کوشش کرے۔ قرآن وحدیث میں ان ذکر کی ہوئی باتوں کی طرف بار بار توجہ دلائی گئی ہے، چناں چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کاارشاد ہے کہ ہر مسلمان پر علم [ دین ] کا حاصل کرنا فرض ہے۔ [ابن ماجہ : ۲۲۴، عن انس رضی اللہ عنہ]

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے : لوگوں کو دین سکھاؤ، ان کے ساتھ آسانی کا برتاؤ کرو اور سختی کا برتاؤ نہ کرو۔
[مسند احمد: ۶ ۲۱۳، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

اس ذمہ داری کو پورا کرنے کے لیے ادارۂ دینیات نے روزانہ فجر اور عشاء کی نماز کے بعد سیکھنے سکھانے کا سلسلہ جاری کیا ہے، یہ عمل صرف پندرہ منٹ کے لیے ہوتا ہے؛ تاکہ ہر شخص آسانی کے ساتھ اس سلسلے سے فائدہ اٹھا سکے، اس پندرہ منٹ میں قرآن کریم کی دس آسان سورتیں اور نماز میں پڑھی جانے والی دعاؤں کے ساتھ ساتھ، دعاء وسنت، عقائد ومسائل اور اسلامی معلومات کے عنوان کے تحت دین کی اہم اور بنیادی باتیں بتائی جاتی ہیں، ضرورت اس بات کی ہے کہ اس سلسلے کو عموم کے ساتھ ہر مسجد میں جاری کیا جائے؛ اسی لیے ادارۂ دینیات نے دین کی اہم اور بنیادی باتوں پر مشتمل ایک

چھوٹی سی کتاب تیار کی ہے؛ تاکہ پڑھنے والوں کو آسانی اور پڑھانے والوں کو سہولت ہو۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہماری اس کوشش کو قبول فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمائے۔ آمین۔

## اس کتاب کو پڑھانے کا طریقہ

یہ نصاب روزانہ فجر اور عشا کی نماز کے بعد سیکھنے سکھانے کے حلقوں کی شکل میں پڑھایا جائے گا۔

اس میں روزانہ پندرہ منٹ پڑھانے کے حساب سے اسباق دیے گئے ہیں۔

ان اسباق میں پانچ باتیں: قرآن، دعا و سنت، عقائد، مسائل اور اسلامی معلومات ہیں، ان میں سے حفظ سورہ اور نماز کے مسائل اور اس میں پڑھی جانے والی دعاؤں کو اساتذۂ کرام اچھی طرح یاد کرادیں؛ بقیہ چیزیں اچھی طرح سمجھا کر ذہن نشین کرادیں اور ان کو اپنے فارغ اوقات میں از خود پڑھنے کی ترغیب دیں

مثلاً: ان کو بتائیں کہ سیرت کی کتنی اہمیت ہے اور اس کو پڑھنے کا کیا فائدہ ہے وغیرہ۔

نیز اساتذہ سے گزارش ہے کہ جب سبق مکمل یاد ہو جائے، تو کتاب میں ہر سبق کے بعد دیے گئے خانہ میں پڑھنے والوں سے کہیں کہ صحیح کا نشان لگالیں۔

---

## فضیلت

حدیث: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ [بخاری: ۵۰۲۷، عن عثمان رضی اللہ عنہ]

حدیث: رسول ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوذر! تم صبح جا کر قرآن کی ایک آیت سیکھ لو، یہ تمھارے لیے سو رکعت نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور تم صبح جا کر علم کا ایک مضمون سیکھ لو، چاہے (فی الحال) اس پر عمل ہو یا نہ ہو، یہ تمھارے لیے ہزار رکعت نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

[ابن ماجہ: ۲۱۹، عن ابی ذر رضی اللہ عنہ]

| صفحہ نمبر | عناوین | نمبر شمار |
|---|---|---|
| ۲۲ | مفردات (حروف تہجی) | ۱ |
| ۲۳ | سورۂ فاتحہ | ۲ |
| ۲۴ | کھانے سے پہلے کی دعا | ۳ |
| ۲۴ | شروع میں دعا پڑھنا بھول جائے تو یہ دعا پڑھے | ۴ |
| ۲۴ | کھانے کے بعد کی دعا | ۵ |
| ۲۵ | کلمۂ طیبہ | ۶ |
| ۲۵ | غسل کے فرائض | ۷ |
| ۲۶ | اسلامی معلومات | ۸ |
| ۲۷ | مرکب حروف کی مشق | ۹ |
| ۲۸ | سورۂ کوثر | ۱۰ |
| ۲۸ | کھانے کی سنتیں | ۱۱ |
| ۲۹ | کلمۂ شہادت | ۱۲ |
| ۳۰ | وضو کے فرائض | ۱۳ |

| نمبر شمار | عناوین | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱۴ | اسلامی معلومات | ۳۱ |
| ۱۵ | زبر کی مشق | ۳۲ |
| ۱۶ | سورۂ اخلاص | ۳۳ |
| ۱۷ | پانی پینے کی سنتیں | ۳۳ |
| ۱۸ | کلمۂ تمجید | ۳۴ |
| ۱۹ | غسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے | ۳۵ |
| ۲۰ | اسلامی معلومات | ۳۷ |
| ۲۱ | دو اور تین حروف والے کلمات پر زبر کی مشق | ۳۸ |
| ۲۲ | سورۂ فلق | ۳۹ |
| ۲۳ | پانی پینے کے بعد کی دعا | ۳۹ |
| ۲۴ | کلمۂ توحید | ۴۰ |
| ۲۵ | نواقض وضو | ۴۱ |
| ۲۶ | اسلامی معلومات | ۴۲ |

| صفحہ نمبر | عناوین | نمبر شمار |
|---|---|---|
| ۴۳ | زیر کی مشق | ۲۷ |
| ۴۴ | سورۂ ناس | ۲۸ |
| ۴۴ | دودھ پینے کے بعد کی دعا | ۲۹ |
| ۴۵ | کلمۂ استغفار | ۳۰ |
| ۴۶ | نماز کے شرائط | ۳۱ |
| ۴۷ | اسلامی معلومات | ۳۲ |
| ۴۸ | دو اور تین حروف والے کلمات پر زیر کی مشق | ۳۳ |
| ۴۹ | سورۂ فیل | ۳۴ |
| ۴۹ | سونے سے پہلے کی دعا | ۳۵ |
| ۵۰ | ایمان مجمل | ۳۶ |
| ۵۰ | کلماتِ نماز | ۳۷ |
| ۵۱ | ثنا | ۳۸ |
| ۵۲ | نماز کے ارکان | ۳۹ |

| نمبر شمار | عناوین | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۴۰ | اسلامی معلومات | ۵۳ |
| ۴۱ | پیش کی مشق | ۵۴ |
| ۴۲ | سورۂ قریش | ۵۵ |
| ۴۳ | سونے کی سنتیں | ۵۵ |
| ۴۴ | ایمان مفصّل | ۵۷ |
| ۴۵ | تشہد (التحیات) | ۵۸ |
| ۴۶ | نماز کے واجبات | ۵۸ |
| ۴۷ | اسلامی معلومات | ۶۱ |
| ۴۸ | دو اور تین حروف والے کلمات پر پیش کی مشق | ۶۲ |
| ۴۹ | سورۂ ماعون | ۶۳ |
| ۵۰ | سوکر اٹھنے کی دعا | ۶۳ |
| ۵۱ | توحید | ۶۴ |
| ۵۲ | درود شریف | ۶۵ |

| نمبر شمار | عناوین | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۵۳ | نماز کے مفسدات | ٦٦ |
| ۵۴ | اسلامی معلومات | ٦٨ |
| ۵۵ | حرکت کی عمومی مشق | ٦٩ |
| ۵٦ | سورۂ کافرون | ۷۰ |
| ۵۷ | سوکر اٹھنے کی سنتیں | ۷۰ |
| ۵۸ | فرشتے | ۷۱ |
| ۵۹ | دعائے ماثورہ | ۷۵ |
| ٦۰ | وتر کی نماز | ۷٦ |
| ٦۱ | اسلامی معلومات | ۷۷ |
| ٦۲ | سکون کی مثالیں زبر کے ساتھ | ۷۸ |
| ٦۳ | سورۂ نصر | ۷۹ |
| ٦۴ | بیت الخلا جانے سے پہلے کی دعا | ۷۹ |
| ٦۵ | آسمانی کتابیں | ۸۰ |

| نمبر شمار | عناوین | صفحہ نمبر |
| --- | --- | --- |
| ۶۶ | دعائے قنوت | ۸۳ |
| ۶۷ | سجدۂ سہو کے مسائل | ۸۴ |
| ۶۸ | اسلامی معلومات | ۸۵ |
| ۶۹ | سکون کی مثالیں زیر کے ساتھ | ۸۶ |
| ۷۰ | سورۂ لہب | ۸۷ |
| ۷۱ | بیت الخلا سے باہر نکلنے کے بعد کی دعا | ۸۷ |
| ۷۲ | نبی اور رسول | ۸۸ |
| ۷۳ | سجدۂ سہو کب واجب ہوتا ہے | ۹۲ |
| ۷۴ | اسلامی معلومات | ۹۶ |
| ۷۵ | سکون کی مثالیں پیش کے ساتھ | ۹۷ |
| ۷۶ | بیت الخلا کی سنتیں | ۹۷ |
| ۷۷ | آخرت | ۹۸ |
| ۷۸ | سجدۂ سہو کا طریقہ | ۱۰۱ |

| نمبر شمار | عناوین | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۷۹ | اسلامی معلومات | ۱۰۲ |
| ۸۰ | سکون کی مشق تینوں حرکتوں کے ساتھ | ۱۰۳ |
| ۸۱ | وضو سے پہلے کی دعا | ۱۰۳ |
| ۸۲ | تقدیر | ۱۰۴ |
| ۸۳ | پانچ نمازیں | ۱۰۷ |
| ۸۴ | اسلامی معلومات | ۱۰۸ |
| ۸۵ | ہمزۂ ساکنہ کی مشق | ۱۰۹ |
| ۸۶ | وضو کے درمیان کی دعا | ۱۰۹ |
| ۸۷ | مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا | ۱۱۰ |
| ۸۸ | اوقاتِ نماز | ۱۱۴ |
| ۸۹ | اسلامی معلومات | ۱۱۶ |
| ۹۰ | الف مدّہ کی مشق | ۱۱۷ |
| ۹۱ | وضو کے بعد کی دعا | ۱۱۸ |

| نمبر شمار | عناوین | صفحہ نمبر |
| --- | --- | --- |
| ۹۲ | حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آخری نبی | ۱۱۸ |
| ۹۳ | نماز کے مکروہ اوقات | ۱۲۰ |
| ۹۴ | ان کے علاوہ دو اوقات ایسے ہیں جن میں نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ | ۱۲۱ |
| ۹۵ | اسلامی معلومات | ۱۲۲ |
| ۹۶ | یا مدّہ کی مشق | ۱۲۳ |
| ۹۷ | مسجد میں داخل ہونے کی دعا | ۱۲۴ |
| ۹۸ | صحابہ | ۱۲۴ |
| ۹۹ | بیمار کی نماز | ۱۲۵ |
| ۱۰۰ | کن صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے؟ | ۱۲۶ |
| ۱۰۱ | اسلامی معلومات | ۱۲۷ |
| ۱۰۲ | واو مدّہ کی مشق | ۱۲۸ |
| ۱۰۳ | مسجد میں داخل ہونے کی سنّتیں | ۱۲۹ |
| ۱۰۴ | معجزہ | ۱۳۰ |

| نمبر شمار | عناوین | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱۰۵ | کن صورتوں میں لیٹ کر نماز پڑھنا جائز ہے | ۱۳۲ |
| ۱۰۶ | اسلامی معلومات | ۱۳۴ |
| ۱۰۷ | عمومی مشق | ۱۳۵ |
| ۱۰۸ | مسجد سے نکلنے کی دعا | ۱۳۶ |
| ۱۰۹ | اولیاء | ۱۳۶ |
| ۱۱۰ | مسافر کی نماز | ۱۳۸ |
| ۱۱۱ | اسلامی معلومات | ۱۴۱ |
| ۱۱۲ | کھڑا زبر کی مشق | ۱۴۲ |
| ۱۱۳ | مسجد سے نکلنے کی سنتیں | ۱۴۳ |
| ۱۱۴ | کرامت | ۱۴۳ |
| ۱۱۵ | کرامت کے بارے میں چند ضروری عقائد | ۱۴۴ |
| ۱۱۶ | نمازِ جنازہ | ۱۴۵ |
| ۱۱۷ | نمازِ جنازہ کا طریقہ | ۱۴۷ |

| نمبر شمار | عناوین | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱۱۸ | اسلامی معلومات | ۱۴۸ |
| ۱۱۹ | کھڑا زیر کی مشق | ۱۴۹ |
| ۱۲۰ | خاص خاص موقعوں پر کہے جانے والے مسنون کلمات | ۱۵۰ |
| ۱۲۱ | گناہ کبیرہ اور صغیرہ | ۱۵۲ |
| ۱۲۲ | مکروہات نماز | ۱۵۶ |
| ۱۲۳ | اسلامی معلومات | ۱۵۹ |
| ۱۲۴ | اُلٹا پیش کی مشق | ۱۶۰ |
| ۱۲۵ | خاص خاص موقعوں پر کہے جانے والے مسنون کلمات | ۱۶۱ |
| ۱۲۶ | کفر وشرک | ۱۶۳ |
| ۱۲۷ | قضا نماز | ۱۶۷ |
| ۱۲۸ | اسلامی معلومات | ۱۶۹ |
| ۱۲۹ | کھڑا زبر، کھڑا زیر، اُلٹا پیش کی عمومی مشق | ۱۷۰ |
| ۱۳۰ | گھر میں داخل ہونے کی دعا | ۱۷۰ |

| صفحہ نمبر | عناوین | نمبر شمار |
|---|---|---|
| ۱۷۱ | علاماتِ قیامت | ۱۳۱ |
| ۱۷۲ | علاماتِ صُغریٰ | ۱۳۲ |
| ۱۷۵ | اذان | ۱۳۳ |
| ۱۷۶ | اذان کا جواب | ۱۳۴ |
| ۱۷۶ | اسلامی معلومات | ۱۳۵ |
| ۱۷۷ | واولین کی مشق | ۱۳۶ |
| ۱۷۸ | گھر میں داخل ہونے کی سنتیں | ۱۳۷ |
| ۱۷۸ | علاماتِ کبریٰ | ۱۳۸ |
| ۱۸۰ | اقامت | ۱۳۹ |
| ۱۸۰ | اقامت کا جواب | ۱۴۰ |
| ۱۸۱ | اسلامی معلومات | ۱۴۱ |
| ۱۸۲ | یائے لین کی مشق | ۱۴۲ |
| ۱۸۳ | گھر سے نکلنے کی دعا | ۱۴۳ |

| صفحہ نمبر | عناوین | نمبر شمار |
|---|---|---|
| ۱۸۳ | نزولِ عیسیٰ علیہ السلام | ۱۴۴ |
| ۱۸۷ | نماز باجماعت | ۱۴۵ |
| ۱۸۸ | باجماعت نماز کا طریقہ | ۱۴۶ |
| ۱۹۱ | اسلامی معلومات | ۱۴۷ |
| ۱۹۲ | حروفِ مدہ اور حروفِ لین کی مشق | ۱۴۸ |
| ۱۹۲ | گھر سے نکلنے کی سنتیں | ۱۴۹ |
| ۱۹۳ | برزخ | ۱۵۰ |
| ۱۹۷ | مقتدی کے مسائل | ۱۵۱ |
| ۲۰۰ | اسلامی معلومات | ۱۵۲ |
| ۲۰۱ | تنوین اور نون ساکن کی مشق | ۱۵۳ |
| ۲۰۲ | شیطان سے حفاظت کی دعا | ۱۵۴ |
| ۲۰۲ | حشر | ۱۵۵ |
| ۲۰۶ | جمعہ کی نماز | ۱۵۶ |

| نمبر شمار | عناوین | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱۵۷ | نماز جمعہ کے واجب ہونے کی شرطیں | ۲۰۶ |
| ۱۵۸ | اسلامی معلومات | ۲۰۷ |
| ۱۵۹ | تشدید کی مشق | ۲۰۸ |
| ۱۶۰ | جب صبح ہو، تو یہ دُعا پڑھیں | ۲۰۸ |
| ۱۶۱ | جب شام ہو، تو یہ دُعا پڑھیں | ۲۰۹ |
| ۱۶۲ | حساب و کتاب | ۲۰۹ |
| ۱۶۳ | نماز جمعہ کے صحیح ہونے کی شرطیں | ۲۱۳ |
| ۱۶۴ | اسلامی معلومات | ۲۱۴ |
| ۱۶۵ | غنہ کا بیان | ۲۱۵ |
| ۱۶۶ | سواری پر سوار ہونے کی دعا | ۲۱۶ |
| ۱۶۷ | شفاعت | ۲۱۶ |
| ۱۶۸ | جمعہ کی نماز کا طریقہ | ۲۱۸ |
| ۱۶۹ | اسلامی معلومات | ۲۲۰ |

| صفحہ نمبر | عناوین | نمبر شمار |
|---|---|---|
| ۲۲۱ | تنوین اور نون ساکن کا اظہار | ۱۷۰ |
| ۲۲۲ | جنت | ۱۷۱ |
| ۲۲۴ | عیدین کی نماز کا طریقہ | ۱۷۲ |
| ۲۲۷ | نمازِ جنازہ کی مسنون دعائیں | ۱۷۳ |
| ۲۲۸ | بچے کا جنازہ ہو، تو یہ دعا پڑھیں | ۱۷۴ |
| ۲۲۹ | بچی کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھیں | ۱۷۵ |
| ۲۳۰ | اسلامی معلومات | ۱۷۶ |
| ۲۳۱ | تنوین اور نون ساکن کا اخفا | ۱۷۷ |
| ۲۳۲ | مریض کی عیادت کی دعا | ۱۷۸ |
| ۲۳۲ | جہنم | ۱۷۹ |
| ۲۳۵ | نوافل کی فضیلت و اہمیت | ۱۸۰ |
| ۲۳۶ | فرض نمازوں سے پہلے اور بعد کی سنتوں کی فضیلت | ۱۸۱ |
| ۲۳۷ | فرض نماز کے بعد نفل کی اہمیت | ۱۸۲ |

| نمبر شمار | عناوین | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱۸۳ | اسلامی معلومات | ۲۳۹ |
| ۱۸۴ | روزہ | ۲۴۰ |
| ۱۸۵ | روزہ کس پر فرض ہے؟ | ۲۴۰ |
| ۱۸۶ | وہ مجبوریاں جن سے روزہ نہ رکھنا جائز ہو جاتا ہے | ۲۴۰ |
| ۱۸۷ | روزہ کی نیت | ۲۴۲ |
| ۱۸۸ | نیت کے مسائل | ۲۴۲ |
| ۱۸۹ | سحری | ۲۴۳ |
| ۱۹۰ | روزہ کے مکروہات | ۲۴۳ |
| ۱۹۱ | وہ چیزیں جن سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا | ۲۴۴ |
| ۱۹۲ | روزہ کے مفسدات | ۲۴۵ |
| ۱۹۳ | وہ چیزیں جن سے صرف قضا واجب ہوتی ہے | ۲۴۶ |
| ۱۹۴ | جن صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں | ۲۴۸ |
| ۱۹۵ | روزہ کی قضا کے مسائل | ۲۵۰ |

| نمبر شمار | عناوین | صفحہ نمبر |
| --- | --- | --- |
| ۱۹۶ | زکاۃ | ۲۵۰ |
| ۱۹۷ | زکاۃ فرض ہونے کی شرطیں | ۲۵۲ |
| ۱۹۸ | کس مال میں زکاۃ فرض ہے؟ | ۲۵۳ |
| ۱۹۹ | زکاۃ کا نصاب | ۲۵۳ |
| ۲۰۰ | نصاب کے بارے میں چند ضروری مسائل | ۲۵۵ |
| ۲۰۱ | زکاۃ ادا کرنا کب فرض ہے؟ | ۲۵۸ |
| ۲۰۲ | زکاۃ ادا کرنے کے بارے میں متفرق مسائل | ۲۵۹ |
| ۲۰۳ | کن لوگوں کو زکاۃ دینا جائز ہے؟ | ۲۶۱ |
| ۲۰۴ | کن لوگوں کو زکاۃ دینا جائز نہیں؟ | ۲۶۲ |
| ۲۰۵ | کن لوگوں کو زکاۃ دینا افضل ہے؟ | ۲۶۴ |
| ۲۰۶ | حج کا بیان | ۲۶۴ |
| ۲۰۷ | احرام کا طریقہ وترتیب | ۲۶۵ |
| ۲۰۸ | عورت کا احرام | ۲۶۶ |

| نمبرشمار | عناوین | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۲۰۹ | چھوٹے بچوں کا احرام | ۲۶۷ |
| ۲۱۰ | طواف کے واجبات | ۲۶۸ |
| ۲۱۱ | طواف کا طریقہ | ۲۶۸ |
| ۲۱۲ | سعی کا طریقہ | ۲۷۰ |
| ۲۱۳ | عمرہ کا نقشہ | ۲۷۱ |
| ۲۱۴ | حج کے تین فرض یہ ہیں | ۲۷۱ |
| ۲۱۵ | حج کے چھ واجب یہ ہیں | ۲۷۲ |
| ۲۱۶ | حج کا نقشہ | ۲۷۲ |
| ۲۱۷ | مقامات قبولیتِ دُعا | ۲۷۵ |
| ۲۱۸ | زیارت مدینہ منورہ | ۲۷۶ |
| ۲۱۹ | احرام کی پابندیاں | ۲۷۷ |
| | | |
| | | |

سبق ۱

# مفردات (حروف تہجی)

ا ب ت ث ج

ح خ د ذ ر

ز س ش ص ض

ط ظ ع غ ف

ق ك ل م ن

و ه ء ی

# سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿۲﴾

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ﴿۳﴾ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ

نَسْتَعِيْنُ ؕ﴿۴﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿۵﴾

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ

عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾ ع

| نوٹ: سبق یاد ہو جانے پر اوپر باکس میں | ✓..... | کا نشان لگائیں |
|---|---|---|

سبق ۲

## کھانے سے پہلے کی دُعا

بِسْمِ اللّٰہِ

[ترمذی: ۱۸۵۸، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

ترجمہ: میں اللہ کے نام سے کھانا شروع کرتا ہوں۔

## شروع میں دُعا پڑھنا بھول جائے تو یہ دُعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ أَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ

ترجمہ: شروع اور آخر میں اللہ کا نام لے کر کھاتا ہوں۔

[ابوداؤد: ۳۷۶۷، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

## کھانے کے بعد کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا

وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ

[ترمذی: ۳۴۵۷، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا۔

سبق ۳

## کلمۂ طیبہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

[معجم صغیر:۹۹۲، عن عمر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

---

سبق ۴

## غسل کے فرائض

غسل میں تین فرض ہیں:

(۱) منہ بھر کر کلی کرنا۔ (ایک مرتبہ)
[شامی:۱/۴۲۳، مطلب فی ابحاث الغسل]

---

(۲) ناک میں (نرم ہڈی تک) پانی پہنچانا۔ (ایک مرتبہ)

[شامی:۱/۴۲۳، مطلب فی ابحاث الغسل]

---

(۳) پورے بدن پر اس طرح پانی بہانا کہ ایک بال برابر بھی کوئی جگہ سوکھی نہ رہے۔ (ایک مرتبہ)
[شامی:۱/۴۲۷، مطلب فی ابحاث الغسل]

سبق ۵

# اسلامی معلومات

..................

① اسلام سکھاتا ہے کہ اللہ ایک ہے وہی عبادت کے لائق ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔
[بخاری: ۳۴۳۵، عن عبادہ رضی اللہ عنہ]

② قرآن اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ [سورۂ فاطر: ۲۹]

③ قرآن دنیا اور آخرت کی تمام بھلائیاں سکھاتا ہے۔
[سورۂ بنی اسرائیل: ۹]

④ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ ① کلمہ ② نماز ③ زکوۃ ④ حج ⑤ روزہ اور اسلام میں سب سے اہم عبادت نماز ہے۔

⑤ نبی اللہ کے نیک بندے ہوتے ہیں جو اللہ کے احکام اللہ کے بندوں تک پہنچاتے ہیں۔

⑥ ہمارے نبی (ﷺ) کا نام محمد (ﷺ) ہے جو مکہ مکرمہ میں ربیع الاول کے مہینے میں پیر کے روز پیدا ہوئے۔

# مرکب حروف کی مشق

سبق ٦

| | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ا ا ا | اب | با | ام | ما | ال | لا | اک | کا |
| ب ب ت ت ث ث | بب | بج | بتر | تت | ثن | لث | بق | تف |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ج ج ح ح خ خ | جب | جل | حجب | حل | لح | |
| | حی | خف | خس | خق | مخ | |
| د ذ | دب | بد | بدن | ذر | بذل | لذ |
| ر ز | رس | سر | زم | مز | زر | زن |
| س ش | سج | سل | مسد | شر | شط | طش |
| ص ض | صب | بص | بصل | ضا | کض | نضر |

| | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ط ظ | طب | بط | بطل | حط | ظر | لظ | ظک | کظ |
| ع ع غ غ | عش | شع | عد | فعل | غل | لغ | غم | مغ |
| ف ف ف ق ق ق | فت | فر | صف | قفس | قد | قط | حق | حقا |

## سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝١ فَصَلِّ لِرَبِّكَ

وَانْحَرْ ۝٢ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝٣

سبق ۷

## کھانے کی سنتیں

(۱) دسترخوان بچھانا۔ [بخاری:۵۴۱۵، عن انس رضی اللہ عنہ]

(۲) دونوں ہاتھ (گٹوں تک) دھونا۔ [ترمذی:۱۸۴۶، عن سلمان رضی اللہ عنہ]

(۳) ایک زانو یا دوزانو بیٹھنا۔
[ابن ماجہ:۳۲۶۳، عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما؛ فتح الباری:۹/۵۴۲]

(۴) ٹیک لگا کر نہ کھانا۔ [ترمذی:۱۸۳۰، عن ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ]

(۵) کھانے سے پہلے کی دُعا پڑھنا۔ [ترمذی:۱۸۵۸، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

(۶) دائیں ہاتھ سے کھانا۔ [بخاری:۵۳۷۶، عن عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما]

(۷) تین انگلیوں سے کھانا۔ [مسلم:۵۴۱۷، عن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ]

⑧ اپنے سامنے سے کھانا۔ [بخاری:۵۳۷۶، عن عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما]

⑨ بہت زیادہ گرم نہ کھانا۔ [مستدرک:۷۱۲۵، عن جابر رضی اللہ عنہ]

⑩ کھانے میں عیب نہ نکالنا۔ [بخاری:۵۴۰۹، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

⑪ اگر لقمہ گر جائے تو اٹھا کر کھالینا۔ [مسلم:۵۴۲۱، عن جابر رضی اللہ عنہ]

⑫ برتن اور انگلیوں کو چاٹ کر صاف کرنا۔ [مسلم:۵۴۲۰، عن جابر رضی اللہ عنہ]

⑬ کھانے کے بعد کی دُعا پڑھنا۔ [ترمذی:۳۴۵۷، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

⑭ کھانے کے بعد ہاتھ دھونا اور کلی کرنا۔
[ترمذی:۱۸۴۶، عن سلمان رضی اللہ عنہ، بخاری:۵۴۵۴، عن سوید رضی اللہ عنہ]

سبق ۸

## کلمۂ شہادت

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ [مستدرک:۹، عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔

سبق ۹

# وضو کے فرائض

وضو میں ۴ فرض ہیں: [سورۂ مائدہ:٦]

(۱) پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک پورا چہرہ دھونا۔ (ایک مرتبہ)

[شامی:۱/ ۲۳۵، ارکان الوضو]

---

(۲) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔ (ایک مرتبہ)

[شامی:۱/ ۲۴۷، ارکان الوضو]

---

(۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ (ایک مرتبہ) [شامی:۱/ ۲۴۷، ارکان الوضو]

---

(۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔ (ایک مرتبہ) [شامی:۱/ ۲۴۷، ارکان الوضو]

---

نوٹ: ان اعضاء کو دھوتے وقت بال برابر بھی جگہ سوکھی نہ رہے ورنہ وضو نہیں ہوگا۔

| | | |
|---|---|---|
| نوٹ: سبق یاد ہو جانے پر اوپر باکس میں | ✔..... | کا نشان لگائیں |

سبق ۱۰

# اسلامی معلومات

۱ اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق کو فرشتہ کہتے ہیں۔

[مسلم: ۷۶۸۷، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

۲ مشہور فرشتے چار ہیں۔ [عمدۃ القاری: ۲۲/ ۴۵۸]

حضرت جبرئیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام، حضرت عزرائیل علیہ السلام۔ [عمدۃ القاری: ۲۲/ ۴۵۸]

۳ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کا نام عبد اللہ ہے۔

[السیرۃ النبویۃ لابن ہشام: ۱/ ۲۹۴]

۴ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کا نام آمنہ ہے۔

[السیرۃ النبویۃ لابن ہشام: ۱/ ۳۰۵]

۵ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا کا نام عبد المطلب ہے۔

[السیرۃ النبویۃ لابن ہشام: ۱/ ۳۰۵]

۶ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کا نام (جنھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش کی) ابوطالب ہے۔ [السیرۃ النبویۃ لابن ہشام: ۱/ ۳۱۸]

# زبر ــَــ کی مشق

''زبر'' والے حرف کو جلدی پڑھیں، ذرا بھی نہ کھینچیں۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَ | بَ | تَ | ثَ | جَ |
| حَ | خَ | دَ | ذَ | رَ |
| زَ | سَ | شَ | صَ | ضَ |
| طَ | ظَ | عَ | غَ | فَ |
| قَ | كَ | لَ | مَ | نَ |
| وَ | ہَ | ءَ | یَ | |

## سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ۵

وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ ﴿۳﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾ ع

---

## پانی پینے کی سنتیں

سبق ۱۲

۱ دائیں ہاتھ سے پینا۔ [مسلم: ۵۳۸۴، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

۲ بیٹھ کر پینا۔ [ترمذی: ۱۸۷۹، عن انس رضی اللہ عنہ]

۳ دیکھ کر پینا۔ [ابوداؤد: ۳۷۱۹، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما؛ بذل المجهود: ۱۱/۴۵۰م]

۴ ’’بِسْمِ اللّٰهِ‘‘ پڑھ کر پینا۔ [ترمذی: ۱۸۸۵، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

⑤ تین سانس میں پینا۔ [مسلم: ۵۴۰۵، عن انس رضی اللہ عنہ]

⑥ پینے کے بعد ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' کہنا۔ [ترمذی: ۱۸۸۵، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

سبق ۱۳

## کلمۂ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

وَاللّٰہُ أَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ [ابوداؤد: ۸۳۲، عن عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اللہ ہر عیب سے پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے، جو بہت بلند عظمت والا ہے۔

سبق ۱۴

# غسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے

(۱) احتلام کا ہو جانا ۔یعنی نیند میں منی کا نکلنا، خواہ کوئی خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو۔ [شامی:۱/۴۵۳، کتاب الطہارۃ]

(۲) جاگنے کی حالت میں شہوت کے ساتھ منی کا نکلنا۔ [شامی:۱/۴۵۳، کتاب الطہارۃ]

(۳) ہمبستری کرنا، چاہے منی نہ نکلے۔ [شامی:۱/۴۵۸، کتاب الطہارۃ]

(۴) حیض کے خون کا بند ہو جانا۔ [شامی:۱/۴۷۰، کتاب الطہارۃ]

(۵) نفاس کے خون کا بند ہو جانا۔ [شامی:۱/۴۷۰، کتاب الطہارۃ]

## پیشاب کے راستے سے پیشاب کے علاوہ تین چیزیں اور نکلتی ہیں

(۱) وَدِی : وہ چکنا پانی جو پیشاب کے بعد کبھی کبھی نکلتا ہے۔

(۲) مَذِی : وہ پتلا اور چکنا پانی جو شہوانی خیالات یا میاں بیوی کے بوس و کنار کے وقت نکلتا ہے، اس کے نکلنے سے جوش اور خواہش ختم نہیں ہوتی۔

③ **منی** : وہ گاڑھا اور چکنا پانی جو ہمبستری یا شہوت کے غلبہ پر نکلتا ہے، اس کے نکلنے کے بعد شہوت اور جوش ختم ہو جاتا ہے۔

---

**نوٹ:** منی کے نکلنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ مذی ودی اور اسی طرح عورت کو سفید پانی آنے سے وضو ٹوٹتا ہے، غسل واجب نہیں ہوتا۔ [شامی:۱/۲۷۴، سنن الغسل]

---

**مسئلہ:** بیماری یا کمزوری کی وجہ سے عورت کو پیشاب کے راستے سے جو سفید پانی (لیکوریا) نکلتا ہے، وہ ناپاک ہے، اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹتا ہے، غسل واجب نہیں ہوتا۔ [شامی:۱/۲۷۴، سنن الغسل]

---

**مسئلہ:** جس عورت پر غسل واجب ہو، اس کے لیے قرآن کریم کو چھونا، اس کی تلاوت کرنا اور مسجد میں داخل ہونا حرام ہے۔ البتہ ذکر و تسبیح پڑھنا درست ہے۔ [شامی:۱/۲۹۳، ۲۹۷، سنن الغسل]

سبق ۱۵

# اسلامی معلومات

① ہمارے نبی ﷺ کے تین بیٹے تھے: ① عبد اللہ رضی اللہ عنہ ② قاسم رضی اللہ عنہ ③ ابراہیم رضی اللہ عنہ۔ [السیرة النبویة لابن کثیر: ۱/۲۶۴]

② ہمارے نبی ﷺ کی چار بیٹیاں تھیں: ① زینب رضی اللہ عنہا، ② رقیہ رضی اللہ عنہا ③ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا، ④ فاطمہ رضی اللہ عنہا۔

[السیرة النبویة لابن ہشام: ۱/۲۶۴، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

③ ہمارے نبی ﷺ کی عمر مبارک ۶۳ / سال تھی۔

[بخاری: ۴۴۶۶، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

④ ہمارے نبی ﷺ کو نبوّت ۴۰ / سال کی عمر میں ملی۔

[بخاری: ۳۸۵۱، عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما]

⑤ ہمارے نبی ﷺ مکّہ میں ۵۳ / سال رہے۔

[بخاری: ۳۸۵۱، عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما]

⑥ ہمارے نبی ﷺ مدینہ میں ۱۰ / سال رہے۔

[بخاری: ۳۸۵۱، عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما]

## دو حرف والے کلمات پر زبر کی مشق

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| فَعَ | ضَعَ | لَكَ | كَاَ | بَرَ |
| فَرَ | نَفَ | حَجَ | اَرَ | وَلَ |

## تین حرف والے کلمات پر زبر کی مشق

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| دَرَسَ | وَدَعَ | عَبَدَ | كَسَبَ | دَخَلَ |
| بَلَغَ | وَجَدَ | بَصَرَ | سَجَدَ | مَجَدَ |
| لَحَدَ | سَمَكَ | اَخَذَ | مَثَلَ | فَطَرَ |

## سُوْرَۃُ الْفَلَقِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝۳ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ

فِی الْعُقَدِ ۝۴ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵

سبق ۱۷

## پانی پینے کے بعد کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَقَانَا عَذْبًا فُرَاتًا

بِرَحْمَتِہٖ وَلَمْ یَجْعَلْہُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں اپنی رحمت سے میٹھا پانی پلایا اور اس کو ہمارے گناہوں کی وجہ سے کھارا اور کڑوا نہیں بنایا۔

سبق ۱۸

## کلمۂ توحید

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ،

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ

بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

[مسند احمد: ۲۶۵۵۱، عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا]

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے، اسی کے قبضے میں تمام بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| نوٹ: سبق یاد ہو جانے پر اوپر باکس میں | ✔..... | کا نشان لگائیں |

سبق ۱۹

# نواقضِ وضو

آٹھ چیزوں سے وضوٹوٹ جاتا ہے،انھیں ''نواقضِ وضو'' کہتے ہیں۔

(۱) پاگل ہوجانا۔ [شامی:۱/ ۳۹۶، کتاب الطہارۃ،نواقض الوضو]

(۲) بیماری یا کسی اور وجہ سے بے ہوش ہوجانا۔

[شامی:۱/ ۳۹۶، کتاب الطہارۃ،نواقض الوضو]

(۳) منہ بھر کے قے کرنا۔ [شامی:۱/ ۳۷۶، کتاب الطہارۃ،نواقض الوضو]

(۴) نمازِ جنازہ کے علاوہ کسی نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔

(اتنی آواز سے ہنسنا کہ قریب کھڑے ہونے والے لوگ اسے سن سکتے ہوں)

[شامی:۱/ ۳۹۶، کتاب الطہارۃ،نواقض الوضو]

(۵) بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا۔

[بدائع الصنائع:۱/ ۲۴، کتاب الطہارۃ،نواقض الوضو]

(۶) لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا۔ [شامی:۱/ ۳۸۶، کتاب الطہارۃ،نواقض الوضو]

(۷) ریح یعنی ہوا کا پیچھے سے نکلنا۔ [شامی:۱/ ۳۶۵، کتاب الطہارۃ،نواقض الوضو]

(۸) پاخانہ پیشاب کرنا یا ان دونوں راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا۔

[شامی:۱/ ۳۶۵، کتاب الطہارۃ،نواقض الوضو]

سبق ۲۰

# اسلامی معلومات

(۱) حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ کی کتابیں اور پیغامات رسولوں تک پہنچاتے تھے۔ [شرح الاربعین النوویۃ لعطیۃ: ۳/۶]

---

(۲) حضرت میکائیل علیہ السلام کے ذمے بارش برسانے اور مخلوق کو روزی پہنچانے کا کام ہے۔ [شعب الایمان: ۱۵۸، عن ابن سابط رحمۃ اللہ علیہ]

---

(۳) حضرت اسرافیل علیہ السلام قیامت کے دن صور پھونکیں گے۔

[شعب الایمان: ۳۵۳، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

---

(۴) حضرت عزرائیل علیہ السلام کا کام مخلوق کی جان نکالنا ہے جنھیں ملک الموت بھی کہتے ہیں۔

[مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۴۹۶۹، عن ابن سابط رحمۃ اللہ علیہ]

---

(۵) سب سے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

[ابوداؤد: ۴۲۵۲، عن ثوبان رضی اللہ عنہ]

---

(۶) ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

[ابوداؤد: ۴۲۵۲، عن ثوبان رضی اللہ عنہ]

سبق ۲۱

# نورانی قاعدہ

## زیر ـــِـ کی مشق

''زیر'' والے حرف کو جلدی پڑھیں، ذرا بھی نہ کھینچیں۔

معروف پڑھیں، مجہول سے بچیں۔

(زیر کی آواز نیچے کو جاتی ہے)

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| اِ | بِ | تِ | ثِ | جِ | حِ |
| خِ | دِ | ذِ | رِ | زِ | سِ |
| شِ | صِ | ضِ | طِ | ظِ | عِ |
| غِ | فِ | قِ | كِ | لِ | مِ |
| نِ | وِ | هِ | ءِ | يِ | |

# سُوْرَةُ النَّاسِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾

اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ۵ الْخَنَّاسِ ۙ﴿۴﴾ صلے

الَّذِیْ يُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾ ع

---

سبق ۲۲

## دودھ پینے کے بعد کی دُعا

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

[ترمذی: ۳۴۵۵، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: اے اللہ! اس میں ہمارے لیے برکت عطا فرما اور ہمیں زیادہ عطا فرما۔

---

| سبق ۲۳ | کلمۂ استغفار | ............ |
|---|---|---|

## اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا

---

## وَّأَنَا أَعْلَمُهٗ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ

[مجمع الزوائد: ۱۷۶۷۰، عن ابی بکر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں تیرے ساتھ کسی کو شریک کروں، اس حال میں کہ میں اس کو جانتا ہوں اور ایسے گناہ سے بھی معافی چاہتا ہوں (جس کو) میں نہیں جانتا۔

| نوٹ: سبق یاد ہو جانے پر اوپر باکس میں | ✓...... | کا نشان لگائیں |
|---|---|---|

# سبق ۲۴ — نماز کے شرائط

نماز کے باہر سات فرائض ہیں، جنھیں ''شرائط'' کہتے ہیں۔

(۱) جگہ کا پاک ہونا۔ [شامی:۳/۲۴۲، باب شروط الصلاۃ]

(۲) بدن کا پاک ہونا۔ [شامی:۳/۲۴۲، باب شروط الصلاۃ]

(۳) نماز کا وقت ہونا۔ [بدائع الصنائع:۱/۱۲۱، فصل فی شرائط ارکان الصلاۃ]

(۴) کپڑوں کا پاک ہونا۔ [شامی:۳/۲۴۲، باب شروط الصلاۃ]

(۵) سَتْر کا چھپانا۔ [شامی:۳/۲۴۹، باب شروط الصلاۃ]

(۶) قبلے کی طرف رُخ کرنا۔ [شامی:۳/۳۳۰، باب شروط الصلاۃ]

(۷) نیت کرنا۔ (نیت دل کے ارادہ کا نام ہے زبان سے کہنا ضروری نہیں)

[شامی:۳/۲۸۵، باب شروط الصلاۃ]

نوٹ: مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنے کے نیچے تک ستر کا حصہ ہے۔

[ہدایہ:۱/۴۵]

# اسلامی معلومات

سبق ۲۵

(۱) ہمارے نبی ﷺ کا تعلق عرب کے قبیلہ ''قریش'' سے ہے۔

[ترمذی:۳۶۰۶،عن واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ]

(۲) ہمارے نبی ﷺ کے نانا کا نام ''وہب بن عبد مناف'' ہے۔

[السیرۃ النبویہ لابن ہشام:۱/ ۲۳۸]

(۳) ہمارے نبی ﷺ کی نانی کا نام ''بَرَّہ'' ہے۔

[السیرۃ النبویہ لابن ہشام:۱/ ۲۳۸]

(۴) قرآن کریم ۲۳ ر سال میں نازل ہوا۔ [روح المعانی:۵/۱۷۰]

(۵) قرآن کریم میں ۳۰ ر پارے ہیں۔ [تاریخ القرآن الکریم:۱/۱۹۲]

(۶) قرآن کریم میں ۱۱۴ ر سورتیں ہیں۔ [تاریخ القرآن الکریم:۱/۱۹۲]

# دو حرف والے کلمات پر زیر کی مشق

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اِبِ | بِلِ | بِهِ | لِيَ | فِيَ |
| اِرَ | بَرِ | ئِقَ | رَتِ | ئِكَ |

اِبِ : ہمزہ زیر اِ، با زیر بِ = اِبِ۔

# تین حرف والے کلمات پر زیر کی مشق

| | | | |
|---|---|---|---|
| اِبِلِ | رَدِفَ | حَمِدَ | شَهِدَ |
| بَخِلَ | سَخِرَ | رَحِمَ | لَعِبَ |

اِبِلِ : ہمزہ زیر اِ، با زیر بِ، اِبِ، لام زیر لِ = اِبِلِ۔

# سُوْرَةُ الْفِيْلِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝ ١ ط

اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝ ٢ لا وَّاَرْسَلَ

عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝ ٣ لا تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ

مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝ ٤ صلا فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝ ٥ ع

سبق ۲۷

## سونے سے پہلے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيَا

[بخاری: ۶۳۱۴، عن حذیفہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے ہی نام سے مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔

سبق ۲۸

## ایمانِ مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِأَسْمَائِہٖ وَصِفَاتِہٖ

وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ أَحْکَامِہٖ

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کیے۔

سبق ۲۹

## کلماتِ نماز

تکبیر تحریمہ (نماز کو شروع کرتے وقت کہے):

اَللّٰہُ أَکْبَرُ [ترمذی: ۲۳۸، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

رکوع کی تسبیح: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِیْمِ

[ترمذی: ۲۶۱، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

تسمیع (رکوع سے اٹھتے ہوئے کہے):

## سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

[بخاری: ۷۲۲، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

---

تحمید (جب سیدھا کھڑا ہو جائے تو کہے):

## رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

[بخاری: ۷۲۲، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

---

سجدے کی تسبیح:

## سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى

[ترمذی: ۲٦۱، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

---

سلام: **اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ**

[ترمذی: ۲۹۵، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

---

## ثنا

## سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ

# نماز کے ارکان

نماز کے اندر چھ فرائض ہیں جنہیں ارکان کہتے ہیں۔

(۱) تکبیر تحریمہ کہنا۔ [شامی:۳/۳۷۶،کتاب الصلاۃ،باب صفۃ الصلاۃ]

(۲) قیام کرنا (سیدھا کھڑا ہونا)۔ [شامی:۳/۳۸۱،کتاب الصلاۃ،باب صفۃ الصلاۃ]

(۳) قرأت کرنا۔ [شامی:۳/۳۸۹،کتاب الصلاۃ،باب صفۃ الصلاۃ]

(۴) رکوع کرنا۔ [شامی:۳/۳۹۲،کتاب الصلاۃ،باب صفۃ الصلاۃ]

(۵) دو سجدے کرنا۔ [شامی:۳/۳۹۳،کتاب الصلاۃ،باب صفۃ الصلاۃ]

(۶) قعدۂ اخیرہ میں تشہد (التحیات) کی مقدار بیٹھنا۔
[شامی:۳/۳۹۶،کتاب الصلاۃ،باب صفۃ الصلاۃ]

**نوٹ:** تکبیر تحریمہ، قرأت اور نماز کے دوسرے اذکار اور دعاؤں کو صرف اس طرح پڑھنا ضروری ہے کہ زبان سے حروف صحیح طور پر ادا ہوں، آواز کا سنائی دینا ضروری نہیں ہے۔

سبق ۳۰

# اسلامی معلومات

(۱) ہجری سال آپ ﷺ کی ہجرت سے شروع ہوا۔
[البدایہ والنہایہ:۳/۲۰۶]

(۲) آپ ﷺ کی وفات "حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا" کے مکان میں ہوئی۔ [مسند احمد: ۳۳۵۵، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

(۳) ہمارے نبی ﷺ کے والد کا انتقال ہمارے نبی ﷺ کی پیدائش سے پہلے ہوا۔
[السیرۃ النبویہ لابن ہشام:۱/۲۹۴]

(۴) والدہ کے انتقال کے وقت ہمارے نبی ﷺ کی عمر چھ سال تھی۔ [السیرۃ النبویہ لابن ہشام:۱/۳۰۵]

(۵) والدہ کے انتقال کے بعد ہمارے نبی ﷺ اپنے دادا عبدالمطلب کے پاس رہے۔

[السیرۃ النبویہ لابن ہشام:۱/۳۰۶]

# پیش ـُـ کی مشق

"پیش" والے حرف کو جلدی پڑھیں، ذرا بھی نہ کھینچیں۔

معروف پڑھیں، مجہول سے بچیں۔

(پیش کی آواز آگے کو جاتی ہے اور ہونٹ گول ہوتے ہیں)

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| اُ | بُ | تُ | ثُ | جُ | حُ |
| خُ | دُ | ذُ | رُ | زُ | سُ |
| شُ | صُ | ضُ | طُ | ظُ | عُ |
| غُ | فُ | قُ | كُ | لُ | مُ |
| نُ | وُ | هُ | ءُ | يُ | |

## سُوْرَۃُ قُرَیْشٍ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۙ﴿۱﴾ اٖلٰفِہِمْ رِحْلَۃَ الشِّتَآءِ

وَالصَّیْفِ ۚ﴿۲﴾ فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ ھٰذَا الْبَیْتِ ۙ﴿۳﴾

الَّذِیْٓ اَطْعَمَہُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ۵ وَّاٰمَنَہُمْ

مِّنْ خَوْفٍ ﴿۴﴾ؑ

---

سبق ۳۲

## سونے کی سنتیں

(۱) عشا کے بعد جلدی سونے کی فکر کرنا، دُنیا کی بات نہ کرنا۔

[بخاری: ۵۹۹، عن ابی برزہ رضی اللہ عنہ]

(۲) سونے سے پہلے کپڑے تبدیل کرنا۔

[سبل الہدیٰ والرشاد: ۷/ ۳۵۹، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

٣ باوضوسونا۔ [بخاری:٦٣١١،عن براء بن عازب رضی اللہ عنہ]

---

٤ تین مرتبہ بستر جھاڑ کر سونا۔ [بخاری:٧٣٩٣،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

---

٥ تین تین سلائی سرمہ لگانا۔ [ترمذی:٢٠٤٨،عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

---

٦ تین مرتبہ استغفار "أَسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ" پڑھنا۔

[ترمذی:٣٣٩٧،عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

---

٧ تسبیح فاطمی سُبْحَانَ اللهِ ٣٣/مرتبہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ٣٣/ مرتبہ، اَللهُ أَكْبَرُ ٣٤/مرتبہ پڑھنا۔

[بخاری:٥٣٦١،عن علی رضی اللہ عنہ]

---

٨ سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھنا۔

[بخاری:٥٠١٧،عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

---

٩ داہنی کروٹ قبلہ رُخ لیٹ کر ہاتھ گال کے نیچے رکھنا۔

[بخاری:٦٣١٥،عن براء بن عازب رضی اللہ عنہ؛ مسند ابی یعلی:٤٧٤٧،عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

(۱۰) پیٹ کے بَل اوندھا نہ لیٹنا۔ [ترمذی: ۲۷۶۸، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

(۱۱) سونے کی دُعا "اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيَا" پڑھنا۔ [بخاری: ۶۳۱۴، عن حذیفہ رضی اللہ عنہ]

سبق ۳۳

## ایمانِ مفصّل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ

اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس بات پر کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور موت کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے پر۔

سبق ۳۴

## تشہد (التحیات)

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

[بخاری:۱۲۰۲، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

## نماز کے واجبات

ایسی چیزیں جو اگر بھولے سے چھوٹ جائیں، تو سجدۂ سہو کرنا پڑتا ہے، ورنہ نماز کو لوٹانا واجب ہوتا ہے، ان چیزوں کو واجبات کہتے ہیں۔

(۱) فرض نماز کی صرف پہلی دو رکعت میں اور تمام نمازوں کی ہر

رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔ [شامی: ۳/ ۴۲۶، باب صفۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

۲ فرض نماز کی صرف پہلی دو رکعت میں اور تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا۔ [شامی: ۳/ ۴۲۶، باب صفۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

۳ سورۂ فاتحہ کو سورۃ سے پہلے پڑھنا۔ [شامی: ۳/ ۴۳۴، باب صفۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

۴ قرأت کے بعد رکوع اور رکوع کے بعد سجدہ میں ترتیب قائم رکھنا۔ [شامی: ۳/ ۴۳۴، باب صفۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

۵ قومہ کرنا یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا۔ [شامی: ۳/ ۴۴۵، باب صفۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

۶ جلسہ کرنا یعنی دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا۔ [شامی: ۳/ ۴۴۵، باب صفۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

۷ تعدیل ارکان یعنی رکوع، سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا۔ [شامی: ۳/ ۴۴۴، باب صفۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

(۸) قعدۂ اولیٰ یعنی تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد تشہد کی مقدار بیٹھنا۔ [شامی: ۳/۴۴۴، باب صفۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

---

(۹) دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا۔ [شامی: ۳/۴۵۰، باب صفۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

---

(۱۰) امام کو فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان شریف کی وتروں میں آواز سے قرأت کرنا۔ [شامی: ۳/۴۶۰، باب صفۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

---

(۱۱) ظہر، عصر وغیرہ نمازوں میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا۔

[شامی: ۳/۴۶۰، اباب صفۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

---

(۱۲) لفظ سلام سے نماز ختم کرنا۔ [شامی: ۳/۴۵۶، باب صفۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

---

(۱۳) وتر کی نماز میں قنوت کے لیے تکبیر (اَللّٰہُ أَکْبَرُ) کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا۔ [شامی: ۳/۴۵۷، باب صفۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

---

(۱۴) دونوں عیدوں میں چھ زائد تکبیریں (اَللّٰہُ أَکْبَرُ) کہنا۔

[شامی: ۳/۴۵۷، باب صفۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

سبق ۳۵

# اسلامی معلومات

(۱) دادا کے انتقال کے وقت ہمارے نبی ﷺ کی عمر آٹھ سال تھی۔ [السیرۃ النبویہ لابن ہشام: ۱/ ۳۰۷]

(۲) دادا کے انتقال کے بعد ہمارے نبی ﷺ اپنے چچا ابوطالب کے پاس رہے۔

[السیرۃ النبویہ لابن ہشام: ۱/ ۳۱۸]

(۳) ہمارے نبی ﷺ کی دادی کا نام فاطمہ ہے۔

[السیرۃ النبویہ لابن ہشام: ۱/ ۳۱۸]

(۴) ہمارے نبی ﷺ پر پہلی آیت "غارحرا" میں نازل ہوئی۔

[السیرۃ النبویہ لابن ہشام: ۲/ ۷۰]

(۵) ہمارے نبی ﷺ غارحرا میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے۔ [بخاری: ۳، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

# دو حرف والے کلمات پر پیش کی مشق

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| لُثُ | كُفُ | حُفُ | تُبُ | كُتُ | خُلُ |
| حَرُ | غُزَ | كُلُ | لَهُ | لُقَ | هُدَ |

لُثُ : لام پیش لُ، ثا پیش ثُ = لُثُ۔

# تین حرف والے کلمات پر پیش کی مشق

| | | | |
|---|---|---|---|
| رُسُلُ | سُدُسُ | صُحُفُ | كَرُمَ |
| قَلَمُ | بَلَدُ | قُدِرَ | نُصِرَ |
| قُتِلَ | نَضَعُ | حَرُمَ | حَجَرُ |

رُسُلُ : را پیش رُ، سین پیش سُ، رُسُ، لام پیش لُ = رُسُلُ۔

## سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝١ ط فَذٰلِكَ
الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝٢ لا وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ
الْمِسْكِيْنِ ۝٣ ط فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝٤ لا الَّذِيْنَ
هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝٥ لا الَّذِيْنَ هُمْ
يُرَآءُوْنَ ۝٦ لا وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝٧ ع

سبق ٣٧

## سو کر اُٹھنے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا
وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ

[ بخاری: ٦٣١٤، عن حذیفہ رضی اللہ عنہ ]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندگی دی اور اُسی کی طرف سب کو جانا ہے۔

---

سبق ۳۸

## توحید

اللہ ایک ہے، وہ اپنی ذات وصفات میں اکیلا ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں کوئی اس کے مانند نہیں، وہ بڑی قدرت والا ہے، ہر چیز اس کی قدرت سے قائم ہے، وہ جس کو نفع اور فائدہ پہنچانے کا ارادہ کرے، تمام انسان اور جنات مل کر بھی اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتے اور وہ جس کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کرے، تمام انسان اور جنات مل کر بھی اس کو نفع نہیں پہنچا سکتے، قرآن میں ہے: اور اگر تمھیں اللہ کوئی تکلیف پہنچا دے، تو اس کے سوا کوئی نہیں جو اسے دور کر دے اور اگر وہ تمھیں کوئی بھلائی پہنچانے کا ارادہ کر لے، تو کوئی نہیں ہے جو اس کے فضل کا رخ پھیر دے۔ [سورۂ یونس: ۱۰۷]

اللہ تعالیٰ کو کسی سامان اور مددگار کی ضرورت نہیں، سب اس کے محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں، وہی حاجتوں کو پوری کرتا ہے، وہی دُعاؤں کو سنتا ہے، وہی گناہوں کو معاف کرتا ہے، صرف وہی ذات بندگی اور عبادت کے لائق ہے اور صرف وہی ذات مدد طلب کیے جانے کے لائق ہے، وہ بڑی شان والا اور عظمت والا ہے۔ غرض توحید کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس طرح اپنی ذات میں یکتا ہے، اسی طرح اپنی تمام صفات میں بھی یکتا اور اکیلا ہے، اس کی ذات وصفات میں کوئی اس کا شریک نہیں ہے، قرآن میں ہے: کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے مانند نہیں ہے۔ [سورۂ شوریٰ:۱۱]

---

سبق ۳۹

## درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ

إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ . اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

[بخاری: ۳۳۷۰، عن کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ]

## نماز کے مفسدات

ایسی چیزیں، جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، انھیں ''مفسدات'' کہتے ہیں۔

(۱) نماز کی حالت میں بات کرنا، جان کر ہو یا بھول کر، تھوڑی ہو یا زیادہ۔

[شامی: ۴/۴۱۶، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]

(۲) نماز سے باہر والے کسی شخص کی دُعا پر ''آمین'' کہنا۔

[شامی: ۴/۴۳۶، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]

(۳) کسی درد یا تکلیف کی وجہ سے کراہنا یا آہ، اُوہ یا اُف کرنا۔

[شامی: ۴/۴۳۲، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]

④ قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا۔ [شامی: ۴/ ۴۵۱، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]

⑤ قرآن مجید پڑھنے میں ایسی غلطی کرنا جس سے معنی خراب ہو جائے۔ [شامی: ۴/ ۴۷۹، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]

⑥ نماز کی حالت میں کوئی ایسا کام کرنا جس کی وجہ سے دیکھنے والا یہ سمجھے کہ یہ شخص نماز میں نہیں ہے۔
[شامی: ۴/ ۴۵۴، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]

⑦ نماز پڑھتے ہوئے کوئی چیز کھالینا۔
[شامی: ۴/ ۴۴۹، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]

⑧ قبلے کی طرف سے بغیر کسی عذر کے سینہ پھیر لینا۔
[شامی: ۴/ ۴۶۴، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]

⑨ ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا۔ [شامی: ۴/ ۴۵۸، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]

⑩ نماز میں کوئی فرض چھوڑ دینا۔
[شامی: ۴/ ۴۷۵، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]

⑪ امام کی جگہ سے آگے بڑھ جانا۔ [شامی: ۴/ ۴۶۰، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ]

سبق ۴۰

# اسلامی معلومات

①  دین کی خاطر ایک جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ چلے جانے کو ”ہجرت“ کہتے ہیں۔ [تفسیر قرطبی:۱۰/۱۰۷]

---

②  مسلمان سب سے پہلے ہجرت کر کے ملک ”حبشہ“ گئے۔ [السیرۃ النبویہ لابن ہشام:۲/۱۶۴]

---

③  مسلمان دوسری ہجرت کر کے ”مدینہ منورہ“ گئے۔

[السیرۃ النبویہ لابن ہشام:۲/۳۱۴]

---

④  ہمارے نبی ﷺ نے ربیع الاوّل کے مہینے میں ہجرت فرمائی۔ [السیرۃ النبویہ لابن کثیر:۲/۲۳۲]

---

⑤  مدینہ منورہ میں اسلام ہجرت سے ۲ سال پہلے پھیلا۔

[سیرت حلبیہ:۲/۴۹۹]

| نوٹ: سبق یاد ہو جانے پر اوپر باکس میں | ✔..... | کا نشان لگائیں |
|---|---|---|

# حرکت کی عمومی مشق

| | | | |
|---|---|---|---|
| كَمَثَلِ | وَجَعَلَ | وَبَسَرَ | فَبَصُرَ |
| فَسَجَدَ | وَرَجِلِ | فَفَزِعَ | خلقك |
| وَوَقَعَ | وَجُمِعَ | رَزَقَكَ | ذَرَاكَ |
| وَيَرِثُ | فَقُتِلَ | وَجَدَكَ | فَبُهِتَ |
| اَعِظُكَ | رُسُلِكَ | وَقَعَتِ | شَجَرَةُ |

## سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ﴿۱﴾ لَآ اَعْبُدُ مَا

تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۚ﴿۳﴾

وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ﴿۴﴾ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ

مَآ اَعْبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿۶﴾ؑ

سبق ۴۲

## سو کر اُٹھنے کی سنتیں

(۱) نیند سے اُٹھتے ہی دونوں ہاتھوں سے چہرہ اور آنکھوں کو ملنا۔ [بخاری: ۱۸۳، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

(۲) سو کر اٹھنے کی دعا "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا

أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ ''پڑھنا۔
[بخاری: ۶۳۱۴، عن حذیفہ رضی اللہ عنہ]

(۳) مسواک کرنا۔ [بخاری: ۲۴۵، عن حذیفہ رضی اللہ عنہ]

سبق ۴۳

## فرشتے

فرشتے اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق اور اس کے معزز بندے ہیں، وہ گناہوں سے پاک ہیں، دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں، جن کاموں پر اللہ تعالیٰ نے ان کو لگا دیا ہے، ان ہی میں لگے رہتے ہیں، کبھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔ قرآن میں ہے: فرشتے اللہ کے کسی حکم میں اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جس کا انھیں حکم دیا جاتا ہے۔ [سورۂ تحریم: ۶]

فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت، وہ کھانے پینے کے محتاج

نہیں، ان کی غذا اپنے رب کی عبادت و بندگی کرنا اور اس کے احکام کو بجالانا ہے، وہ عبادت سے اُکتاتے نہیں ہیں، وہ عبادت سے تکبر اور عار نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ نے ان کو شکلیں بدلنے کی طاقت دے رکھی ہے، کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی دوسری شکل میں، آسمانوں اور زمینوں کے سارے انتظامات اللہ تعالیٰ نے ان کے سپرد کیے ہیں۔ فرشتے بے شمار ہیں، ان کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ قرآن میں ہے: اور تمھارے پروردگار کے لشکروں (فرشتوں) کو اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ [سورۂ مدثر: ۳۱]

ان میں چار فرشتے بہت مشہور و مقرب ہیں:

(۱) حضرت جبرئیل علیہ السلام (۲) حضرت میکائیل علیہ السلام
(۳) حضرت اسرافیل علیہ السلام (۴) حضرت عزرائیل علیہ السلام۔
[عمدۃ القاری: ۲۲/ ۴۵۸]

(۱) حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے احکام، کتابیں اور

پیغامات رسولوں کے پاس لاتے تھے۔

[شرح الاربعین النوویۃ:٦/٣٣؛البدایۃ والنہایۃ١/٤٦]

② حضرت میکائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کو روزی پہنچانے اور بارش وغیرہ کے انتظامات پر مقرر ہیں، ان کی ماتحتی میں بے شمار فرشتے کام کرتے ہیں، بعض بادلوں کے انتظام پر مقرر ہیں، بعض ہواؤں، بجلی اور کڑک وغیرہ پر اور بعض دریاؤں، تالابوں اور نہروں وغیرہ پر مقرر ہیں۔ وہ تمام چیزوں کا انتظام اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کرتے ہیں۔

[شعب الایمان:١٥٨،عن ابن سابط؛البدایۃ والنہایۃ:١/٤٦]

③ حضرت اسرافیل علیہ السلام قیامت کے دن صور پھونکیں گے۔

[شعب الایمان:٣٥٣،عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

④ حضرت عزرائیل علیہ السلام مخلوق کی روح قبض کرنے پر مقرر ہیں۔ان کی ماتحتی میں بے شمار فرشتے ہیں،مومن

بندوں کی جان نکالنے والے فرشتے الگ ہوتے ہیں اور کافر بندوں کی جان نکالنے والے فرشتے الگ ہوتے ہیں۔ [البدایۃ والنھایۃ: ۱/ ۴۷]

ان چار مشہور فرشتوں کے علاوہ اور فرشتوں کا ذکر بھی قرآن و حدیث میں کیا گیا ہے، جن میں سے چند فرشتوں کے کام ذکر کیے جاتے ہیں:

(۱) چار فرشتے جن کو ''کِراماً کاتبین'' کہتے ہیں، جو ہر ایک بندے کے ساتھ دن میں دو اور رات میں دو رہتے ہیں ایک دائیں کندھے پر جو اس کی نیکی لکھتا ہے، دوسرا بائیں کندھے پر جو اس کی برائی لکھتا ہے۔

[سورۃ انفطار: ۱۱، ۱۲؛ الدرالمنثور: ۸/ ۴۴۰]

---

(۲) کچھ فرشتے آفتوں اور بلاؤں سے انسان کی حفاظت کرنے پر مقرر ہیں، جو آگے پیچھے سے اس کی حفاظت

کرتے ہیں، جن کو ''حَفَظَہ'' کہا جاتا ہے۔

[سورۂ انعام:۶۱؛ سورۂ رعد:۱۱]

---

③ کچھ فرشتے انسان کے مرجانے کے بعد قبر میں اس سے سوال کرنے پر مقرر ہیں، جن کو ''مُنْکَرْ نَکِیْر'' کہتے ہیں۔

[ترمذی:۱۰۷۱، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

اللہ تعالیٰ کے تمام فرشتوں پر ایمان لانا ضروری ہے، جو ان کا انکار کرے، وہ مؤمن نہیں ہوسکتا ہے۔

---

سبق ۴۴

## دعائے ماثورہ

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

[بخاری:۸۳۴، عن ابی بکر رضی اللہ عنہ]

# وتر کی نماز

وتر کی نماز پڑھنا واجب ہے؛ اگر چھوٹ جائے، تو اس کی قضا کرنا ضروری ہے۔ وتر کی نماز عشا کی فرض نماز کے بعد سے صبح صادق تک ادا کی جاسکتی ہے۔

وتر کی نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ عشا کی سنتوں سے فارغ ہونے کے بعد تین رکعت وتر کی نیت باندھ لے، پہلی دو رکعت دوسری نمازوں کی طرح ادا کرے اور دوسری رکعت کے قعدے میں "التحیات" پڑھ کر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے اور سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھنے کے بعد "اَللّٰہُ أَکْبَرُ" کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھے، پھر رکوع کر کے بقیہ نماز مکمل کر لے۔

[شامی: ۳/۱۱۴، اوقات الصلاۃ: ۵/۱۱۲-۱۲۴، باب الوتر]

سبق ۴۵

## اسلامی معلومات

۱ ہجرت کے وقت ہمارے نبی ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ [السیرۃ النبویہ لابن ہشام: ۱۱/۳]

۲ ہمارے نبی ﷺ مدینہ منورہ شہر میں جمعہ کے دن داخل ہوئے۔ [السیرۃ النبویہ لابن ہشام: ۲۲/۳]

۳ مدینہ منورہ میں ہمارے نبی ﷺ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مہمان رہے۔
[السیرۃ النبویہ لابن ہشام: ۲۴/۳]

۴ ہمارے نبی ﷺ نے مدینہ منورہ پہنچ کر سب سے پہلے مسجد بنوانے کا کام کیا۔ [السیرۃ النبویہ لابن ہشام: ۲۴/۳]

۵ اس مسجد کو ''مسجد نبوی'' کہتے ہیں۔
[مرقاۃ المفاتیح: ۲/ ۴۱۷]

# سکون کی مثالیں زبر کے ساتھ

مثلاً : اَبْ: ہمزہ با زبر = اَبْ۔ بَثْ: با تا زبر = بَثْ۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| بَثْ | حَثْ | كَجْ | مَحْ |
| بَخْ | شَذْ | اَهْلَ | عَرْضَ |
| كَشْفَ | نَصْرَ | حَمْدَ | بَعْدَ |
| اَسْفَرْ | اَمْلَمْ | اَسْلَمْ | نَفْعَلْ |
| اَكْبَرْ | عَسْعَسْ | | |

## سُوْرَةُ النَّصْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ﴿۱﴾ وَرَاَيْتَ

النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ﴿۲﴾

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ

اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾

سبق ۷۴

## بیت الخلا جانے سے پہلے کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ

وَالْخَبَائِثِ

[معجم اوسط: ۲۸۰۳، عن انس رضی اللہ عنہٗ]

ترجمہ: اللہ کا نام لے کر داخل ہوتا ہوں، اے اللہ! میں ناپاک جنوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں، مرد ہوں یا عورت۔

سبق ۴۸

# آسمانی کتابیں

اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے بہت سے پیغمبروں پر اتاریں؛ تاکہ وہ اپنی امتوں کو دین کی باتیں بتلائیں، چھوٹی کتابوں کو ''صحیفے'' اور بڑی کتابوں کو ''کتاب'' کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی کتابوں میں سے چار کتابیں مشہور ہیں:

(۱) توریت (۲) زبور (۳) انجیل (۴) قرآن مجید۔

[صحیح ابن حبان: ۳۶۱، عن ابی ذر رضی اللہ عنہ]

(۱) توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

[مسلم: ۴۵۳۶، عن براء بن عازب رضی اللہ عنہ]

---

(۲) زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ [سورۂ نساء: ۱۶۳]

---

(۳) انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ [سورۂ حدید: ۲۷]

---

(۴) قرآن مجید حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ [سورۂ دہر: ۲۳]

ان چار کتابوں کے علاوہ کچھ صحیفے حضرت شیث علیہ السلام

پر، کچھ حضرت ادریس علیہ السلام پر، کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر، کچھ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اور کچھ دوسرے پیغمبروں پر نازل ہوئے۔ [صحیح ابن حبان: ۳۶۱، عن ابی ذر رضی اللہ عنہ]

تمام آسمانی کتابوں کے بارے میں مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہونا چاہیے:

(۱) تمام آسمانی کتابیں انسانوں کی رہنمائی کے لیے نازل ہوئی ہیں، ان سب میں ہدایت کی باتیں ہیں، وعظ و نصیحت سے بھرے مضامین ہیں، امر و نہی اور جنت کے انعامات اور جہنم کی سزاؤں پر مشتمل باتیں ہیں اور اپنے اپنے زمانے میں ان کے احکامات پر عمل کرنے میں بندوں کی نجات ہوتی ہے، قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد پچھلی تمام کتابیں اور شریعتیں منسوخ ہو گئیں، اب قیامت تک صرف قرآن مجید پر ہی عمل

کرنے میں بندوں کی نجات ہے۔ [سورۂ مائدہ: ۴۴، ۴۹؛ مسلم: ۶۲۳۷، عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ؛ شرح العقائد النسفیۃ: ۱۴۲، ۱۴۳ م]

(۲) پچھلی آسمانی کتابوں میں سے بہت سی کتابیں تو آج موجود نہیں ہیں اور جو کتابیں موجود ہیں، ان میں سے کوئی کتاب اپنے اصلی الفاظ اور معانی کے ساتھ محفوظ نہیں ہے ،ان میں اللہ تعالیٰ کے کلام کے ساتھ انسانوں کا کلام بھی شامل ہو گیا ہے، گمراہ لوگوں نے ان میں بہت سی باتیں اپنی طرف سے ملادی ہیں اور بہت ساری باتوں کو بدل دیا ہے؛ اس لیے ان پچھلی کتابوں کی جو باتیں قرآن کے موافق ہیں، وہ تو سچی ہیں اور جو قرآن کے خلاف ہیں، وہ جھوٹی ہیں اور جو باتیں نہ موافق ہیں اور نہ مخالف، ان کے بارے میں ہم خاموش رہیں گے، نہ ان کو سچا جانیں گے اور نہ انھیں جھٹلائیں گے۔ [سورۂ مائدہ: ۱۳؛ بخاری: ۴۴۸۵، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

(۳) اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی تمام کتابوں اور صحیفوں کے بارے میں یہ ایمان رکھنا ضروری ہے کہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی تھیں، جو بھی ان کتابوں اور صحیفوں میں سے کسی کا انکار کرے تو وہ مومن نہیں ہے۔ [سورۂ بقرہ:۴؛ سورۂ نساء:۱۳۶؛ شرح العقیدہ الطحاویۃ لابن ابی العز:۱/۲۹۷]

---

سبق ۴۹

## دعائے قنوت

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ

وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ

عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ

وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ

نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ

## سجدۂ سہو کے مسائل

''سہو'' کے معنی بھول جانے کے ہیں۔ کبھی نماز میں شیطان طرح طرح کے وساوس اور خیالات ڈال کر نماز خراب کرنے کی کوشش کرتا ہے اور کبھی انسان بھولے سے غلطی کر بیٹھتا ہے، اس غلطی کی تلافی کے لیے شریعت میں ''سجدۂ سہو'' کا حکم دیا گیا ہے، حدیث شریف میں ہے: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے، تو شیطان اس کے پاس آکر اس کو شبہ میں ڈالتا رہتا ہے؛ حتی کہ اسے پتہ نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعت نماز پڑھی ہے؛ لہٰذا جب تم میں سے کوئی اس طرح کی بات محسوس کرے، تو (اخیر قعدے

میں تشہد پڑھ کر دائیں طرف سلام پھیرنے کے بعد) بیٹھے بیٹھے دو سجدے اور کر لے۔ [مسلم:۱۲۹۳،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

---

سبق ۵۰

## اسلامی معلومات

۱ مدینہ منورہ ہجرت کرنے والے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو ''مہاجرین'' کہتے ہیں۔ [تفسیر خازن:۵۴/۳]

---

۲ مدینہ منورہ میں مہاجرین کی مدد کرنے والے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو ''انصار'' کہتے ہیں۔ [تفسیر خازن:۵۴/۳]

---

۳ مکہ مکرمہ ۸ سنہ ھ میں فتح ہوا۔

[سنن کبریٰ بیہقی:۱۴۵۲۳،عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ]

---

۴ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۰ سنہ ھ میں حج کیا۔

[البدایہ والنہایہ:۱۰۹/۵]

---

۵ اس حج کو ''حجۃ الوداع'' کہتے ہیں۔ [البدایہ والنہایہ:۱۰۹/۵]

# سکون کی مثالیں زیر کے ساتھ

مثلاً : نِبْ: نون با زیر = نِبْ۔ وِثْ: واو تا زیر = وِثْ۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| بِسْ | حِصْ | عِظْ | مِعْ |
| صِغْ | صِفْ | مِلْكَ | مِلْحُ |
| طِفْلُ | ذِكْرَ | زِلْتَ | كِبْرُ |
| اَكْرِمْ | اَنْزِلْ | تَمْلِكُ | اَحْسِنْ |
| يَغْفِرْ | مَسْجِدُ | | |

| | | |
|---|---|---|
| نوٹ: سبق یاد ہو جانے پر اوپر باکس میں | ✓..... | کا نشان لگائیں |

## سُوْرَةُ اللَّهَبِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ﴿۱﴾ؕ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ

مَا لُهٗ وَمَا كَسَبَ ﴿۲﴾ؕ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ

لَهَبٍ ﴿۳﴾ۚۖ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ﴿۴﴾ۚ

فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ﴿۵﴾ع

## سبق ۵۲ بیت الخلا سے باہر نکلنے کے بعد کی دُعا

غُفْرَانَكَ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَذْهَبَ عَنِّي

الْأَذٰى وَعَافَانِيْ [ابن ماجہ: ۳۰۰، عن عائشہ رضی اللہ عنہا، ۳۰۱، عن انس رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے مغفرت چاہتا ہوں، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف کو دور کیا اور مجھے عافیت بخشی۔

# نبی اور رسول

سبق ۵۳

رسالت و نبوت کے معنیٰ ہیں اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچانا۔ اللہ تعالیٰ لوگوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے اپنے خاص بندوں کو دنیا میں بھیجتے ہیں، اس پیغام کے پہنچانے والوں کو ''نبی اور رسول'' کہتے ہیں، نبیوں کا دنیا میں تشریف لانا دنیا والوں کے لیے رحمت اور بہت بڑی نعمت ہے؛ اگر اللہ تعالیٰ نبوت و رسالت کا سلسلہ جاری نہ فرماتا، تو انسان نہ تو اپنے پیدا کرنے والے کو پہچان سکتا، نہ اسے اپنی زندگی کے مقصد کا پتہ چلتا، نہ اسے بھلے برے کی تمیز ہوتی اور نہ ایک دوسرے کے حقوق کو پہچان سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے نبوت و رسالت کا سلسلہ جاری کر کے دنیا میں رہنے کا صحیح طریقہ بتادیا۔

[سورۂ آل عمران: ۱۶۴؛ شرح العقیدۃ الطحاویۃ لابن ابی العز: ۱/۱۴۹]

## نبی اور رسول کے بارے میں ضروری عقیدے:

(۱) اللہ تعالیٰ نے نبی اور رسول ہر ملک میں اور ہر قوم کی طرف بھیجے۔ [سورۂ یونس: ۴۷؛ سورۂ فاطر: ۲۴]

(۲) نبی اور رسول سچے ہوتے ہیں، کبھی جھوٹ نہیں بولتے، بری عادتوں، برے کاموں اور چھوٹے بڑے گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔ [شرح العقائد النسفیۃ: ۱۳۹م]

(۳) اللہ تعالیٰ انھیں اپنے بندوں تک احکام پہنچانے کے لیے مقرر کرتا ہے۔ [سورۂ اعراف: ۶۲؛ سورۂ احزاب: ۳۹]

(۴) وہ اللہ تعالیٰ کے احکام بندوں تک پہنچانے میں کوتاہی اور کمی زیادتی نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچانے میں نہ ان سے کوئی بھول اور غلطی ہوتی ہے۔ [سورۂ یونس: ۱۵؛ سورۂ نجم: ۲-۴]

(۵) وہ اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچانے پر بندوں سے کوئی معاوضہ اور اجرت نہیں لیتے۔ [سورۂ سبأ: ۴۷؛ سورۂ شعراء: ۱۸]

(٦) جو اُن کے پیغام کو مانتا ہے، اسے ثواب اور جنت کی خوش خبری سناتے ہیں اور جو نہیں مانتا، اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب اور دوزخ سے ڈراتے ہیں۔ [سورۂ سبأ: ۲۸]

---

(۷) وہ خود بھی اچھے کام کرتے اور برے کاموں سے بچتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کا حکم کرتے ہیں۔
[الارشاد الی صحیح الاعتقاد: ۱/۱۶۹]

---

(۸) اللہ تعالیٰ انھیں معجزے عطا کرتا ہے۔ [شرح العقائد النسفیۃ: ۱۳۴م]

---

(۹) اللہ انھیں غیب کی بہت سی باتیں بتاتا ہے۔
[سورۂ آل عمران: ۱۷۹؛ سورۂ جن: ۲۶، ۲۷]

---

(۱۰) تمام نبی اور رسول انسان تھے اور سب مرد تھے کوئی عورت نبی اور رسول نہیں ہوئی۔ [سورۂ یوسف: ۱۰۹]

---

(۱۱) نبوت ورسالت اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا عطیہ ہے، اس میں آدمی کی کوشش، ارادے اور عبادت کو دخل نہیں، اسی

لیے کوئی ولی چاہے اپنی محنت سے اللہ کے یہاں کتنا ہی مرتبہ حاصل کرلے، کبھی کسی نبی کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا۔ [صفوۃ التفاسیر:۱/۵۰؛ شرح العقائد النسفیۃ:۱۶۴م]

نبیوں میں سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخر میں ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ چند مشہور نبیوں کے نام یہ ہیں: حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

[سورۂ انبیاء:۴۸، ۸۵؛ شرح العقائد النسفیۃ:۱۳۵م]

انبیائے کرام اور رسولوں کی تعداد کے متعلق صحیح عقیدہ یہ ہے کہ ان کی کوئی خاص تعداد مقرر نہ کی جائے؛ بلکہ یہ عقیدہ

رکھا جائے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے بہت سے نبی اور رسول آئے ہیں، سب اپنا اپنا تبلیغ کا فریضہ ادا کر کے چلے گئے، سب پر ایمان لانا فرض ہے، ان میں تفریق کرنا یعنی بعض کو ماننا اور بعض کو نہ ماننا کفر ہے۔

[سورۂ بقرہ: ۲۸۵؛ شرح العقائد النسفیۃ: ۱۳۸ م]

---

سبق ۵۴ — سجدۂ سہو کب واجب ہوتا ہے؟

① نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب بھول سے چھوٹ جائے، جیسے قعدۂ اولیٰ چھوٹ جائے۔

[شامی: ۵/۳۵۴، باب سجود السہو]

---

② کسی واجب کو اپنی اصلی جگہ سے مؤخر کر دینا، جیسے سورۂ فاتحہ کو سورت کے بعد پڑھے۔ [البحر الرائق: ۲/۱۰۱، باب سجود السہو]

---

③ کسی فرض میں بھول سے تاخیر ہو جائے، جیسے قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ" تک درود پڑھنے سے تیسری رکعت کے قیام میں تاخیر

ہو جائے۔ [شامی: ۵/۳۵۳، باب سجود السہو]

نوٹ: فرض اور واجب میں تاخیر سے اتنی تاخیر مراد ہے کہ جس میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى کہا جا سکے۔
[شامی: ۳/۲۶۴، باب شروط الصلاۃ]

④ کسی فرض کو بھول سے دوبارہ ادا کردے، جیسے دو رکوع کردے، یا تین سجدے کرلے۔
[شامی: ۳/۴۶۱، واجبات الصلوۃ]

مسئلہ: کوئی فرض بھولے سے بھی چھوٹے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی، سجدۂ سہو سے نماز صحیح نہیں ہوگی۔
[شامی: ۴/۴۷۵، باب ما یفسد الصلاۃ]

مسئلہ: کوئی واجب جان بوجھ کر چھوڑ دے، تو نماز لوٹانا ضروری ہے، سجدۂ سہو کافی نہیں ہوگا۔ [شامی: ۵/۳۵۳، باب سجود السہو]

مسئلہ: کوئی سنت یا مستحب چھوٹ جائے تو نماز کے ثواب میں کمی آتی ہے، سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا۔
[شامی: ۳/۴۷۵، سنن الصلاۃ]

**مسئلہ:** سجدۂ سہو واجب کرنے والی چیزیں فرض، واجب، سنت اور نفل نمازوں میں سے کسی بھی نماز میں پائی جائیں تو سجدۂ سہو کرنا پڑے گا۔ [بدائع الصنائع: ۱/۱۶۴]

---

**مسئلہ:** اگر کسی کو نماز کی رکعتوں کی تعداد میں شک ہو جائے اور پتہ نہ چلے کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں، تو اس کی تین شکلیں ہیں:

(۱) شک کبھی کبھار پیش آتا ہو، شک کی عادت نہ ہو تو نماز توڑ دے یا بیٹھ کر سلام پھیر دے اور دوبارہ نماز ادا کرے۔ [شامی: ۲/۳۹۳، باب سجود السہو]

---

(۲) بار بار شک کی نوبت آتی ہو تو غالب گمان پر عمل کر لے، یعنی جتنی رکعت پڑھنے کا زیادہ گمان ہو اتنی رکعت شمار کر کے نماز پوری کر لے، اس صورت میں سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔ [شامی: ۲/۳۹۳، باب سجود السہو]

(۳) بار بار شک کی نوبت آتی ہو اور کسی عدد کا بھی غالب گمان نہ ہو، تو کم عدد لے کر نماز پوری کر لے اور آگے کی ہر رکعت میں قعدہ کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو کر لے۔ [شامی: ۵/۳۹۳، باب سجود السہو]

---

مسئلہ: نماز کے بعد رکعتوں کی تعداد میں شک ہو جائے، تو اس کا اعتبار نہیں ہے؛ البتہ اگر اس کا یقین ہو جائے، تو دوبارہ نماز ادا کرنا ضروری ہے۔ [شامی: ۵/۳۹۴، باب سجود السہو]

---

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز کے دوران کسی فکر یا خیال میں ایسا کھو گیا کہ اس کی وجہ سے کسی فرض یا واجب کی ادائیگی میں ایک رکن کے بقدر تاخیر ہو گئی، تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا مثلاً: کوئی شخص جب دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہوا اور کچھ دیر تک کوئی بات سوچتا رہا، پھر اس نے سورۂ فاتحہ پڑھی تو سورۂ فاتحہ میں تاخیر کی وجہ سے سجدۂ سہو واجب ہو گا۔ [شامی: ۵/۳۹۶، باب سجود السہو]

سبق ۵۵

# اسلامی معلومات

(۱) ہمارے نبی ﷺ سب سے محبت سے ملتے تھے، آپ کسی کو بُرا بھلا نہیں کہتے تھے۔

(۲) ہمارے نبی ﷺ بہت بہادر اور طاقت ور تھے۔

(۳) ہمارے نبی ﷺ مضبوط ارادے والے اور بلند ہمت تھے۔

(۴) ہمارے نبی ﷺ بہت سخی تھے، کبھی کسی کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے۔

(۵) ہمارے نبی ﷺ کبھی اپنی ذات کے لیے کسی سے بدلہ نہیں لیتے تھے۔

سبق ۵۶

## نورانی قاعدہ

# سکون کی مثالیں پیش کے ساتھ

مثلاً : دُفْ : دال فا پیش = دُفْ - ھُمْ : ھا میم پیش = ھُمْ -

| | | | |
|---|---|---|---|
| دُفْ | بُكْ | دُلْ | هُمْ |
| كُنْ | قُلْ | مُلْكُ | حُزْنُ |
| أُذْنُ | قُلْتُ | فُلْكُ | حُسْنُ |
| هُدْهُدْ | قُلْتُمْ | أُدْخُلْ | يُبْعَثُ |

سبق ۵۷

## بیت الخلا کی سنتیں

① سر ڈھانک کر جانا۔ [سنن کبری بیہقی: ۴۶۵، عن حبیب بن صالح رحمۃ اللہ علیہ]

② جوتا چپل پہن کر جانا۔ [سنن کبری بیہقی: ۴۶۵، عن حبیب بن صالح رحمۃ اللہ علیہ]

(۳) دعا پڑھ کر اندر جانا۔ [بخاری: ۶۳۲۲، عن انس رضی اللہ عنہ]

(۴) پہلے بایاں پاؤں اندر رکھنا۔ [بخاری: ۴۲۶، عن عائشہ رضی اللہ عنہا، فتح الباری: ۱۶/۴۲۵]

(۵) قبلے کی طرف نہ منہ کرنا اور نہ پیٹھ کرنا۔ [ابوداوٗد: ۸، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

(۶) بالکل بات نہ کرنا۔ [ابوداوٗد: ۱۵، عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ]

(۷) کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرنا۔ [ابن ماجہ: ۳۰۹، عن جابر رضی اللہ عنہ]

(۸) بائیں ہاتھ سے استنجا کرنا۔ [بخاری: ۱۵۴، عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ]

(۹) استنجا کے بعد مٹی یا صابن وغیرہ سے اچھی طرح ہاتھ دھو لینا۔
[ابوداوٗد: ۴۵، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

(۱۰) دائیں پاؤں سے باہر آنا۔ [بخاری: ۴۲۶، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

(۱۱) باہر آنے کے بعد دعا پڑھنا۔ [ابن ماجہ: ۳۰۰، عن عائشہ رضی اللہ عنہا، ۳۰۱، عن انس رضی اللہ عنہ]

سبق ۵۸

## آخرت

''یومِ آخرت'' کے معنیٰ بعد میں آنے والے دن کے ہیں، دنیا کی زندگی کے بعد آخرت کی زندگی شروع ہو گی،

جو کبھی ختم نہ ہوگی؛ اس زندگی کو اسلامی شریعت میں ”آخرت“ کہتے ہیں۔ [تفسیر ابن کثیر: ۱/۵۹]

دنیا امتحان کی جگہ ہے، دنیا میں بندہ جو بھی اچھے یا برے اعمال کرتا ہے، ان کا آخرت میں اسے پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ قرآن میں ہے: چنانچہ جس نے ذرہ برابر کوئی اچھائی کی ہوگی، وہ اسے دیکھے گا اور جس نے ذرہ برابر کوئی برائی کی ہوگی، وہ اسے دیکھے گا۔ [سورۂ زلزال: ۷-۸]

آخرت پر ایمان لانا ایمان کا ایک اہم جزو ہے، آخرت پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اس دنیا کی زندگی کے بعد ایک اور زندگی ہے، وہاں انسان کو اس دنیا میں کیے ہوئے برے اعمال کی سزا اور بھلے اعمال کی جزا ملے گی؛ مَلَکُ الْمَوْت کا روح قبض کرنا اور مرنے کے بعد مردے سے منکر نکیر کا سوال و جواب برحق ہے۔ قیامت کی علامتوں کا ایک

ایک کر کے پایا جانا اور اس کے بعد قیامت کا آنا یقینی ہے۔ تمام مُردوں کا دوبارہ زندہ ہو کر میدانِ حشر میں جمع ہونا، حساب وکتاب ہونا، میزان کا قائم ہونا اور اعمال ناموں کا وزن کیا جانا بالکل سچ ہے۔ پل صراط پر سے گذرنا، اس کا بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہونا، ایمان والوں کا اس پر تیزی سے گزر جانا اور کافروں کا جہنم میں گر جانا حقیقت ہے۔ جنت اور اس میں طرح طرح کی نعمتیں اور دوزخ اور اس میں ہونے والی تکلیفیں برحق ہیں۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لصالح بن عبدالعزیز،:۱/۴۲۹؛ التوحید للناشئۃ والمبتدئین لعبدالعزیز بن محمد:۱/۶۸]

آخرت کے بارے میں قرآن وحدیث میں جن جن باتوں کو ذکر کیا گیا ہے ان تمام پر ایمان لانا اور ان کے متعلق بتائی ہوئی باتوں کو سچا جاننا ضروری ہے۔

## سبق ۵۹

## سجدۂ سہو کا طریقہ

قعدۂ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کے بعد صرف داہنی طرف سلام پھیرے اور ’’ اَللّٰہُ أَکْبَرُ ‘‘ کہتے ہوئے سجدے میں چلا جائے اور نماز کے سجدے کی طرح دو سجدے کرے اور اس میں کم از کم تین مرتبہ ’’سُبْحَانَ رَبِّیَ الْأَعْلیٰ‘‘ پڑھے، جب دوسرے سجدے سے سر اُٹھائے تو بیٹھ کر تشہد، درود شریف اور دعائے ماثورہ پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔ [شامی: ۵/۳۴۶، باب سجود السہو]

---

مسئلہ: اگر کسی شخص نے التحیات کے بعد ایک طرف سلام پھیرے بغیر سجدۂ سہو کرلیا، تو بھی نماز ہو جائے گی۔

[شامی: ۵/۳۴۶، باب سجود السہو]

---

مسئلہ: اگر بھول کر دونوں طرف سلام پھیر لے، پھر سجدۂ سہو یاد آجائے، تو جب تک بات چیت نہ کی ہو اور قبلہ سے سینہ نہ پھیرا ہو، سجدۂ سہو کر لے، نماز درست ہو جائے گی۔

[شامی: ۵/۳۸۸، باب سجود السہو]

مسئلہ: اگر نماز میں ایک سے زیادہ سہو ہو جائے تب بھی ایک مرتبہ سجدۂ سہو کرنا کافی ہوگا۔ [شامی: ۳۵۴/۵، باب سجود السہو]

---

## سبق ۶۰ اسلامی معلومات

① ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکلیف پہنچانے والوں کے لیے دُعائے خیر کرتے تھے۔

---

② ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سستی اور کاہلی کو بہت ناپسند فرماتے تھے۔

---

③ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم امیر و غریب، آقا و غلام ہر ایک کے ساتھ برابری کا سلوک کرتے تھے۔

---

④ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اوپر ظُلم کرنے والوں کو معاف کر دیا کرتے تھے۔

---

⑤ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت شرمیلے تھے، ہمیشہ نگاہ نیچی رکھتے تھے۔

سبق ۶۱

## نورانی قاعدہ

### سکون کی مشق تینوں حرکتوں کے ساتھ

| | | | |
|---|---|---|---|
| نَفْعَلُ | وَعْدَكُ | اِحْمِلُ | اِهْبِطْ |
| قُلْتُمْ | اَحْسِنُ | اَمْهِلُ | عَنْهُمْ |
| يَحْكُمُ | اِرْحَمُ | طِبْتُمْ | خِفْتُمْ |
| يُبْعَثُ | مُهْلِكُ | تُسْمِعُ | |

سبق ۶۲

## وضو سے پہلے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ [نسائی:۷۸، عن انس رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے۔

سبق ۶۳

# تقدیر

سارے عالم میں جو کچھ ہوا، ہوتا ہے اور آئندہ ہوگا، تمام چیزوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو پہلے سے علم ہے، اللہ تعالیٰ کے اسی علم کو "تقدیر" کہتے ہیں۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لابن ابی العز: ۱/۲۷۲]

## تقدیر کے بارے میں چند ضروری عقائد:

(۱) دنیا میں جو کچھ بھی ہوا یا ہوتا ہے یا ہوگا، ان سب چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے دنیا بنانے سے پہلے ہی لوح محفوظ میں لکھ دیا تھا۔ [مسلم: ۶۹۱۹، عن عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ]

(۲) جن چیزوں کا ہونا مقدر ہے انھیں کوئی روک نہیں سکتا۔

[ابوداؤد: ۴۷۰۰، عن عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ]

③ اچھے برے حالات سب اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔

[سورۂ نساء:۷۸]

④ اگر اچھے حالات پیش آئیں تو فخر وغرور نہ کرے؛ بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔اگر برے حالات پیش آئیں، تو اسے اپنے برے اعمال کا نتیجہ سمجھ کر توبہ واستغفار کرے اور یہ سوچے کہ اس میں خدا کی کوئی حکمت ومصلحت ہوگی۔

[مسلم:۷۶۹۲،عن صہیب رضی اللہ عنہ؛ شعب الایمان:۱/۲۰۱]

⑤ اگر کسی کو کوئی مصیبت پیش آئے،تو یہ ہرگز نہ کہے کہ اگر میں ایسا کرتا تو ایسا ہوتا؛ بلکہ یہ کہے کہ میرے مقدر میں یہی تھا۔ [مسلم:۶۹۴۵،عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ]

⑥ تقدیر پر بھروسہ کر کے ہرگز نہ بیٹھنا چاہیے،یعنی یہ ہرگز نہ سوچے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پہلے سے لکھ رکھی ہے؛لہٰذا

اب عمل کر کے کچھ فائدہ نہیں ؛ بلکہ ضروری تدبیریں اختیار کرنا چاہیے؛ اس لیے کہ نیک لوگوں کے لیے نیکی کے راستے کھول دیے جاتے ہیں اور ان راستوں پر چلنا ان کے لئے آسان ہوتا ہے اور بد بخت لوگوں کے لیے برائی کے راستے کھول دیے جاتے ہیں اور ان راستوں پر چلنا ان کے لیے آسان ہوتا ہے۔

[بخاری: ۴۹۴۹، عن علی رضی اللہ عنہ]

---

۷ پہلی امتیں تقدیر کے بارے میں بحث و حجت کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئی ہیں؛ اس لیے ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ تقدیر کے بارے میں بحث و حجت نہ کریں۔

[ترمذی: ۲۱۳۳، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ]

سبق ۶۴

# پانچ نمازیں

① فجر ② ظہر ③ عصر ④ مغرب ⑤ عشا

## رکعتوں کی تعداد

① فجر کی نماز میں ۴/ رکعتیں ہیں : ۲/ رکعت سنت مؤکدہ، ۲/ رکعت فرض۔

② ظہر کی نماز میں ۱۲/ رکعتیں ہیں : ۴/ رکعت سنت مؤکدہ، ۴/ رکعت فرض، ۲/ رکعت سنت مؤکدہ، ۲/ رکعت نفل۔

③ عصر کی نماز میں ۸/ رکعتیں ہیں : ۴/ رکعت سنت غیر مؤکدہ، ۴/ رکعت فرض۔

④ مغرب کی نماز میں ۷/ رکعتیں ہیں : ۳/ رکعت فرض، ۲/ رکعت سنت مؤکدہ، ۲/ رکعت نفل۔

⑤ عشا کی نماز میں ۱۷/ رکعتیں ہیں : ۴/ رکعت سنت غیر مؤکدہ، ۴/ رکعت فرض، ۲/ رکعت سنت مؤکدہ، ۲/ رکعت نفل، ۳/ رکعت وتر واجب، ۲/ رکعت نفل۔

○ جمعہ کی نماز میں ۱۴/ رکعتیں ہیں : جمعہ سے پہلے ۴/ رکعت سنت مؤکدہ، جمعہ کی ۲/ رکعت فرض، اُس کے بعد ۴/ رکعت سنت مؤکدہ، پھر ۲/ رکعت سنت غیر مؤکدہ، پھر ۲/ رکعت نفل۔ [ابوداؤد: ۱۱۲۷۵، عن علی رضی اللہ عنہ؛ بدائع الصنائع: ۱/ ۹۱، کتاب الصلاۃ، فصل فی عددہا وعدد رکعتہا؛ بدائع الصنائع: ۱/ ۲۶۹، صلاۃ الجمعۃ وبیان مقدارہا؛ بدائع الصنائع: ۱/ ۲۸۴-۲۸۵، کتاب الصلاۃ، فصل الصلاۃ المسنونۃ]

تنبیہ : سنت مؤکدہ ضرور پڑھیں، اس میں ہرگز کوتاہی نہ کریں۔

سبق ٦٥

# اسلامی معلومات

(١) ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھانے پینے اور پہننے میں سادگی اختیار کرتے تھے۔

(٢) ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت مہمان نواز تھے۔

(٣) ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مصیبتوں اور آزمائشوں پر صبر کرتے تھے۔

(٤) ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی بہت زیادہ عبادت کرتے تھے۔

(٥) ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے چھوٹے موٹے کام خود کرلیا کرتے تھے۔

(٦) ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صفائی کو پسند کرتے تھے اور گندگی سے نفرت کرتے تھے۔

سبق ٦٦

# نورانی قاعدہ

## ہمزۂ ساکنہ کا بیان

ہمزۂ ساکنہ کو جھٹکے کے ساتھ پڑھیں گے۔

ہمزہ کبھی الف کی شکل میں، کبھی واو کی شکل میں اور کبھی یا کی شکل میں ہوتا ہے۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| بَأْ | يَأْ | يُؤْ | تُؤْ | بِئْ |
| شَأْنُ | نَأْتِ | كَأْسَ | ضَأْنِ | يَأْبَ |
| مُؤْمِنُ | يُؤْتِ | يُؤْمِنُ | يُؤْخَذْ | يُؤْتِكُمْ |
| جِئْتَ | بِئْسَ | شِئْتَ | ذِئْبُ | بِئْرُ |

سبق ٦٧

## وضو کے درمیان کی دعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْۢبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ

[سنن کبریٰ نسائی: ۹۹۰۸، عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اے اللہ! میرے گناہ بخش دیجیے اور میرا گھر کشادہ کر دیجیے اور میری روزی میں برکت عطا فرمائیے۔

---

سبق ۶۸

## مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا

بعث بعد الموت کے معنیٰ ہیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جانا۔ قیامت کے دن حضرت اسرافیل علیہ السلام جب پہلی مرتبہ صور پھونکیں گے تو تمام جاندار مر جائیں گے اور پھر حضرت اسرافیل علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ موت دے دیں گے، ایک مدت کے بعد اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو زندہ کریں گے، پھر وہ دوبارہ صور پھونکیں گے، جس سے تمام لوگ دوبارہ زندہ ہو جائیں گے اسی کو "بعث بعد الموت" کہتے ہیں۔ [شرح العقيدة الطحاوية لصالح بن عبد العزيز: ۱/۵۳۴]

سب سے پہلے ہمارے نبی ﷺ قبر مبارک سے اس طرح باہر تشریف لائیں گے کہ آپ ﷺ کے داہنے ہاتھ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہوگا اور بائیں ہاتھ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہوگا۔

[ابن ماجہ: ۴۳۰۸، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ ؛ ترمذی: ۳۶۶۹، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ]

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے انبیا علیہم السلام اٹھیں گے، پھر صدیقین، شہدا، صالحین اور مومنین یہ کہتے ہوئے اٹھیں گے: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِيْ أَذْھَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ط إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَکُوْرٌ o''

[شعب الایمان: ۱۰۰، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ]

ترجمہ: اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے غم کو دور کر دیا، بے شک ہمارا پروردگار بہت بخشنے والا، بڑا قدردان ہے۔

اخیر میں کفار اور برے لوگ یہ کہتے ہوئے اٹھیں گے:

''يٰوَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا''

[شعب الایمان: ۳۵۷، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: ہائے ہماری خرابی! کس نے ہم کو ہماری قبروں سے اٹھادیا۔

جو شخص جس حال میں مرا ہے اسی حال میں اٹھے گا، شہیدوں کے زخموں سے خون بہہ رہا ہوگا، جس کی رنگت اور خوشبو زعفران کی طرح ہوگی، جو حج میں مرا ہوگا وہ ''لَبَّیْكَ......'' کہتا ہوا اٹھے گا، ہر شخص برہنہ (ننگا) اور غیر مختون (بغیر ختنہ کیے ہوئے) اٹھے گا، سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سفید حُلّہ (لباس) پہنایا جائے گا، ان کے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑے پہنائے جائیں گے (ان کے بعد اور رسولوں اور نبیوں کو، ان کے بعد دوسرے لوگوں

کو کپڑے پہنائے جائیں گے)۔ [مسلم: ۷۴۱۳،عن جابر رضی اللہ عنہ ؛
بخاری: ۲۳۷، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ ؛ بخاری: ۱۸۵۱، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ؛
بخاری: ۳۳۴۹،عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ؛ مسند احمد: ۳۷۸۷،عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ اٹھایا جانا حق ہے اور اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جسم کی بوسیدہ ہڈیوں اور مٹی میں ملے ہوئے ریزوں کو ہر جگہ سے جمع کرے گا، چاہے وہ آگ میں جلا ہو یا پانی میں ڈوبا ہو یا جانور کے پیٹ میں ہضم ہو گیا ہو، جسم کے تمام اجزا کو جمع کرے گا اور جو روحیں دنیا میں جسموں کے اندر تھیں، ان کو جسموں میں ڈال کر دوبارہ زندہ کرے گا۔

قرآن میں ہے: اور کفارِ مکہ کہا کرتے تھے کہ جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں بن کر رہ جائیں گے تو کیا

ہمیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا؟ اور کیا ہمارے پہلے گذرے ہوئے باپ دادوں کو بھی؟ کہہ دو کہ یقیناً سب اگلے اور پچھلے لوگ ایک متعین دن کے طے شدہ وقت پر ضرور اکٹھے کیے جائیں گے۔ [سورۂ واقعہ: ۴۷-۵۰]

مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا حق ہے جو شخص بھی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا انکار کرے یا اس میں شک کرے، تو وہ مومن نہیں ہے۔

---

سبق ٦٩

## اوقاتِ نماز

نماز کو ادا کرنے کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ جو وقت اس کے لیے مقرر کیا گیا ہے اسی وقت میں پڑھی جائے۔ وقت سے پہلے پڑھنے سے تو بالکل درست نہ ہوگی اور وقت کے بعد پڑھنے سے ادا نہیں بلکہ قضا ہوگی۔

دن رات میں پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء۔

(۱) فجر کی نماز کا وقت : صبح صادق سے سورج نکلنے تک۔

[شامی: ۳/۹۹، کتاب الصلاۃ]

---

(۲) ظہر کی نماز کا وقت : زوال کے بعد سے ہر چیز کا سایہ اس کے دوگنا ہونے تک۔

[شامی: ۳/۱۰۴، کتاب الصلاۃ]

---

(۳) عصر کی نماز کا وقت : ظہر کے وقت کے ختم ہونے سے سورج کے ڈوبنے تک۔

[شامی: ۳/۱۰۹، کتاب الصلاۃ]

---

(۴) مغرب کی نماز کا وقت : سورج کے ڈوبنے کے بعد سے مغرب کی طرف آسمان پر رہنے والی سفیدی کے غائب ہونے سے پہلے تک۔

[شامی: ۳/۱۱۳، کتاب الصلاۃ]

---

(۵) عشاء کی نماز کا وقت : آسمان کی سفیدی کے غائب ہونے کے بعد سے صبح صادق تک۔

[شامی: ۳/۱۱۴، کتاب الصلاۃ]

سبق ۷۰

# اسلامی معلومات

۱ خلفائے راشدین ''حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین'' کو کہا جاتا ہے۔ [روح البیان: ۱۲/۴]

---

۲ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے بڑا مرتبہ ''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ'' کا ہے۔ [ابوداؤد: ۴۶۲۸، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

---

۳ سب سے پہلے امیر المومنین ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ'' کو کہا گیا۔ [طبقات ابن سعد: ۲۸۱/۳]

---

۴ مدینہ منورہ میں مسلمانوں کے لیے کنواں ''حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ'' نے خریدا۔

[کنز العمال: ۳۶۱۸۳، عن بشیر اسلمی رضی اللہ عنہ]

---

۵ علم کا دروازہ ''حضرت علی رضی اللہ عنہ'' کو کہا جاتا ہے۔

[مستدرک: ۴۶۳۷، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

سبق ۱۷

# نورانی قاعدہ

## الف مدہ ـــ ا

الف سے پہلے زبر ہوتا ہے اور الف ہمیشہ مدہ ہوتا ہے۔ جیسے: بَا الف زبر بَا۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ءَا | بَا | تَا | ثَا | جَا | حَا | خَا |
| دَا | ذَا | رَا | زَا | سَا | شَا | صَا |
| ضَا | طَا | ظَا | عَا | غَا | فَا | قَا |
| كَا | لَا | مَا | نَا | وَا | هَا | يَا |

## مشق

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| زَادَ | خَافَ | تَابَ | كَذَا | لَهَا |
| جَاهَدَ | حَاسَبَ | جُنَاحُ | شَارَبَ | دَعَانَا |

زَادَ: زَا الف زبر زَا، دال زبر دَ = زَادَ۔

| | | |
|---|---|---|
| نوٹ: سبق یاد ہو جانے پر اوپر باکس میں | ✔ ..... | کا نشان لگائیں |

سبق ۷۲

## وضو کے بعد کی دعا

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

[ترمذی: ۵۵، عن عمر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے کر دیجیے اور مجھے پاک وصاف لوگوں میں سے کر دیجیے۔

سبق ۷۳

## حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی

سب سے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا، آپ ﷺ نے خود فرمایا: ''أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَانَبِيَّ بَعْدِي''

ترجمہ: میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ [ابوداوٗد: ۴۲۵۲، عن ثوبان رضی اللہ عنہ]

لہٰذا جو شخص بھی آپ ﷺ کے بعد اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کرے، وہ جھوٹا ہے اور جو اس کو نبی مانے وہ کافر ہے۔

حضور ﷺ کے زمانے سے لے کر اِس وقت تک بہت سے لوگوں نے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا، وہ سب کے سب جھوٹے تھے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب آسمان سے اُتریں گے، لیکن وہ بھی ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کی شریعت پر عمل کریں گے اور اپنے نبوت کے منصب پر قائم رہتے ہوئے حضور ﷺ کی تعلیمات کے مطابق اس امت کی اصلاح فرمائیں گے۔

[بخاری: ۱۲۱۷، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ؛ تفسیر ابن کثیر: ۳/ ۵۲۷؛ شرح العقائد النسفیۃ: ۱۳۷، ۱۳۸ م]

آپ ﷺ کے بعد کسی نبی کے آنے کی ضرورت نہیں رہی؛ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ذریعے دین کو ہر طریقے سے کامل ومکمل کردیا۔ قرآن میں ہے: آج میں نے تمھارے لیے تمھارے دین کو مکمل کردیا۔ تم پر اپنی نعمت پوری کردی، اور تمھارے لیے اسلام کو دین کے طور پر (ہمیشہ کے لیے) پسند کرلیا۔ [سورۂ مائدہ: ۳]

---

سبق ۴۷

## نماز کے مکروہ اوقات

وہ اوقات جن میں کسی بھی طرح کی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے: چاہے فرض نماز یا واجب یا نفل، ادا ہو یا قضا۔ اسی طرح سجدۂ تلاوت کرنا بھی منع ہے۔

(۱) سورج کے طلوع ہونے کے وقت سے سورج کے بلند ہونے تک تقریباً ۲۰ رمنٹ۔

[شامی: ۳/۱۴۴، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت]

(۲) سورج بالکل سر پر آجانے سے سورج کے ڈھلنے تک تقریباً ۵/ منٹ۔ [شامی: ۱۴۴/۳، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت]

(۳) سورج کے پیلا پڑجانے سے لے کر اس کے ڈوبنے تک تقریباً ۲۰/ منٹ۔ [شامی: ۱۴۴/۳، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت]

**مسئلہ:** عصر کی نماز کو سورج پیلا پڑجانے تک مؤخر کرنا منع ہے؛ لیکن کسی وجہ سے تاخیر ہوجائے، تو صرف اس دن کی نماز عصر پڑھ سکتے ہیں۔ [شامی: ۱۴۹/۳، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت]

**ان کے علاوہ دو اوقات ایسے ہیں جن میں نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے۔**

(۱) صبح صادق سے سورج نکلنے تک۔
[شامی: ۱۵۳/۳، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت]

(۲) عصر کی نماز کے بعد سے سورج کے پیلا پڑنے سے پہلے تک۔ [شامی: ۱۵۳/۳، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت]

سبق ۷۵

## اسلامی معلومات

(۱) اسلام میں سب سے پہلی شہادت "حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا" کی ہوئی۔ [اسد الغابہ: ۱/ ۱۳۶۹]

(۲) سب سے پہلے "حضرت بلال رضی اللہ عنہ" نے اذان دی۔ [مسند احمد: ۲۲۱۲۴، عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ]

(۳) حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کو فرشتوں نے غسل دیا تھا۔ [مستدرک: ۴۹۱۷، عن زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ]

(۴) "روح الامین" حضرت جبرئیل علیہ السلام کو کہا جاتا ہے۔ [روح المعانی: ۱۹/ ۱۳۰]

(۵) "مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ" میں نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے۔ [ابن ماجہ: ۱۴۱۳، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ]

# یا مدّہ ـِـ یْ

یا ساکن سے پہلے زیر ہو تو ''یا مدّہ'' ہوتی ہے۔ جیسے : با یا زیر بِیْ۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اِیْ | بِیْ | تِیْ | ثِیْ | جِیْ | حِیْ | خِیْ |
| دِیْ | ذِیْ | رِیْ | زِیْ | سِیْ | شِیْ | صِیْ |
| ضِیْ | طِیْ | ظِیْ | عِیْ | غِیْ | فِیْ | قِیْ |
| کِیْ | لِیْ | مِیْ | نِیْ | وِیْ | ھِیْ | ئِیْ |
| | | | یِیْ | | | |

## مشق

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| دِیْنِیْ | فِیْهِ | اٰرِنِیْ | دُوْنِیْ | اُجِیْبُ |

دِیْنِیْ : دال یا زیر دِیْ، نون یا زیر نِیْ = دِیْنِیْ۔

سبق ۷۷

## مسجد میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ [مسلم: ۱۶۸۵، عن ابی حمید رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اے اللہ! تو میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

---

سبق ۷۸

## صحابہ

''صحابہ'' صحابی کی جمع ہے، جس شخص نے ایمان کی حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ہو اور ایمان ہی کی حالت میں اس کی وفات ہوئی ہو، اس کو ''صحابی'' کہتے ہیں۔ [عمدۃ القاری: ۲۴/۲۲۹]

صحابہ رضی اللہ عنہم بہت سارے ہیں، ان کے مرتبے آپس میں کم زیادہ ہیں؛ لیکن تمام انسانوں میں انبیاء علیہم السلام کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا مرتبہ ہے، تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کامل ایمان والے، متقی، پرہیزگار اور اعلیٰ درجے کے ولی تھے۔ تمام صحابہ میں چار حضرات سب سے افضل ہیں، پہلے

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا علم ہمیں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ذریعے سے حاصل ہوا؛ اگر درمیان میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا واسطہ نہ ہوتا، تو ہم کو نہ قرآن کریم کا علم ہوتا اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا علم ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے اپنی رضا وخوشنودی کا اعلان فرمایا ہے، قرآن میں ہے: اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ [سورۂ بینہ:۸]

کسی بھی صحابی کو برا بھلا کہنا جائز نہیں، جو صحابہ پر تنقید کرے اور ان کی شان میں گستاخی کرے وہ بڑا گنہگار اور فاسق ہے۔

[مصنف عبدالرزاق:۲۰۷۱۰،عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ؛ شرح العقائد النسفیۃ:۱۶۱-۱۶۳م]

---

سبق ۷۹

## بیمار کی نماز

نماز دین کا ستون ہے، ہر حال میں نماز پڑھنا ضروری

ہے۔ بیماری کی حالت میں بھی نماز معاف نہیں ہوتی؛ البتہ اس میں کچھ سہولت ضرور ہو جاتی ہے۔ بیماری کی حالت میں آدمی بیٹھ کر اور لیٹ کر نماز پڑھ سکتا ہے۔

## کن صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے؟

(۱) بیمار میں کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو۔

(۲) کھڑے ہونے سے سخت تکلیف ہوتی ہو۔

(۳) بیماری کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو۔

(۴) سر میں چکر آ کر گر جانے کا ڈر ہو۔

(۵) کھڑے ہونے کی طاقت تو ہو؛ لیکن رکوع، سجدہ نہ کر سکتا ہو۔

ان سب صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔ پھر اگر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی حالت میں رکوع سجدہ کر سکتا ہے، تو رکوع سجدہ کرے اور اگر نہیں کر سکتا، تو رکوع سجدہ اشارے سے کرے؛ البتہ سجدہ کے اشارے میں سر کو زیادہ جھکائے۔

[شامی: ۴۰۲/۵ باب صلاۃ المریض]

سبق ۸۰

# اسلامی معلومات

۱ ”شاعرِ رسول“ حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو کہا جاتا ہے۔ [مستدرک: ۶۰۵۴، عن مصعب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ]

---

۲ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو عُبیدہ بن جرّاح رضی اللہ عنہ کو ”امت کا امین“ کہا ہے۔ [بخاری: ۴۳۸۰، عن انس رضی اللہ عنہ]

---

۳ ” سیف اللہ “ (اللہ کی تلوار) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو کہا جاتا ہے۔ [ترمذی: ۳۸۴۶، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

---

۴ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا نام قرآن میں آیا ہے۔

[سورۂ احزاب: ۳۷]

---

۵ ”اللہ اور رسول کا شیر“ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو کہا گیا ہے۔

[مستدرک: ۴۸۸۱، عن محمد بن عمر عن شیوخہ]

سبق ۸۱

# نورانی قاعدہ

## واو مدّہ ـُـ وْ

واو ساکن سے پہلے پیش ہو تو ''واو مدّہ'' ہوتا ہے۔ جیسے : با واو پیش بُوْ۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اُوْ | بُوْ | تُوْ | ثُوْ | جُوْ | حُوْ | خُوْ |
| دُوْ | ذُوْ | رُوْ | زُوْ | سُوْ | شُوْ | صُوْ |
| ضُوْ | طُوْ | ظُوْ | عُوْ | غُوْ | فُوْ | قُوْ |
| كُوْ | لُوْ | مُوْ | نُوْ | وُوْ | هُوْ | ءُوْ |
| يُوْ | | | | | | |

## مشق

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| نُوْحُ | طُوْرُ | نُوْرُ | يُوْحِيْ | يَقُوْمُ |

نُوْحُ : نون واو پیش نُوْ، حا پیش حُ = نُوْحُ۔

# سبق ۸۲ مسجد میں داخل ہونے کی سنتیں

① پہلے بائیں پاؤں سے جوتا اتارنا پھر دائیں پاؤں سے۔

[بخاری: ۵۸۵۶، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

---

② دائیں پاؤں سے مسجد میں داخل ہونا۔

[بخاری: ۴۲۶، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

---

③ "بِسمِ اللہِ" پڑھنا۔ [ابن ماجہ: ۷۷۱، عن فاطمہ رضی اللہ عنہا]

---

④ درود شریف "اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ" پڑھنا۔

[ترمذی: ۳۱۴، عن فاطمہ رضی اللہ عنہا]

---

⑤ مسجد میں داخل ہونے کی دعا "اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ" پڑھنا۔ [مسلم: ۱۶۸۵، عن ابی حمید رضی اللہ عنہ]

---

⑥ اعتکاف کی نیت کرنا۔ [الاذکار: ۱/۵۵]

سبق ۸۳

# معجزہ

اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں سے کبھی عادت کے خلاف ایسی باتیں ظاہر کرا دیتا ہے، جن پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو قدرت نہیں ہوتی، دوسرے لوگ اس کے کرنے سے عاجز ہوتے ہیں، ایسی باتوں کو ''معجزہ'' کہتے ہیں۔

[شرح العقائد النسفیۃ: ۱۳۴م]

پیغمبروں سے عادت کے خلاف ایسی باتیں ظاہر کرانے کا مقصد لوگوں کو یہ سمجھانا ہوتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے پیغمبر اور اس کے مخصوص بندے ہیں، پیغمبروں کے معجزات حق ہیں، ان پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سے پیغمبروں کو ان کی رسالت کی تائید کے لیے مختلف قسم کے معجزے عطا فرمائے، جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام

کے عصا (لاٹھی) کا سانپ بن جانا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کرنا، حضرت داوٗد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہے کا نرم ہو جانا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بے شمار معجزات عطا کیے گئے، جن میں سے دو معجزے معروف و مشہور ہیں:

(۱) معراج: اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیداری کی حالت میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ مکہ معظّمہ سے بیت المقدس گئے اور پھر وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا؛ وہاں تک تشریف لے گئے، اسی رات میں جنت اور دوزخ کی سیر کی اور پھر اپنے مقام پر واپس آ گئے، اسی کو ''معراج'' کہتے ہیں۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لابن ابی العز: ۱/۲۲۳؛ مسلم: ۴۲۹، عن انس رضی اللہ عنہ]

(۲) **شَقِّ قمر:** ایک رات کفارِ مکہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہمیں کوئی معجزہ دکھایئے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلی سے چاند کی طرف اشارہ کیا، جس سے چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے، سب حاضرین نے دو ٹکڑے دیکھ لیے، پھر وہ دونوں ٹکڑے آپس میں مل گئے اور چاند جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا، اسی کو "شَقِّ قمر" کا معجزہ کہتے ہیں۔

[بخاری: ۳۸۶۸، عن انس رضی اللہ عنہ]

---

سبق ۸۴ | **کن صورتوں میں لیٹ کر نماز پڑھنا جائز ہے؟**

اگر مریض میں بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو، تو لیٹے لیٹے ہی نماز پڑھ لے، لیٹ کر نماز پڑھنے کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) چت لیٹے اور پاؤں قبلے کی طرف کر لے؛ لیکن پھیلانا نہیں چاہیے، گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ لگا

دے؛ تاکہ چہرہ قبلے کی طرف ہوجائے اور رکوع سجدے کے لیے سر جھکا کر اشارے سے نماز پڑھے، یہ صورت افضل ہے۔

---

(۲) کروٹ پر لیٹ کر چہرہ قبلے کی طرف کر لے؛ البتہ دائیں کروٹ پر لیٹنا افضل ہے۔

[شامی: ۵/۴۰۲۔۴۰۳ باب صلاۃ المریض]

جب لیٹ کر سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز مؤخر کرے، پھر اگر ایک رات دن سے زیادہ اس کی یہی حالت رہے، تو چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا بھی اس کے ذمے نہیں اور اگر اس میں ایک دن رات یا اس سے کم میں سر سے اشارہ کرنے کی بھی طاقت آگئی تو چھوٹی ہوئی نمازوں کی (جو پانچ نمازیں یا اس سے کم ہوں گی تو) قضا اس کے ذمے لازم ہوگی۔ [شامی: ۵/۴۰۳ باب صلاۃ المریض]

سبق ۸۵

# اسلامی معلومات

۱ مفسرِ قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو کہا جاتا ہے۔

[مستدرک: ۶۲۹۱، عن عبداللہ رضی اللہ عنہ]

۲ جنت البقیع میں سب سے پہلے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو دفن کیا گیا۔

[الاصابہ: ۴/۴۶۱]

۳ وہ دس صحابہ جن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی مجلس میں جنت کی خوش خبری سُنائی، انھیں ''عشرۂ مُبشّرہ'' کہتے ہیں۔

[ترمذی: ۳۷۴۸، عن سعید بن زید رضی اللہ عنہ]

۴ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سب سے اچھے قاری حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے۔

[ترمذی: ۳۷۹۱، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ]

۵ اسلام کی سب سے پہلی مسجد ''مسجد قُبا'' ہے۔

[النکت والعیون: ۲/۴۰۲]

سبق ۸٦

# نورانی قاعدہ

## عمومی مشق

| | | | |
|---|---|---|---|
| جَمَعَ | طَاغُوتَ | قُتِلَتْ | صَحِبَ |
| كَلَامَ | رَشِيدُ | حَاوَلَ | عُرِفَ |
| نَافَقَ | يَقُولُ | مُحِيطُ | ثَمُودُ |
| قَابِلُ | جَبَلُ | اُمِرْتُ | يَكُونُ |

رِيُحَ

| | | |
|---|---|---|
| نوٹ: سبق یاد ہو جانے پر اوپر باکس میں | ✓..... | کا نشان لگائیں |

سبق ۸۷

## مسجد سے نکلنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

[مسلم: ۱۶۸۵، عن ابی حمید رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

---

سبق ۸۸

## اولیاء

''اولیاء'' ولی کی جمع ہے، ولی کے معنیٰ ہیں اللہ کا دوست، جو مسلمان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کی تابعداری کرے، کثرت سے عبادت کرے، گناہوں سے بچتا رہے، دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھے، اسے دنیا کی حرص نہ ہو، ہر وقت آخرت کا خیال رکھتا ہو، وہ اللہ تعالیٰ کا مقرب اور پیارا ہوتا ہے، اس کو ''ولی'' کہتے ہیں۔

[شرح العقائد النسفیۃ: ۱۴۴، ۱۴۵م]

ولایت (ولی ہونے) کے بہت سے درجات ہیں، کامل درجہ اس شخص کو حاصل ہوتا ہے، جس کا دل ایمان لانے کے بعد اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت میں ڈوبا ہوا ہو، صبح وشام اس کا دل اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہتا ہو، وہ محض اللہ تعالیٰ کے لیے محبت اور نفرت کرنے والا ہو، اس کا ظاہر و باطن تقویٰ سے آراستہ ہو، جو اعمال و اخلاق اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں، ان سے پرہیز کرتا ہو، چھوٹے بڑے شرک سے پاک رہتا ہو، غرور، کینہ، حرص اور حسد وغیرہ برُے اخلاق سے دور رہتا ہو اور عمدہ اخلاق و اعمال سے مزین ہو۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لابن ابی العز: ۱/ ۳۵۷]

کوئی ولی کبھی کسی نبی کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا اور نہ وہ نبی کی طرح معصوم (گناہوں سے پاک) ہوتا ہے، تمام

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اللہ کے ولی تھے، ایسا ولی جو صحابی نہ ہو وہ اپنی ولایت سے کسی صحابی کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا۔ ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اولیاء اللہ سے کرامتوں کا ظاہر ہونا حق ہے؛ لیکن کرامت کا ہونا ولی ہونے کے لیے ضروری نہیں ہے؛ بلکہ ولایت کا اصل معیار تقویٰ اور اتباع سنت ہے۔

[شرح العقائد النسفیۃ: ۱۴۴، ۱۴۵ م شرح العقیدۃ الطحاویۃ لعبد اللہ: ۱/۸۹]

---

سبق ۸۹

## مسافر کی نماز

**مسافر:** جب کوئی شخص ۴۸ میل (تقریباً ۷۸ کلو میٹر) سفر کرنے کا ارادہ کر کے آبادی سے باہر نکلے تو وہ شریعت کی نظر میں مسافر ہو جائے گا۔ چاہے یہ سفر گھنٹوں میں طے ہو جائے یا منٹوں میں۔ [شامی: ۵/ ۴۸۵، باب صلاۃ المسافر، کتاب المسائل ۱/ ۵۱۲]

**مسافر کے لیے نماز میں قصر کا حکم:** مسافر ظہر، عصر اور عشا کی فرض نمازوں میں قصر کرے یعنی فرض کی چار رکعتوں کی جگہ دو رکعتیں پڑھے۔ فجر، مغرب اور وتر کی نمازیں اپنی حالت پر پڑھی جائیں گی۔ سنتیں پڑھنے کا موقع ملے، تو پوری پڑھے۔ اگر موقع نہ ہو، تو سنتوں کو چھوڑنے کا اختیار ہے؛ البتہ فجر کی سنت کا اہتمام کرے۔

[شامی:۵/ ۴۸۵-۶/ ۱۸، باب صلاۃ المسافر]

---

**مسئلہ:** مسافر ظہر، عصر اور عشا کی نماز چار رکعت جان بوجھ کر پڑھے تو وہ گنہگار ہوگا۔ اگر بھول کر چار رکعت پڑھ لیا اور دوسری رکعت میں بیٹھ کر تشہد پڑھ لیا ہے، تو دو رکعتیں فرض ہوگئیں اور دو رکعتیں نفل ہوجائیں گی؛ البتہ آخر میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہوگا۔ [شامی:۶/ ۸، باب صلاۃ المسافر]

**مسئلہ:** مسافر جب تک کسی جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں کرے گا، اس وقت تک قصر کرتا رہے گا اور جب کسی جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلے، تو اس وقت پوری نماز پڑھے گا۔ [شامی:۶/۱، باب صلاۃ المسافر]

---

**مسئلہ:** جب مسافر اپنی بستی کی حد سے باہر نکل جائے تو وہاں سے قصر شروع کرے گا۔ [شامی:۵/۴۸۹، باب صلاۃ المسافر]

---

**مسئلہ:** اگر سفر میں کسی کی نماز قضا ہوگئی، تو وہ گھر آکر ظہر، عصر اور عشا کی دو رکعتوں ہی کی قضا کرے گا۔

[شامی:۶/۲۰، باب صلاۃ المسافر]

---

**مسئلہ:** اگر مسافر کسی مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے، تو اس امام کے ساتھ چار رکعت پوری پڑھے گا۔

[شامی:۶/۱۵، باب صلاۃ المسافر]

سبق ۹۰

# اسلامی معلومات

① ''صدیق'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا لقب ہے۔

[مستدرک: ۴۴۰۷، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

② اسلام لانے سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام ''عبدالکعبہ'' تھا۔

[اسدالغابہ: ۱/ ۶۳۸]

③ اسلام لانے کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام ''عبداللہ'' رکھا گیا۔

[اسدالغابہ: ۱/ ۶۳۸]

④ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ''سورۂ طٰہٰ'' پڑھ کر اسلام لائے۔

[طبقات ابن سعد: ۳/ ۲۶۸]

⑤ مسلمانوں نے سب سے پہلے کعبہ میں نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے بعد پڑھی۔

[السیرۃ النبویۃ لابن ھشام: ۲/ ۱۸۶]

سبق ۹۱

# نورانی قاعدہ

## کھڑا زبر ۱

کھڑا زبر الف مدّہ کے برابر ہوتا ہے۔ بٰا کھڑا زبر بٰ = بٰا الف زبر بَا۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اٰ | بٰ | تٰ | ثٰ | جٰ | حٰ | خٰ |
| دٰ | ذٰ | رٰ | زٰ | سٰ | شٰ | صٰ |
| ضٰ | طٰ | ظٰ | عٰ | غٰ | فٰ | قٰ |
| كٰ | لٰ | مٰ | نٰ | وٰ | هٰ | ءٰ |
| | | | یٰ | | | |

## مشق

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اٰدَمَ | اٰمَنَ | مٰلِكِ | اٰبَاۤؤُهُ | سَمٰوٰتِ |

اٰدَمَ: ہمزہ کھڑا زبر اٰ، دال زبر دَ، اٰدَ، میم زبر مَ = اٰدَمَ۔

سبق ۹۲

## مسجد سے نکلنے کی سنتیں

(۱) مسجد سے بایاں پاؤں باہر نکالنا۔ [بخاری:۴۲۶،عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

(۲) "بِسْمِ اللّٰہِ" پڑھنا۔ [ابن ماجہ:۱۷۷،عن فاطمہ رضی اللہ عنہا]

(۳) درود شریف "اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ" پڑھنا۔
[ترمذی:۳۱۴،عن فاطمہ رضی اللہ عنہا]

(۴) مسجد سے نکلنے کی دعا "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ"
پڑھنا۔ [مسلم:۱۶۸۵،عن ابی حمید رضی اللہ عنہ]

(۵) پہلے دائیں پاؤں میں جوتا پہننا پھر بائیں پاؤں میں۔
[بخاری:۵۸۵۶،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

سبق ۹۳

## کرامت

اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی عزت بڑھانے کے لیے کبھی کبھی ان کے ذریعے ایسی باتیں ظاہر کرا دیتا ہے، جو عادت کے خلاف اور مشکل ہوتی ہیں، جنھیں عام لوگ نہیں کر

سکتے، جیسے پانی پر چلنا، ہوا میں اڑنا وغیرہ ان باتوں کو ”کرامت“ کہتے ہیں۔ [شرح العقیدۃ الطحاویۃ لصالح بن عبدالعزیز:۱/۶۷۰]

## کرامت کے بارے میں چند ضروری عقائد:

① نیک بندوں اور اولیاء اللہ سے کرامتوں کا ظاہر ہونا حق ہے۔ [شرح العقیدۃ الطحاویۃ لعبداللہ:۱/۹۲]

② ولی سے کرامت کا ظہور اللہ کے احکام کی مکمل پابندی اور حضور ﷺ کی کامل اتباع اور پیروی کی برکت سے ہوتا ہے۔ [شرح العقیدۃ الطحاویۃ لصالح بن عبدالعزیز:۱/۶۷۳]

③ ولی چاہے خدا کا کتنا ہی پیارا ہوجائے؛ مگر جب تک ہوش وحواس باقی ہو، وہ شریعت کا پابند ہے، نماز، روزہ اور کوئی عبادت اس سے معاف نہیں ہوجاتی اور گناہ کی باتیں اس کے لیے درست نہیں ہوتیں۔
[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لعبداللہ:۱۰/۴۹]

④ ایسا شخص جو شریعت کے خلاف کام کرے، جیسے نماز نہ پڑھے یا داڑھی منڈائے وغیرہ وہ ہرگز ولی نہیں ہوسکتا، چاہے اس سے کتنی ہی باتیں عادت کے خلاف ظاہر ہوتی ہوں، چاہے وہ ہوا میں اڑنے لگے، پانی پر چلنے لگے اور طرح طرح کے عجیب کام کرے، عادت کے خلاف ایسی باتیں یا تو جادو ہیں یا شیطانی حرکتیں۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لصالح بن عبدالعزیز: ۱/۶۷۳]

ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اولیاء اللہ سے کراماتوں کا ظاہر ہونا حق ہے اور اس پر ہمارا ایمان ہے۔

---

سبق ۹۴

## نمازِ جنازہ

جَنازہ میت کو کہتے ہیں، میت کے حق میں دعائے مغفرت کے لیے جو نماز پڑھی جاتی ہے، اسے ”نمازِ جنازہ“ کہتے ہیں۔

**فضیلت:** ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر بہت سے حقوق ہیں۔ ان میں سے ایک حق یہ ہے کہ جب کسی مسلمان بھائی کا انتقال ہو جائے، تو اس کی نمازِ جنازہ پڑھے۔ احادیث میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے، نبیٔ کریم ﷺ کا ارشاد ہے: جو شخص کسی مسلمان کے جنازے میں حاضر ہو اور نماز جنازہ پڑھے جانے تک جنازے کے ساتھ رہے؛ اس کو ایک قیراط ثواب ملتا ہے۔ اور جو شخص جنازے میں حاضر ہو اور دفن سے فراغت تک جنازے کے ساتھ رہے؛ اس کو دو قیراط ثواب ملتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: دو قیراط کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: دو قیراط دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہیں۔ [مسلم:۲۲۳۲، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

**حکم:** جنازے کی نماز فرض کفایہ ہے۔ چند لوگ پڑھ لیں، تو سب کے ذمے سے فرض ساقط ہو جائے گا اور اگر کسی نے نہیں پڑھی، تو سب لوگ گنہگار ہوں گے۔ [شامی:۶/۲۷۵، باب صلاۃ الجنازۃ]

# نمازِ جنازہ کا طریقہ

میت کو آگے رکھ کر امام اس کے سینے کے سامنے کھڑا ہو جائے اور تمام لوگ پیچھے صفوں میں کھڑے ہو جائیں۔ پھر نیت اس طرح کریں کہ میں اللہ کے لیے اس امام کے پیچھے جنازے کی نماز پڑھتا ہوں۔ پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے تکبیر کہیں اور دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر ناف کے نیچے باندھ لیں اور امام و مقتدی سب آہستہ آہستہ ثنا پڑھیں۔( تَعَالٰی جَدُّكَ کے بعد وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ بڑھا لیں تو بہتر ہے )۔ پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے بغیر ہاتھ اٹھائے ہوئے دوسری تکبیر کہیں اور امام و مقتدی سب آہستہ آہستہ درود ابراہیمی پڑھیں۔ دوسری تکبیر کی طرح تیسری تکبیر کہیں، پھر امام و مقتدی آہستہ آہستہ جنازے کی مسنون دعا پڑھیں۔ اس کے بعد امام زور سے اور مقتدی

آہستہ سے چوتھی تکبیر کہہ کر پہلے داہنی طرف؛ پھر بائیں طرف سلام پھیر دیں۔ [شامی: ۲۸۳/۶، ۳۰۹، باب صلاۃ الجنازۃ]

سبق ۹۵ — **اسلامی معلومات**

(۱) ’’اہل بیت‘‘ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو کہتے ہیں۔
[مستدرک: ۳۵۵۸، عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا]

(۲) حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ’’نواسے‘‘ تھے۔ [اسد الغابۃ: ۱/ ۲۵۸-۲۶۳]

(۳) جنتی مردوں کے سردار ’’حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما‘‘ ہوں گے۔ [ترمذی: ۳۷۶۸، عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ]

(۴) ’’حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا‘‘ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی تھیں۔
[اسد الغابۃ: ۱/ ۱۳۹۵]

(۵) جنتی عورتوں کی سردار ’’حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا‘‘ ہوں گی۔
[ترمذی: ۳۷۸۱، عن حذیفہ رضی اللہ عنہ]

# نورانی قاعدہ

## کھڑا زیر ٖ

کھڑا زیر ٖ یا مدّہ کے برابر ہوتا ہے۔ با کھڑا زیر بٖ = با یا زیر بِیْ۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اٖ | بٖ | تٖ | ثٖ | جٖ | حٖ | خٖ |
| دٖ | ذٖ | رٖ | زٖ | سٖ | شٖ | صٖ |
| ضٖ | طٖ | ظٖ | عٖ | غٖ | فٖ | قٖ |
| كٖ | لٖ | مٖ | نٖ | وٖ | هٖ | ءٖ |
| يٖ | | | | | | |

## مشق

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اٖلٰفِ | بِهٖ | عِبَادِهٖ | رُسُلِهٖ | نُوْرِهٖ |

اٖلٰفِ: ہمزہ کھڑا زیر اٖ، لام کھڑا زبر لٰ، فا زیر فِ = اٖلٰفِ۔

سبق ۹۷

## خاص خاص موقعوں پر کہے جانے والے مسنون کلمات

کسی مسلمان سے ملیں، تو سلام کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

[ترمذی: ۲۶۸۹، عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

---

کوئی مسلمان سلام کرے، تو یہ جواب دیں:

وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

[مسند احمد: ۱۲۶۱۲، عن انس رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اور تم پر (بھی) سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

---

ہر اچھا کام شروع کرتے وقت پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

[الاذکار: ۱/۱۵۶، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

کوئی نعمت حاصل ہو، تو کہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ [ابن ماجہ: ۳۸۰۵، عن انس رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔

---

کوئی کچھ دے یا اچھا سلوک کرے، تو کہیں:

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا [ترمذی: ۲۰۳۵، عن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: اللہ آپ کو بہتر بدلہ عطا کرے۔

---

اونچی جگہ پر چڑھتے ہوئے پڑھیں:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ [بخاری: ۲۹۹۳، عن جابر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے۔

---

نیچے اُترتے ہوئے پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ [بخاری: ۲۹۹۳، عن جابر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اللہ کی ذات پاک ہے۔

چھینک آنے پر کہیں:

# اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

[بخاری: ۶۲۲۴، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔

---

سبق ۹۸

## گناہِ کبیرہ اور صغیرہ

ہر ایسا کام جو اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی مرضی کے خلاف ہو، اس کو ''گناہ'' کہتے ہیں۔

گناہ دو طرح کے ہیں۔ (۱) گناہِ کبیرہ (۲) گناہِ صغیرہ

(۱) وہ گناہ جس کے بارے میں قرآن و حدیث میں حرمت وارد ہوئی ہو یا اس پر دنیا میں سزا مقرر کی گئی ہو یا آخرت میں عذاب کی وعید سنائی گئی ہو یا اس پر کسی طرح کی مذمت کی گئی ہو، تو اس کو ''گناہِ کبیرہ'' کہتے ہیں۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لابن ابی العز الحنفی: ۱/۳۶۹]

گناہِ کبیرہ بہت سارے ہیں ان میں سے کچھ ذکر کیے جاتے ہیں، جیسے غیبت کرنا، جھوٹ بولنا، والدین کی نافرمانی کرنا، ظلم کرنا، ناحق قتل کرنا، نماز نہ پڑھنا، روزہ نہ رکھنا، استطاعت کے باوجود حج نہ کرنا، زکوٰۃ نہ دینا، شراب پینا، زنا کرنا، چوری کرنا، جھوٹی گواہی دینا، دھوکہ دینا، گھروں اور کمروں میں جاندار کی تصویریں لگانا، نیز کسی جاندار کا فوٹو کھینچنا یا انسان کا فوٹو کھینچوانا، سود لینا اور دینا، یتیم کا مال ناحق کھانا، ناپ تول میں کمی کرنا، رشوت لینا، جادو کرنا، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو برا کہنا، کسی کا مال ناجائز طور پر غصب کرنا، امانت میں خیانت کرنا، امر بالمعروف (نیک باتوں کا حکم کرنے) اور نہی عن المنکر (بری باتوں سے روکنے) کو چھوڑ دینا، مردوں کا ٹخنوں سے نیچے پائجامہ پہننا، لڑکیوں کو وراثت سے محروم کرنا وغیرہ۔

(۲) وہ گناہ جس کے بارے میں شریعت میں کوئی وعید نہ آئی ہو، تو اس کو "گناہِ صغیرہ" کہتے ہیں۔

[شرح العقیدہ الطحاویۃ: ۱/ ۳۶۹، لابن ابی العز الحنفی]

گناہِ صغیرہ بہت سارے ہیں، جیسے زکوٰۃ ردّی (گھٹیا) مال سے ادا کرنا، کھڑے کھڑے پیشاب کرنا، محض ہاتھ کے اشارے سے سلام کرنا، مسجد میں فضول باتیں کرنا، راستے میں نجاست ڈالنا وغیرہ۔

## گناہِ کبیرہ وصغیرہ کے بارے میں ضروری عقائد:

(۱) گناہ صغیرہ بار بار کرنے سے کبیرہ ہوجاتا ہے۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لعبداللہ بن عبدالرحمٰن: ۶/۵۲]

---

(۲) گناہ صغیرہ نیک اعمال سے بھی معاف ہوجاتے ہیں۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لعبداللہ بن عبدالرحمٰن: ۷/۵۲]

---

(۳) اگر کسی شخص سے گناہ کبیرہ ہوجائے، تو اللہ تعالیٰ سے سچی توبہ کرے، گناہ کبیرہ توبہ کرنے سے معاف ہوجاتے ہیں، اگر گناہ کبیرہ کے بعد توبہ نہیں کی، تو اللہ تعالیٰ کی مشیّت

(چاہت) پر موقوف ہے اگر چاہے، تو معاف کردے اور اگر چاہے، تو عذاب دے۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لعبداللہ بن عبدالرحمٰن :۸/۵۲]

---

④ اللہ تعالیٰ گناہ صغیرہ پر سزا دے سکتا ہے اور گناہ کبیرہ کو اپنے فضل سے معاف کرسکتا ہے۔

[شرح العقائدالنسفیۃ: ص۱۱۳-۱۱۴م]

---

⑤ گناہ کبیرہ سے ایمان ختم نہیں ہوتا، البتہ اس کو گناہ نہ سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لعبداللہ بن عبدالرحمٰن :۹/۴۲]

---

⑥ گناہِ کبیرہ کرنے والے ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیں گے؛ بلکہ وہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر یا حضور ﷺ کی شفاعت سے جنت میں جائیں گے۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لعبداللہ بن عبدالرحمٰن :۵/۵۲؛
شرح العقائدالنسفیۃ: ص۱۱۴-۱۱۸م]

# سبق ۹۹

# مکروہاتِ نماز

ایسی چیزیں جن سے روکا گیا ہے، ان کے کرنے سے نماز کا ثواب کم ہو جاتا ہے انھیں "مکروہاتِ نماز" کہتے ہیں۔

(۱) کپڑوں کو مٹی سے بچانے کے لیے سمیٹنا۔

[شامی: ۵/ ۷، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا]

(۲) اپنے کپڑوں یا بدن سے کھیلنا۔

[شامی: ۵/ ۷، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا]

(۳) پاخانہ یا پیشاب کو روک کر نماز پڑھنا۔

[شامی: ۵/ ۱۵، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا]

(۴) انگلیاں چٹخانا۔ [شامی: ۵/ ۱۸، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا]

(۵) کسی کے چہرے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا۔

[شامی: ۵/ ۲۶، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا]

(۶) ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا جس میں جاندار کی تصویر ہو۔

[شامی: ۵/ ۴۲، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا]

⑦ جہاں پر کسی جاندار کی تصویر ہو، اس کے دائیں بائیں یا اس کے سامنے نماز پڑھنا۔
[شامی: ۴۲/۵، باب مایفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا]

⑧ بیچ راستے میں نماز پڑھنا۔
[شامی: ۲/۵، باب مایفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا]

⑨ نماز کی کسی سنت کو چھوڑنا۔
[شامی: ۶۲/۵، باب مایفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا]

⑩ نماز میں آسمان کی طرف یا اِدھر اُدھر دیکھنا۔
[شامی: ۲۰/۵، باب مایفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا]

⑪ سورتوں کو ترتیب کے خلاف پڑھنا۔
[شامی: ۲۰۱/۴، فصل فی القراءۃ]

⑫ دو سورتوں کے درمیان کوئی چھوٹی سورت چھوڑ دینا۔ (مثلاً پہلی رکعت میں سورۂ نصر پڑھنا اور دوسری رکعت میں سورۂ لہب چھوڑ کر سورۂ اخلاص پڑھنا)۔
[شامی: ۲۰۰/۴، آداب الصلاۃ]

⑬ دوسری رکعت کو پہلی رکعت سے لمبی کرنا۔
[مراقی الفلاح: ۱۵۴، فصل فی المکرّوہات]

(۱۴) جمائی روک سکنے کی حالت میں نہ روکنا۔
[شامی: ۳۲/۵، باب مایفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا]

(۱۵) آیتوں یا تسبیحات کو انگلیوں پر گننا۔
[شامی: ۵۰/۵، باب مایفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا]

(۱۶) بلا وجہ آنکھوں کو بند کرنا۔
[شامی: ۳۴/۵، باب مایفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا]

(۱۷) میلے یا نامناسب کپڑوں میں نماز پڑھنا۔
[شامی: ۷/۵، باب مایفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا]

(۱۸) چست (فٹ) کپڑے پہن کر نماز پڑھنا۔
[شامی: ۲۷۰/۳، مطلب فی ستر العورۃ]

تنبیہ: عورتوں کو آدھی آستین والی قمیص پہن کر نماز نہیں پڑھنا چاہیے، اس لیے کہ دوپٹہ اوڑھنے کے باوجود کبھی ہاتھ اٹھانے یا سجدہ وغیرہ میں کلائی کھل جاتی ہے، اور تین تسبیح کے بقدر چوتھائی کلائی کھلی رہے، تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
[شامی ۲۶۳/۳، باب شروط الصلاۃ]

سبق ۱۰۰

# اسلامی معلومات

۱ ذُوالنُّوْرَین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا لقب ہے۔

[اسد الغابہ:۱/۷۴۹]

۲ قرآن مجید موجودہ شکل میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جمع کروایا۔

[بخاری:۴۹۸۷، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ]

۳ بچوں میں سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔

[اسد الغابہ:۱/۷۹۱]

۴ ''فاتِح خیبر'' حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا جاتا ہے۔

[بخاری:۴۲۰۹، عن سلمہ رضی اللہ عنہ]

۵ مشہور امام چار ہیں۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ،

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ۔

[مقدمہ الجامع الصغیر:۱/۳]

سبق ۱۰۱

# نورانی قاعدہ

اُلٹا پیش ٗ واو مدّہ کے برابر ہوتا ہے۔ باٗ اُلٹا پیش بٗ = با واو پیش بُو۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اٗ | بٗ | تٗ | ثٗ | جٗ | حٗ | خٗ |
| دٗ | ذٗ | رٗ | زٗ | سٗ | شٗ | صٗ |
| ضٗ | طٗ | ظٗ | عٗ | غٗ | فٗ | قٗ |
| كٗ | لٗ | مٗ | نٗ | وٗ | هٗ | ءٗ |
| | | | یٗ | | | |

## مشق

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| لَهٗ | دَاوٗدَ | رَسُوْلُهٗ | اٰيَاتُهٗ | جُنُوْدُهٗ |

دَاوٗدَ: دال الف زبر دَا، واو اُلٹا پیش وٗ، دَاوٗ، دال زبر دَ = دَاوٗدَ۔

سبق ۱۰۲

## خاص خاص موقعوں پر کہے جانے والے مسنون کلمات

چھینکنے والے کو یہ جواب دیں:

يَرْحَمُكَ اللّٰهُ

[بخاری: ۶۲۲۴، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اللہ تم پر رحم کرے۔

---

چھینکنے والا پھر یہ دُعا دے:

يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

[بخاری: ۶۲۲۴، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اللہ تمھیں ہدایت دے اور تمھارے حال کی اصلاح کرے۔

---

کسی کام کے کرنے کا ارادہ ظاہر کریں، تو کہیں:

إِنْ شَآءَ اللّٰهُ [سورۂ کہف: ۲۴]

ترجمہ: اگر اللہ نے چاہا۔

کوئی چیز اچھی لگے، تو یہ دعا پڑھیں:

مَاشَآءَ اللّٰهُ [سورۂ کہف:۳۹]

ترجمہ: جو اللہ چاہے۔

---

کسی بات پر تعجب ہو، تو یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ

[بخاری: ۶۲۱۸، عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا]

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کی ذات پاک ہے۔

---

کوئی تکلیف پہنچے، یا کوئی چیز گم ہو جائے، تو کہیں:

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

[سورۂ بقرہ:۱۵۶]

ترجمہ: بیشک ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور ہم کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

جب غصہ آئے، تو پڑھیں:

## أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

[ترمذی: ۳۴۵۲، عن معاذ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

سبق ۱۰۳

## کفر و شرک

**کفر:** کفر کے معنیٰ ہیں نہ ماننا، اسلام میں جن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے، ان میں سے کسی ایک کو بھی نہ ماننا ''کفر'' ہے۔ [شرح العقیدۃ الطحاویۃ لعبد اللہ بن عبد الرحمٰن: ۱۶/۳۸]

جیسے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی ذات کو نہ مانے یا اس کی صفات میں سے کسی صفت کا انکار کرے، یا فرشتوں کا انکار کرے یا پچھلے انبیاء علیہم السلام پر نازل ہونے والی کتابوں کے بارے میں یہ عقیدہ رکھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتابیں نہیں تھیں یا قرآن مجید کے کسی مضمون کا انکار کرے یا کسی نبی

کو نہ مانے یا پیغمبروں کو جھوٹا کہے اور ان کی طرف بُری باتوں کو منسوب کرے یا تقدیر کا انکار کرے یا آخرت کے دن، قیامت اور حشر ونشر کا انکار کرے، مثلاً یوں کہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا یا اللہ تعالیٰ کو آسمان وزمین کے فنا کرنے کی قدرت نہیں ہے یا حساب نہ ہوگا یا جنت وجہنم کا ذکر صرف لوگوں کو خوش کرنے اور ڈرانے کے لیے کیا گیا ہے، ورنہ حقیقت کچھ نہیں ہے یا قرآن کریم کے قطعی احکام میں سے کسی حکم کا انکار کرے، مثلاً نماز، روزہ یا زکوٰۃ وغیرہ کا انکار کرے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی کسی بات کو جھٹلائے، تو ان تمام صورتوں میں وہ کافر ہو جائے گا۔

**شرک:** شرک کے معنیٰ ہیں شریک کرنا، اللہ کی ذات وصفات میں کسی دوسرے کو شریک کرنا ''شرک'' ہے۔

**اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک:** اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو بھی خدا ماننا جیسے عیسائی اللہ تعالیٰ کو خدا ماننے کے ساتھ ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور حضرت مریم علیہا السلام کو خدا کی بیوی مانتے ہیں، تو وہ تین خدا ماننے کی وجہ سے مشرک ہوئے، آتش پرست (آگ کی پوجا کرنے والے) دو خدا مانتے ہیں: ایک بھلائی کا پیدا کرنے والا، دوسرا برائی کا پیدا کرنے والا، جس کی وجہ سے وہ مشرک ہوئے اور بت پرست چاند، سورج، آگ، پانی، درخت، پتھر جیسی بہت سی چیزوں کو خدا مان کر مشرک ہوئے۔

**اللہ تعالیٰ کی صفات میں شرک:** اللہ تعالیٰ کی صفات میں شرک کا مطلب یہ ہے کہ جو صفات اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں، ان کو کسی دوسرے کے لیے ماننا جیسے اللہ تعالیٰ کے

علاوہ کسی کو روزی دینے والا اور اولاد دینے والا سمجھنا، کسی نبی اور ولی کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ ان کو خدا کی طرح غیب کی تمام باتوں کا علم ہے، اللہ تعالیٰ کی طرح کسی دوسرے کو عبادت کا مستحق سمجھنا اور اس کے لیے عبادت کا کوئی فعل کرنا جیسے کسی قبر پر یا کسی بزرگ کے سامنے سجدہ کرنا، کسی پیغمبر اور ولی کے نام کا روزہ رکھنا اور ان کے نام پر جانور ذبح کرنا وغیرہ وغیرہ۔

گناہوں میں کفر و شرک سب سے بڑے گناہ ہیں، کفر و شرک توبہ کے بغیر ہرگز معاف نہیں ہوتے، کفر و شرک کی حالت میں مرنے والا ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے شرک کے بارے میں فرمایا: ’’بے شک اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرے گا اور اس کے علاوہ جس گناہ کو جس کے لیے چاہے گا معاف کر دے گا۔‘‘ [سورۂ نسا: ۱۱۶]

اور کفر کے بارے میں فرمایا: ''جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا، وہی لوگ جہنم والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔'' [سورۂ بقرہ:۳۹]

---

سبق ۱۰۴

## قضا نماز

کسی بھی عبادت کو اس کے مقررہ وقت کے ختم ہونے کے بعد ادا کرنے کو ''قضا'' کہتے ہیں، جیسے فجر کی نماز سورج طلوع ہونے کے بعد ادا کی جائے، تو یہ نماز ''قضا'' کہلائے گی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک نماز ایمان والوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔ [سورۂ نساء:۱۰۳]

اس لیے ہر فرض نماز کو اُس کے مقررہ وقت ہی میں ادا کرنا ضروری ہے، بغیر کسی مجبوری کے نماز قضا کرنا گناہِ کبیرہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص دو نمازوں کو بغیر

کسی عذر کے ایک وقت میں پڑھے، وہ کبیرہ گناہوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر پہنچ گیا۔
[ترمذی: ۱۸۸، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جس شخص کی ایک بھی نماز چھوٹ گئی، وہ ایسا ہے جیسا کہ اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب چھین لیے گئے ہوں۔ [مسند احمد: ۲۳۶۴۲، عن نوفل رضی اللہ عنہ]

لہٰذا جہاں تک ہو سکے نمازوں کو قضا کرنے سے بچنا چاہیے؛ لیکن پھر بھی اگر کوئی نماز قضا ہو جائے، اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے، توبہ کرے اور آئندہ نماز کو قضا نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرے اور اس نماز کی جلد از جلد قضا کر لے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص کسی نماز کو بھول جائے یا نماز کے وقت سوتا رہ جائے، تو اس کی تلافی یہی ہے کہ جب یاد آجائے، نماز پڑھ لے۔ [مسلم: ۱۶۰۰، عن انس رضی اللہ عنہ]

فرض اور وتر نمازوں کی قضا کرنا لازم ہے۔ قضا نماز کے لیے کوئی وقت متعین نہیں ہے۔ تین مکروہ اوقات (طلوعِ آفتاب، زوالِ آفتاب اور غروبِ آفتاب) کے علاوہ کسی بھی وقت قضا نماز پڑھ سکتے ہیں۔ [شامی: ۳۱۲/۵، باب قضاء الفوائت]

---

سبق ۱۰۵

## اسلامی معلومات

(۱) اسلام کے بنیادی عقائد توحید، رسالت، آخرت ہیں۔
[تفسیر القطان: ۱/ ۴۵۸]

---

(۲) توحید کا مطلب اللہ کو ہر لحاظ سے ایک ماننا ہے: ذات میں بھی، صفات میں بھی۔ [تفسیر ابن کثیر: ۲/ ۵۸۲]

---

(۳) رسالت کا مطلب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ کا آخری رسول ماننا ہے۔

---

(۴) مرنے کے بعد جو زندگی شروع ہوتی ہے، اس کو آخرت کہتے ہیں۔ [تفسیر ابن کثیر: ۱/ ۵۹]

سبق ۱۰۶

# نورانی قاعدہ

## عمومی مشق

| | | | |
|---|---|---|---|
| رُسُلِهٖ | اٰمَنَ | جُنُوْدُهٗ | الِفِ |
| مَاْوٰىِ | بِيَمِيْنِهٖ | يُّصْلِحُ | تِلَاوَتُهٗ |
| هٰذَا | كِتٰبُ | رِسٰلٰتِ | مَوَازِيْنُهٗ |

---

سبق ۱۰۷

## گھر میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ

بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ

رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا

[ابوداؤد: ۵۰۹۶، عن ابی مالک الاشعری رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے اندر جانے اور باہر نکلنے کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، ہم اللہ تعالیٰ ہی کے نام سے داخل ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی کے نام سے باہر نکلتے ہیں، اور ہم نے اپنے رب اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔

---

سبق ۱۰۸

## علاماتِ قیامت

قیامت کب قائم ہوگی؟ اس کا علم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نہیں ہے، البتہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو وحی کے ذریعے قیامت کی بہت سی علامتیں بتلائی ہیں، جو قیامت قائم ہونے سے پہلے دنیا میں پائی جائیں گی۔

[اشراط الساعۃ لعبداللہ بن سلیمان: ۱/ ۴۳-۴۵]

قیامت کی علامتیں دو طرح کی ہیں:

① علاماتِ صُغریٰ (چھوٹی علامتیں)

---

② علاماتِ کُبریٰ (بڑی علامتیں)۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لصالح بن عبدالعزیز: ۱/ ۶۹۱؛ اشراط الساعۃ لعبداللہ بن سلیمان: ۱/ ۴۸]

# علاماتِ صُغریٰ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لے کر حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کے ظاہر ہونے تک جو بھی علامتیں اور نشانیاں ظاہر ہوں گی، ان کو ''علاماتِ صُغریٰ'' کہتے ہیں۔

[اشراط الساعة لعبد اللہ بن سلیمان: ۱/۴۹؛ الایمان حقیقتہ، خوارمہ، نواقضہ عند اھل السنة والجماعة: ۱/۸۳]

علامت صغریٰ یہ ہیں:

☆ علم کا اٹھ جانا اور جہالت کا بڑھ جانا۔

---

☆ زنا کاری، شراب خوری اور قتل وغارت گری کا عام ہونا۔

---

☆ عورتوں کا زیادہ ہونا اور مردوں کا کم ہونا۔

---

☆ زلزلوں کا آنا۔

---

☆ لوگوں کا اونچی اونچی عمارتیں بنانا۔

---

☆ عمل میں کوتاہی اور دل میں لالچ کا بڑھ جانا۔

☆ گانے بجانے کے سامان اور گانے والی عورتوں کا عام ہونا۔

☆ ماں کی نافرمانی کرنا اور بیوی کی اطاعت کرنا۔

☆ دوستوں کو قریب بٹھانا اور باپ کو دور کرنا۔

☆ بداخلاق، حریص اور نااہل لوگوں کو بڑے بڑے عہدے ملنا اور خوف کی وجہ سے ایسے لوگوں کی تعظیم کیا جانا۔

☆ امت کے پچھلے لوگوں کا اگلوں پر لعن طعن کرنا، زکوٰۃ کو تاوان (بوجھ) سمجھنا۔

☆ مسجدوں میں (دنیا کی باتوں کا) شور ہونا۔ [بخاری:۵۲۳۱، عن انس رضی اللہ عنہ، بخاری:۷۱۲۱، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ؛ ترمذی:۲۲۱۰، عن علی رضی اللہ عنہ]

☆ سچے آدمی کو جھوٹا اور جھوٹے آدمی کو سچا سمجھا جانا۔

☆ شرم وحیا اور دلوں سے امانت ودیانت کا اٹھ جانا۔

☆ ظلم ورشوت کا بڑھ جانا۔

☆ دین کا علم دنیا حاصل کرنے کی نیت سے سیکھنا۔

☆ کافروں کا چاروں طرف سے مسلمانوں پر حملہ کرنا۔

☆ درندوں کا آدمیوں سے بات کرنا۔

☆ وقت میں برکت نہ ہونا۔

☆ یہاں تک کہ سال کا مہینے کی طرح اور مہینے کا ہفتے کی طرح اور ہفتے کا دن کی طرح اور دن کا گھنٹے کی طرح گزر جانا۔

[ابن ماجہ: ۴۰۳۶، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ؛ شعب الایمان: ۵۲۷۶، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ؛ السنن الواردۃ في الفتن: ۴۲۸، عن علی رضی اللہ عنہ؛ ترمذی: ۲۲۱۱، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ؛ ابوداؤد: ۴۲۹۷، عن ثوبان رضی اللہ عنہ؛ مسند احمد: ۱۱۷۹۲، عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ، ترمذی: ۲۳۳۲، عن انس رضی اللہ عنہ]

ان مذکورہ علامتوں کے علاوہ اور علامتیں بھی ہیں، جو اس طرح پے در پے ظاہر ہوں گی، جیسے تسبیح کا ڈورا ٹوٹ کر اس کے دانے یکے بعد دیگرے گرنے لگتے ہیں، ان ساری علامتوں کا ظاہر ہونا حق اور یقینی ہے۔

سبق ۱۰۹

# اذان

نماز سے پہلے ایک آدمی بلند آواز سے مخصوص الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتا ہے اور نماز کی دعوت دیتا ہے، اس کو "اذان" کہتے ہیں۔ اور اذان دینے والے کو "مؤذن" کہتے ہیں۔ پانچ فرض نمازوں اور جمعہ کی نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے۔

| | |
|---|---|
| اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ | اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ |
| أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ | أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ |
| أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ | أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ |
| حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ | حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ |
| حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ | حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ |
| اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ | لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ |

فجر کی اذان میں حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

## اذان کا جواب

اذان کے وہی کلمات دہرانا چاہیے ، البتہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوۃ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہنا چاہیے۔

---

سبق ۱۱۰

## اسلامی معلومات

وہ دس صحابی جنہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک ہی مجلس میں جنت کی خوش خبری سنائی ہے، انھیں ''عشرۂ مبشرہ'' کہتے ہیں۔

ان کے نام یہ ہیں:

① حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
② حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
③ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
④ حضرت علی رضی اللہ عنہ
⑤ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ
⑥ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ
⑦ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ
⑧ حضرت ابو اسحاق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
⑨ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ
⑩ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ

[ترمذی: ۳۷۴۷ عن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ]

# واولین ـــ وْ

واوساکن سے پہلے زبر ہو، تو ''واولین'' ہوگا۔ جیسے: بَا واو زبر بَوْ۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اَوْ | بَوْ | تَوْ | ثَوْ | جَوْ | حَوْ | خَوْ |
| دَوْ | ذَوْ | رَوْ | زَوْ | سَوْ | شَوْ | صَوْ |
| ضَوْ | طَوْ | ظَوْ | عَوْ | غَوْ | فَوْ | قَوْ |
| كَوْ | لَوْ | مَوْ | نَوْ | وَوْ | هَوْ | ءَوْ |
| يَوْ | | | | | | |

## مشق

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَوْفِ | حَوْلَ | صَوْمُ | سَوْفَ | مَوْتُ |

اَوْفِ: ہمزہ واو زبر اَوْ، فا زیر فِ = اَوْفِ۔

| | | |
|---|---|---|
| نوٹ: سبق یاد ہوجانے پر اوپر باکس میں | ✓..... | کا نشان لگائیں |

سبق ۱۱۲

## گھر میں داخل ہونے کی سنتیں

(۱) گھر میں دعا پڑھتے ہوئے داخل ہونا۔
[ابوداؤد: ۵۰۹۶، عن ابی مالک الاشعری رضی اللہ عنہ]

(۲) گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینا یا کھنکھار کر یا دروازہ کھٹکھٹا کر اطلاع دینا۔
[ترمذی: ۲۷۱۰، عن کلدہ رضی اللہ عنہ؛ مسند احمد: ۳۶۱۵، عن زینب رضی اللہ عنہا]

(۳) پہلے دایاں پاؤں گھر میں داخل کرنا۔ [بخاری: ۴۲۶، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

(۴) گھر والوں کو سلام کرنا۔ [ابوداؤد: ۵۰۹۶، عن ابی مالک الاشعری رضی اللہ عنہ]

سبق ۱۱۳

## علاماتِ کُبریٰ

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کے ظاہر ہونے کے بعد سے صور پھونکے جانے تک جو بھی علامتیں ظاہر ہوں گی، ان کو ''علاماتِ کبریٰ'' کہتے ہیں۔ علامات کبریٰ کل دس ہیں:

(۱) حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا ظاہر ہونا۔

(۲) دجال کا نکلنا۔

(۳) حضرت عیسی علیہ السلام کا آسمان سے اترنا۔

(۴) یاجوج ماجوج کا نکلنا۔

(۵) خَسف یعنی زمین میں دھنس جانے کے تین واقعات ہوں گے، ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک جزیرۃ العرب میں۔

(٦) دھویں کا ظاہر ہونا۔

(۷) سورج کا مغرب سے نکلنا۔

(۸) دابۃُ الارض یعنی ایک عجیب جانور کا زمین سے نکلنا۔

(۹) یمن سے آگ کا نکلنا۔

(۱۰) ایک خوش گوار ہوا کا چلنا، جس سے تمام مومنین کی روح قبض ہوجائے گی۔ ان تمام علامتوں کے پائے جانے کے بعد قیامت اچانک آجائے گی۔

[مسلم: ۷۲۸۶، عن ابی سریحہ رضی اللہ عنہ؛ اشراط الساعۃ لعبد اللہ بن سلیمان: ۱/۹۱؛ الایمان حقیقتہ، خوارمہ، نواقضہ عند اہل السنۃ والجماعۃ: ۱/۸۳، ۸۴]

سبق ۱۱۴

# اقامت

جماعت کھڑی ہوتے وقت جلدی جلدی جو کلمات کہے جاتے ہیں، ان کو "اقامت" کہتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ | اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ |
| أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ | أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ |
| أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ | أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ |
| حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ | حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ |
| حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ | حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ |
| قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ | قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ |
| اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ | لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ |

# اقامت کا جواب

اذان کے جواب کی طرح ہی اقامت کا جواب دینا چاہیے، البتہ "قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ" کے جواب میں "أَقَامَهَا اللّٰهُ وَأَدَامَهَا" کہنا چاہیے۔

سبق ۱۱۵

# اسلامی معلومات

(۱) بنی اسرائیل کے سب سے آخری نبی کا نام حضرت عیسی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔ [کنز العمال: ۳۲۲۶۹، عن ابی ذر رضی اللہ عنہ]

(۲) حضرت عیسی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ماں کی گود میں بات کی۔

[سورۂ مریم: ۳۰]

(۳) آب زمزم وہ بابرکت پانی ہے، جس کا کنواں کعبہ کے پاس ہے۔ [تہذیب الاسماء واللغات: ۱/ ۱۱۴۶]

(۴) حجر اسود کعبہ کی دیوار میں لگا ہوا ایک بابرکت پتھر ہے، جو جنت سے لایا گیا ہے۔

[تہذیب الاسماء واللغات: ۱/ ۱۰۷۰-۱۰۷۱]

# یائے لین ـَـ یْ

یا ساکن سے پہلے زبر ہو، تو ''یائے لین'' ہوگی۔ جیسے: با یا زبر بَیْ۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اَیْ | بَیْ | تَیْ | ثَیْ | جَیْ | حَیْ | خَیْ |
| دَیْ | ذَیْ | رَیْ | زَیْ | سَیْ | شَیْ | صَیْ |
| ضَیْ | طَیْ | ظَیْ | عَیْ | غَیْ | فَیْ | قَیْ |
| کَیْ | لَیْ | مَیْ | نَیْ | وَیْ | ھَیْ | ئَیْ |

## مشق

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَیْنَ | صَیْفٍ | اِلَیْكَ | غَیْرِیْ | عَلَیْھَا |

اَیْنَ : ہمزہ یا زبر اَیْ، نون زبر نَ = اَیْنَ۔

سبق ۱۱۷

## گھر سے نکلنے کی دعا

بِسۡمِ اللّٰہِ تَوَکَّلۡتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوۡلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

[ترمذی: ۳۴۲۶، عن انس رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: میں اللہ کے نام سے نکلتا ہوں، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔

---

سبق ۱۱۸

## نزولِ عیسیٰ علیہ السلام

قیامت کی علاماتِ کُبریٰ میں سے تیسری علامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اُترنا اور دجّال کو قتل کرنا ہے، اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں کے شر سے بچانے کے لیے آسمان پر زندہ سلامت اٹھالیا تھا، وہ اس وقت آسمان پر زندہ موجود ہیں، دجّال جب اپنے لشکریوں کے ساتھ زمین میں فساد مچاتا ہوا دمشق کی جانب روانہ ہوگا اور حضرت مہدی رضی اللہ عنہ

دمشق کی جامع مسجد میں فجر کی نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھ چکے ہوں گے اور نماز کی اقامت ہو چکی ہوگی، اس وقت دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی منارے پر ہلکے زرد (پیلے) رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے دو فرشتوں کے کاندھوں پر اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے، آپ علیہ السلام کا قد درمیانہ، رنگ سرخ و سفید ہوگا، بال چمکدار ہوں گے، جیسے غسل کے بعد ہوتے ہیں، سر جھکائیں گے، تو اس سے موتیوں کے مانند قطرے ٹپکتے ہوئے معلوم ہوں گے، حضرت مہدی رضی اللہ عنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو امامت کے لیے آگے بڑھائیں گے؛ مگر وہ انکار کریں گے؛ چنانچہ حضرت مہدی رضی اللہ عنہ ہی نماز پڑھائیں گے، نماز کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجّال کے مقابلے کے لیے تیار ہوں گے، مسلمان دجّال کے لشکر سے جنگ کریں گے، دجّال حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کو دیکھتے ہی اس طرح پگھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک پگھلتا ہے، دجّال یہ دیکھ کر بھاگ کھڑا ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کا تعاقب کریں گے، اس وقت آپ علیہ السلام کے پاس ایک نیزہ ہوگا، جس سے وہ دجّال کو "بابِ لُد" پر قتل کردیں گے اور اس کا خون مسلمانوں کو دکھائیں گے، یہودیوں کو شکست ہو جائے گی، وہ اِدھر اُدھر بھاگتے اور چھپتے پھریں گے؛ لیکن ان کو کوئی چیز پناہ نہ دے گی، حتیٰ کہ درخت اور پتھر بھی بول اٹھیں گے کہ ہمارے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے، اسے قتل کرو۔ باقی ماندہ تمام اہلِ کتاب آپ علیہ السلام پر ایمان لے آئیں گے، اس کے بعد حضرت مہدی رضی اللہ عنہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ملک کی سیر کریں گے اور جن لوگوں کو دجّال کی طرف سے مصیبت پہنچی تھی، ان کو تسلّی دیں گے اور اللہ تعالیٰ کے یہاں بڑا اجر ملنے کی خوشخبری

سنائیں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام حکم دیں گے کہ خنزیر قتل کیے جائیں اور صلیب جس کو نصاریٰ پوجتے ہیں، توڑ دی جائے اور کسی کافر سے جزیہ نہ لیا جائے؛ بلکہ وہ اسلام لائے۔ چنانچہ اس وقت تمام روئے زمین پر دینِ اسلام پھیل جائے گا، کفر مٹ جائے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ہوں گے؛ لیکن اپنی شریعت پر عمل نہ کریں گے؛ بلکہ شریعتِ محمدیہ کا اتباع کریں گے، قرآن و حدیث پر خود بھی عمل کریں گے اور لوگوں کو بھی اس پر عمل کروائیں گے، پوری دنیا میں امن وسکون ہوگا، ہر قسم کی دینی و دنیوی برکتیں نازل ہوں گی، ایک انار اتنا بڑا ہوگا کہ ایک بڑی جماعت اسے کھائے گی اور اس کے چھلکے کے نیچے لوگ سایہ حاصل کریں گے، آسمان سے اترنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک قیام فرمائیں گے، آپ علیہ السلام کا نکاح ہوگا، اولاد ہوگی،

پھر جب آپ علیہ السلام کی وفات ہو جائے گی، تو مسلمان نمازِ جنازہ پڑھ کر آپ علیہ السلام کو روضۂ اطہر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دفن کریں گے۔ [مسلم: ۷۵۶۰، عن نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ ؛

مسلم: ۷۵۲۳، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ ؛ اشراط الساعۃ لعبد اللہ بن سلیمان: ۱/۱۴۴ - ۱۵۵]

ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا، پھر قیامت کے قریب ان کا آسمان سے اترنا اور دجّال کو قتل کرنا حق ہے۔

---

سبق ۱۱۹

## نماز باجماعت

چند لوگ ایک ساتھ مل کر اس طرح نماز پڑھتے ہیں کہ ان میں ایک نماز پڑھاتا ہے اور باقی لوگ اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں، اسے ''جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا'' کہتے ہیں اور نماز پڑھانے والے کو ''امام'' کہتے ہیں اور پیچھے نماز پڑھنے والے کو ''مقتدی'' کہتے ہیں۔

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا سنتِ مؤکَّدہ ہے۔
جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے کے مقابلے میں ۲۷ گنا زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ [بخاری: ۶۴۵، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]
بغیر عذر کے جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنا اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک نہایت ہی ناپسندیدہ عمل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اذان کی آواز سنے اور بلا عذر نماز کے لیے مسجد نہ جائے، اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ [ابن ماجہ: ۷۹۳، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

## باجماعت نماز کا طریقہ

لوگوں میں اِمام وہ شخص ہوگا جو قرآن صحیح پڑھتا ہو، مسائل کا جاننے والا ہو، نیز پرہیزگار اور نیک ہو۔ اس کے پیچھے دائیں بائیں جانب لوگ صف بنا کر کھڑے ہو جائیں، پہلے پہلی صف پوری کریں، اس کے بعد دوسری، اس کے بعد

تیسری، اسی طرح باقی صفیں۔ ایک صف کے پورا ہونے سے پہلے دوسری صف نہ بنائیں۔ صف کے درمیان میں خالی جگہ نہ چھوڑیں؛ بلکہ اس طرح کھڑے رہیں کہ لوگوں کے کندھے ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں اور سب کی ایڑیاں بالکل برابر ہوں، ذرا بھی آگے پیچھے نہ ہوں، اِمام نماز شروع کرنے سے پہلے صفوں کی درستگی کو دیکھ لے۔

[شامی: ۴/ ۲۳۰۔ ۲۶۶، باب الامامہ]

پیچھے نماز پڑھنے والے لوگوں میں سے ایک شخص اِقامت کہے، اُس کے بعد اِمام جو نماز پڑھا رہا ہے اس نماز کی نیت کرنے کے ساتھ اِمامت کی بھی نیت کرے کہ میں اس جماعت کو نماز پڑھا رہا ہوں۔ اسی طرح پیچھے نماز پڑھنے والے بھی اپنی نماز کی نیت کے ساتھ اِمام کے پیچھے نماز پڑھنے کی نیت کریں کہ میں اِمام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں۔ اب اِمام تکبیرِ تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ مقتدی بھی اِمام کی

تکبیرِ تحریمہ کے فوراً بعد تکبیر کہہ کر نماز میں شامل ہو جائیں۔ اُس کے بعد اِمام اور مقتدی ثنا پڑھیں؛ لیکن مقتدی ثنا پڑھ کر خاموش ہو جائیں اور اِمام قرأت کرے، فجر، مغرب اور عشا میں بلند آواز سے اور ظہر، عصر میں آہستہ قرأت کرے۔

قرأت پوری ہونے کے بعد "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے ہوئے رکوع میں جائے، اس کی اتباع کرتے ہوئے مقتدی بھی رُکوع میں جائیں۔ اِمام اور مقتدی دونوں رکوع کی تسبیح "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" کم از کم تین مرتبہ پڑھیں۔ رکوع سے اٹھتے ہوئے امام "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہے اور مقتدی "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہیں۔ مقتدی اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ ارکان ادا کرنے میں اِمام سے آگے نہ بڑھیں؛ بلکہ ساتھ ساتھ یا اُس کے پیچھے رہیں۔ رُکوع کے بعد بقیہ نماز اسی طرح پوری کریں جیسے نماز کے طریقے میں بتائی گئی ہے۔ مقتدی صرف قیام میں خاموش کھڑے رہیں گے، اس کے

علاوہ تکبیرات، رُکوع اور سجدے کی تسبیحات، تشہد، درود شریف اور دُعائے ماثورہ پڑھیں گے۔

[شامی: ۳/۴۹۵۔۴/۱۹۹، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

---

سبق ۱۲۰

## اسلامی معلومات

............

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بنائی۔

[ابن ماجہ: ۱۶۲۸، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

---

(۲) سب سے زیادہ حدیثیں بیان کرنے والے صحابی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ [تاریخ ابن عساکر: ۶۷/۳۴۰]

---

(۳) مسجد حرام کا مینارہ سب سے پہلے عباسی خلیفہ ابوجعفر منصور نے بنوایا۔ [تاریخ المساجد الشهیرة: ۱/۳۱]

---

(۴) مسجد نبوی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضے اور منبر کے درمیان کی جگہ کا نام "ریاض الجنہ" ہے۔

[بخاری: ۱۱۹۵، عن عبد اللہ بن زید المازنی رضی اللہ عنہ]

سبق ۱۲۱

# نورانی قاعدہ

## حروفِ مدہ اور حروفِ لین کی مشق

| | | | |
|---|---|---|---|
| بَیْنِیْ | بِاَیْدِیْ | رَازِقِیْنَ | عَیْنَیْنِ |
| مَوْعُوْدُ | مَکَانَ | یَسْتَوْفُوْنَ | رُءُوْسِهِمْ |
| فِرْعَوْنَ | عَلَیْهِمْ | هَیْهَاتَ | یَرَوْنَهَا |
| سَیَعْلَمُوْنَ | كٰفِرُوْنَ | کَیْدِیْ | یَسْمَعُوْنَ |

سبق ۱۲۲

## گھر سے نکلنے کی سنتیں

(۱) گھر والوں کو سلام کر کے نکلنا۔
[شعب الایمان: ۸۸۴۵، عن قتادہ رحمۃ اللہ علیہ]

(۲) پہلے بایاں پاؤں گھر سے باہر رکھنا۔ [بخاری: ۴۲۶، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

(۳) گھر سے نکلنے کی دعا پڑھنا۔ [ترمذی: ۳۴۲۶، عن انس رضی اللہ عنہ]

سبق ۱۲۳

# برزخ

اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت کے درمیان ایک اور جہاں اور عالم بسایا ہے، جو مرنے کے بعد سے قیامت قائم ہونے تک رہے گا، اُس جہاں کو ''برزخ'' کہتے ہیں اور اُس کو ''عالمِ قبر'' بھی کہتے ہیں، قبر سے یہی عالم مراد ہوتا ہے۔
[شرح العقیدة الطحاویة لصالح بن عبدالعزیز:۱/۵۲۳]

انسان جب مرجاتا ہے، اگر دفن کیا جائے، تو دفن ہونے کے بعد، ورنہ جس حال میں ہو، اس کے پاس دو نہایت ہیبت ناک فرشتے آتے ہیں، جن کا رنگ سیاہ اور آنکھیں نیلی ہوتی ہیں، جن میں سے ایک کو ''مُنْکَرْ'' اور دوسرے کو ''نَکِیْر'' کہتے ہیں۔ [ترمذی:۱۰۷۱،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

''منکر ونکیر'' مردے سے سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ یہ شخص کون ہے؟ اگر مردہ ایمان والا ہو، تو ٹھیک جواب دیتا ہے ''میرا رب اللہ ہے، میرا دین اسلام

ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں''۔ ٹھیک جواب دینے کے بعد پہلے اس کے سامنے دوزخ کا منظر پیش کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ تمھارا ٹھکانا یہاں ہوتا، مگر اللہ نے تم کو اس سے بچالیا، پھر اسے جنت کا نظارہ کرایا جاتا ہے، اس کے لیے جنت کے بچھونے بچھائے جاتے ہیں، اس کو جنت کے کپڑے پہنائے جاتے ہیں، جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے ، اس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے اور خوبصورت چہرے، بہترین لباس اور عمدہ خوشبو میں اس کا نیک عمل اس کے سامنے حاضر ہوتا ہے، اس کے بعد وہ (خوشی میں ) کہتا ہے: اے رب! قیامت قائم فرما، اے رب ! قیامت قائم فرما؛ تاکہ میں اپنے اہل وعیال اور مال (جنت کی حوروں اور اس کی نعمتوں ) میں پہنچ جاؤں۔

اور اگر مردہ ایمان والا نہیں ہے ،تو منکر نکیر کے تمام سوالوں کے جواب میں چیختا چلاتا ہوا یہی کہتا ہے کہ مجھے کچھ خبر

نہیں، اس ناکامی کے بعد پہلے اس کو جنت کا منظر دکھایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اگر تم ایمان لاتے اور نیک اعمال کرتے، تو تمھارا ٹھکانا یہاں ہوتا، پھر اس پر اللہ تعالیٰ کا عذاب مُسلَّط ہو جاتا ہے، اس کے نیچے آگ بچھا دی جاتی ہے، اس کے لیے دوزخ کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے، فرشتے لوہے کے ہتھوڑوں سے اس کو ایسا مارتے ہیں کہ جنات اور انسان کے علاوہ سب اس کی آواز سنتے ہیں، قبر اس کو اس قدر بھینچتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں، اس کے بعد بدصورت، خراب کپڑے اور بدبو میں اس کا عمل حاضر ہوتا ہے، تو وہ کہتا ہے کہ اے رب! قیامت قائم نہ فرما۔

[مسند احمد: ۱۸۵۳۴، عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہما؛ مسند احمد: ۱۴۷۲۲، عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما؛ مسند احمد: ۱۲۲۷۱، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ]

عالمِ برزخ میں نیک اور مومن بندوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کا انعام ہوتا ہے اور کافروں اور نافرمان مومنوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس

انعام یا عذاب کا تعلق مردے کے جسم اور روح دونوں سے ہوتا ہے، چاہے مرنے والے کا جسم مٹی میں خاک ہو گیا ہو یا آگ میں جل گیا ہو یا پانی میں ڈوب گیا ہو یا درندوں، پرندوں اور مچھلیوں وغیرہ نے کھا کر ہضم کر دیا ہو۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لابن ابی العز: ۱/۳۹۶]

مُردے کے جسم اور روح سے اللہ تعالیٰ کے انعام یا عذاب کی کیفیت وحالت کا صحیح علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے، ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے ہم کو اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔

مُردے کے سامنے قیامت تک روزانہ صبح وشام اس کا ٹھکانا (جنت یا دوزخ) پیش کیا جاتا ہے، جنتی کو جنت دکھا کر خوشخبری دی جاتی ہے اور دوزخی کو دوزخ دکھا کر اس کے خوف کو بڑھایا جاتا ہے۔

ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ برزخ حق ہے، ہر ایمان والے کو اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ [بخاری: ۱۳۷۹، عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما]

سبق ۱۲۴

# مقتدی کے مسائل

مقتدی تین طرح کے ہوتے ہیں:

(۱) مُدرِک۔ (۲) لاحق۔ (۳) مسبوق۔

**مدرِک:** وہ مقتدی جو پہلی رکعت سے آخری رکعت تک امام کے ساتھ نماز میں شریک رہے۔(اس کی کوئی رکعت نہ چھوٹے۔) [شامی: ۳۴۴/۴، باب الامامۃ]

**لاحق:** وہ مقتدی جس کی کوئی رکعت جماعت میں شامل ہونے کے بعد چھوٹ جائے۔ مثلاً کسی شخص نے جماعت میں شامل ہوکر امام کے ساتھ عشا کی دو رکعت ادا کی، پھر قعدۂ اولی میں بیٹھے بیٹھے نیند لگ گئی اور اتنی دیر سویا رہا کہ امام نے ایک یا دو رکعتیں پڑھ لیں۔ [شامی: ۳۴۴/۴، باب الامامۃ]

**لاحق کا حکم:** لاحق کی جو رکعت کسی عذر مثلاً سو جانے کی وجہ سے چھوٹ گئی، جس وقت آنکھ کھلے پہلے اپنی چھوٹی ہوئی رکعت بغیر قرات کے اس طرح ادا کرے جس طرح امام کے

پیچھے ادا کی جاتی ہے۔ چھوٹی ہوئی رکعت ادا کرنے کے بعد امام نے سلام نہ پھیرا ہو، تو اس کے ساتھ شامل ہو کر نماز مکمل کر لے اور اگر امام سلام پھیر چکا ہو، تو اپنی بقیہ نماز بغیر قرات کے تنہا ادا کر لے۔ [شامی: ۳۴۴/۴، باب الامامۃ]

**مسبوق:** وہ مقتدی جو شروع کی ایک یا اس سے زائد رکعتوں کے بعد جماعت میں امام کے ساتھ شریک ہو۔ [شامی: ۳۵۰/۴، باب الامامۃ]

**مسبوق کا حکم:** مسبوق امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں اس طرح ادا کرے گویا اس نے ابھی تنہا نماز شروع کی۔ لہٰذا وہ منفرد کی طرح ثنا، تعوذ، تسمیہ، سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھے؛ لیکن قعدہ ان رکعتوں کے حساب سے کرے جو امام کے ساتھ پڑھ چکا ہے۔ مثلاً: [شامی: ۳۵۰/۴، باب الامامۃ]

(۱) ایک رکعت چھوٹ جائے، تو مسبوق امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہو کر ثنا، تعوذ، تسمیہ، سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھے، پھر رکوع سجدہ کر کے قعدہ کرے اور

اس میں تشہد، درود شریف اور دعائے ماثورہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔ [شامی: ۳۵۰/۴، باب الامامۃ]

---

(۲) ظہر، عصر، عشا یا فجر کی دو رکعتیں چھوٹ جائے، تو یہ دو رکعتیں اس طرح ادا کرے جس طرح صرف دو رکعت تنہا ادا کی جاتی ہے۔ لہٰذا پہلی رکعت میں ثنا، تعوذ، تسمیہ، سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھے اور رکوع سجدہ کرکے کھڑا ہو جائے، پھر دوسری رکعت میں تسمیہ، سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھے اور رکوع، سجدہ کرکے قعدۂ اخیرہ کرے اور سلام پھیر دے۔ [البحر الرائق: ۴۰۲/۱، باب الحدث فی الصلاۃ]

---

(۳) اگر کسی شخص کو امام کے ساتھ مغرب کی صرف ایک رکعت ملی، تو مسبوق بقیہ دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورۃ ملائے گا اور ان دو رکعتوں کے درمیان قعدہ کرے گا (پھر بھی اگر قعدہ نہیں کیا، تب بھی نماز درست ہو جائے گی)۔ [البحر الرائق: ۴۰۲/۱، استخلاف المسبوق فی الصلاۃ]

سبق ۱۲۵

# اسلامی معلومات

۱ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیماروں کی تیمارداری و عیادت کے لیے جایا کرتے تھے۔

[بخاری: ۵۶۵۱ عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما]

---

۲ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کدو کی سبزی سب سے زیادہ پسند تھی۔

[مسند احمد: ۱۳۹۶۶، عن انس رضی اللہ عنہ]

---

۳ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زیتون کا تیل زیادہ پسند تھا۔

[ترمذی: ۱۸۵۲، عن ابی اسید رضی اللہ عنہ]

---

۴ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشک اور عود کی خوشبو زیادہ پسند تھی۔

[ترمذی: ۹۹۲، عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ، سبل الہدی والرشاد: ۷/۳۴۰، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

---

۵ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی شخص ہدیہ و تحفہ دیتا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے قبول فرماتے اور اس کا بدلہ بھی دیا کرتے تھے۔

[بخاری: ۲۵۸۵ عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

# تنوین اور نون ساکن کی مشق

| | | |
|---|---|---|
| طَيْرًا اَبَابِيْلَ | جُرُفٍ هَارٍ | يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا |
| نَارٌ حَامِيَةٌ | عَذَابٌ غَلِيْظٌ | عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ |
| مِنْ اَخِيْهِ | مِنْ هَادٍ | فَمَنْ عُفِيَ |
| مَنْ دَخَلَهٗ | وَاَنْذِرْهُمْ | اَنْزَلْنَا |
| عَنْ سَبِيْلِهٖ | مِنْ شَيْءٍ | تُنْصَرُوْنَ |
| عَنْ ضَيْفِ | مِنْ طِيْنٍ | يَنْظُرُوْنَ |

نوٹ: سبق یاد ہو جانے پر اوپر باکس میں ✓ کا نشان لگائیں

## سبق ۱۲۷ — شیطان سے حفاظت کی دعا

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

[ عمل الیوم واللیلہ لابن السنی: ۴۹، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ]

ترجمہ: میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، جو سننے والا اور جاننے والا ہے۔

---

## سبق ۱۲۸ — حشر

حشر کے معنی ہیں جمع ہونا۔ قیامت کے دن صور پھونکے جانے کے بعد جب تمام جاندار مر جائیں گے، تو ایک مدت کے بعد دوبارہ صور پھونکا جائے گا، جس سے تمام مُردے زندہ ہو جائیں گے اور اپنی قبروں سے اُٹھ کر ایک میدان میں جمع ہوں گے، اسی کو ''حشر'' کہتے ہیں۔

میدانِ حشر ایک سفید، نرم اور چٹیل زمین ہوگی، جس میں نہ کوئی ٹیلہ ہوگا اور نہ کوئی عمارت کہ آدمی اس کے پیچھے چھپ جائے، اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کو میدانِ حشر میں جمع

کرے گا، اس میدان میں کچھ لوگ پیدل حاضر ہوں گے اور کچھ سواریوں پر سوار ہو کر اور کافر لوگ منہ کے بل چلتے ہوئے میدانِ حشر میں پہنچیں گے۔

[مسلم: ۷۲۳۴، عن سھل بن سعد رضی اللہ عنہما؛ ترمذی: ۳۱۴۲، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

اس دن کی گھبراہٹ کا یہ عالم ہوگا کہ ہر شخص اپنی اپنی فکر میں ہوگا، انسان اپنے بھائی، ماں باپ، بیوی بچوں، دوست احباب اور رشتے داروں سے منہ چھپاتا پھرے گا، دنیا میں جن پر جان تک قربان کر دیتا تھا آخرت میں ان سے دور بھاگے گا؛ بلکہ کچھ لوگ تو اس دن کے عذاب سے بچنے کے لیے اپنے بیوی بچوں وغیرہ کو بھی بدلے میں دینے کے لیے تیار ہوگا، قرآن میں ہے: مجرم یہ چاہے گا کہ اس دن کے عذاب سے چھوٹنے کے لیے اپنے بیٹے فدیہ میں دے دے اور اپنی بیوی اور اپنا بھائی اور اپنا وہ خاندان جو اسے پناہ دیتا تھا اور زمین کے سارے کے سارے باشندے پھر (ان سب کو فدیہ میں دے کر) اپنے آپ کو بچالے (لیکن) ایسا

ہرگز نہیں ہو سکے گا! وہ تو ایک بھڑکتی ہوئی آگ ہے، جو کھال اتار لے گی۔ [سورۂ معارج:۱۱۔۱۶]

اس دن سورج زمین سے بہت قریب ہوگا، اس کی گرمی کی وجہ سے دماغ کھولنے لگے گا اور زبان تالو سے لگ جائے گی۔ کافر و مشرک اور نافرمان لوگ پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے، جن کے گناہ جس قدر زیادہ ہوں گے، وہ اسی قدر پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے، اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ ستر گز زمین میں جذب ہو جائے گا، جب زمین پسینہ نہ پی سکے گی، تو پسینہ اوپر چڑھے گا، پھر کسی کے ٹخنوں تک پہنچ رہا ہوگا، کسی کے گھٹنوں تک، کسی کے کمر تک اور کوئی پورا پسینے میں ڈوبا ہوا ہوگا، لوگ بھوک اور پیاس کی شدت سے پریشان ہوں گے؛ مگر اس دن اللہ تعالیٰ نیک بندوں کو اپنے عرش کے سایے میں جگہ عنایت فرمائے گا اور ان کے لیے

کھانے پینے کا بھی انتظام فرمائے گا۔ [بخاری:۶۵۳۲،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ؛مسلم:۷۳۸۵،عن مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ؛بخاری:۶۶۰،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

قیامت کا ایک دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا ، حساب وکتاب کے انتظار میں جب کافی مدت گزر جائے گی اورلوگوں کی پریشانی بڑھتی جائے گی،تو گھبرا کر سارے اولین وآخرین مل کر ایک ایک پیغمبر کے پاس حاضر ہوں گے اور حساب وکتاب جلد شروع کیے جانے کی سفارش کریں گے، تمام انبیا علیہم السلام سفارش سے معذرت ظاہر فرمائیں گے، پھر اخیر میں ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سفارش کے لیے حاضر ہوں گے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفارش فرمائیں گے ،آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفارش فرمانے کے بعد اللہ تعالیٰ عرش پر تجلی فرمائیں گے ، پھر حساب وکتاب شروع ہوجائے گا اور اعمال نامے وزن کیے جائیں گے۔

[بخاری:۷۴۴۰،عن انس رضی اللہ عنہ]

سبق ۱۲۹

## جمعہ کی نماز

اسلام میں جمعہ کے دن کو بڑی فضیلت واہمیت حاصل ہے۔حضور ﷺ کا ارشاد ہے: ''سورج جن دنوں پر طلوع ہوتا ہے، ان میں سب سے بہتر اور افضل دن جمعہ کا دن ہے، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اسی دن انھیں جنت میں بھیجا گیا، اسی دن وہ جنت سے باہر تشریف لائے اور قیامت بھی اسی دن قائم ہوگی۔'' [مسلم:۲۰۱۴، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

لہٰذا جمعہ کے دن کی قدر کریں اور مسجد جلد پہنچ کر تلاوت اور نماز میں مشغول ہوجائیں۔

### نماز جمعہ کے واجب ہونے کی شرطیں

(۱) مرد ہونا۔ [شامی:۳/ ۲۸، باب الجمعہ م]

(۲) آزاد ہونا۔ [شامی:۳/ ۲۸، باب الجمعہ م]

(۳) تندرست ہونا۔ [شامی:۳/ ۲۷، باب الجمعہ م]

④ مقیم ہونا۔ [شامی:۳/ ۲۷، باب الجمعہ م]

⑤ عاقل ہونا۔ [شامی:۳/ ۲۸، باب الجمعہ م]

⑥ بالغ ہونا۔ [شامی:۳/ ۲۸، باب الجمعہ م]

سبق ۱۳۰

## اسلامی معلومات

① حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے پہلی بیوی ہیں، ان کی حیات میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسری شادی نہیں کی۔
[سیرت ابن ہشام:۱/ ۱۸۹]

② آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پچیس سال کی عمر میں چالیس سال کی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی۔ [سیرت ابن ہشام:۱/ ۱۸۷]

③ ۵۰/ سال کی عمر تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس صرف ایک بیوی (حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا) تھیں۔ [بخاری:۳۸۹۶عن ہشام عن ابیہ]

④ ازواج مطہرات کو امہات المؤمنین (مسلمانوں کی مائیں) کہتے ہیں۔

سبق ۱۳۱

# نورانی قاعدہ

## تشدید کی مشق

| | | | |
|---|---|---|---|
| عَلَّمَ | كَذَّبَ | رَبَّكَ | قَدَّرَ |
| حَبَّبَ | زُيِّنَ | يُسَبِّحُ | رَبِّكَ |
| سُيِّرَتْ | لَدَيَّ | اَوَّلُ | قُوَّةٌ |
| كُوِّرَتْ | فَاَصَّدَّقَ | مُدَّثِّرُ | يَتَوَلَّ |

---

سبق ۱۳۲

## جب صبح ہو، تو یہ دُعا پڑھیں

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

[ابوداؤد: ۵۰۸۴، عن ابی مالک رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: ہم نے اور پوری دُنیا نے صبح کی اللہ کے لیے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

## جب شام ہو، تو یہ دُعا پڑھیں

أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

[ابو داؤد: ۵۰۸۴، عن ابی مالک رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: ہم نے اور پوری دُنیا نے شام کی اللہ کے لیے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

---

سبق ۱۳۳

## حساب و کتاب

انسان دنیا میں جو بھی اعمال کرتا ہے، اچھے ہوں یا بُرے، قیامت کے دن وہ اعمال ایک ایک کر کے اُسے بتائے جائیں گے، اسی کا نام ”حساب و کتاب“ ہے۔ میدانِ حشر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شفاعت فرمانے کے بعد حساب و کتاب شروع ہوگا، ہر ایک انسان نے زندگی میں جو بھی اعمال کیے ہوں گے، ان کا پورا پورا حساب ہوگا؛ حتیٰ کہ چرندوں، پرندوں اور وحشی جانوروں وغیرہ کا بھی حساب ہوگا اور ہر ایک کو پورا پورا انصاف اور بدلہ دلایا جائے گا، پھر جنات اور انسان کے

علاوہ سب حیوان اللہ تعالیٰ کے حکم سے مٹی ہو جائیں گے۔

[مستدرک:۱/۳۲۳۱، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

حساب لینے میں کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں ہوگا، اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کسی نے نیکی یا برائی کی ہوگی، تو اسے پیش کیا جائے گا، قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اور ہم قیامت کے دن ایسی ترازوئیں لا رکھیں گے؛ جو سراپا انصاف ہوں گی؛ چنانچہ کسی پر کوئی ظلم نہیں ہوگا، اور اگر کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر بھی ہوگا، تو ہم اسے سامنے لے آئیں گے اور حساب لینے کے لیے ہم کافی ہیں۔ [سورۂ انبیاء:۴۷]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میدانِ حشر میں کوئی بھی شخص اپنی جگہ سے اس وقت تک نہ ہل سکے گا، جب تک پانچ باتوں کا جواب نہ دے دے:

(۱) اپنی عمر کن کاموں میں گذاری؟

② اپنی جوانی کن کاموں میں لگائی؟

③ مال کہاں سے کمایا؟ ④ اور کہاں خرچ کیا؟

⑤ جو علم حاصل کیا تھا اس پر کتنا عمل کیا؟

[ترمذی: ۲۴۱۶، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

دنیا میں دی ہوئی ہر نعمت کے بارے میں سوال ہو گا حتیٰ کہ ٹھنڈا پانی پینے کا بھی حساب ہو گا، کچھ لوگ تو ایسے ہوں گے جو بغیر حساب و کتاب کے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں چلے جائیں گے، ان کے علاوہ اور لوگوں کا حساب و کتاب ہو گا، ان میں نیک لوگوں کا نامۂ اعمال ان کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا اور بُرے لوگوں کا نامۂ اعمال ان کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، جن لوگوں کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا، ان سے آسان حساب لیا جائے گا اور جن لوگوں کا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، وہ مارے حسرت کے کہیں گے کہ

کاش میرا نامۂ اعمال مجھے نہ دیا جاتا۔

قرآن میں ہے: پھر جس کسی کو اس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا کہ لوگو! لو یہ میرا اعمال نامہ پڑھو، میں پہلے ہی سمجھتا تھا کہ مجھے اپنے حساب کا سامنا کرنا ہوگا۔ چنانچہ وہ من پسند عیش میں ہوگا۔ [سورۂ حاقہ: ۱۹۔۲۱]

رہا وہ شخص جس کا اعمال نامہ اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا کہ اے کاش! مجھے میرا اعمال نامہ دیا ہی نہ جاتا اور مجھے خبر بھی نہ ہوتی کہ میرا حساب کیا ہے؟ اے کاش! کہ میری موت ہی پر میرا کام تمام ہو جاتا۔

[سورۂ حاقہ: ۲۵۔۲۷]

قیامت کے دن حساب وکتاب کا ہونا حق ہے، اس پر ہمارا ایمان ہے اور جو اس کا انکار کرے وہ مومن نہیں ہے۔

سبق ۱۳۴

# نماز جمعہ صحیح ہونے کی شرطیں

(۱) شہر، قصبہ یا بڑا گاؤں (۳۰۰۰ کی آبادی) ہونا۔

[شامی: ۳/ ۵، باب الجمعہ م، فتاوی دار العلوم: ۵/ ۱۲۵]

---

(۲) ظہر کا وقت ہونا۔ [شامی: ۳/ ۱۸، باب الجمعہ م]

---

(۳) نماز سے قبل خطبہ ہونا۔ [شامی: ۳/ ۱۹، باب الجمعہ م]

---

(۴) امام کے علاوہ کم از کم تین آدمیوں کا ہونا۔

[شامی: ۳/ ۲۴، باب الجمعہ م]

---

(۵) اس جگہ نماز پڑھنے کی عام اجازت ہونا۔

[شامی: ۳/ ۲۵، باب الجمعہ م]

---

مسئلہ: جمعہ کی اذان سن کر تمام کاموں کو چھوڑ کر نماز کے لیے جانا واجب ہے۔ [شامی: ۳/ ۳۸، باب الجمعہ م]

| | | |
|---|---|---|
| نوٹ: سبق یاد ہو جانے پر اوپر باکس میں | ✔ ..... | کا نشان لگائیں |

سبق ۱۳۵

# اسلامی معلومات

## اسمائے ازواج مطہرات:

① ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

② ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا

③ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

④ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

⑤ ام المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

⑥ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

⑦ ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

⑧ ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا

⑨ ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

⑩ ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

⑪ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

# غنّہ کا بیان

ناک میں آواز لے جانے کو ”غنّہ“ کہتے ہیں۔

نون اور میم پر تشدید ہو، تو ایک الف کی مقدار غنّہ ہوگا۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| اَنَّ | سِنَّ | مَنَّ | هُنَّ |
| يَظُنُّ | جَهَنَّمَ | ثُمَّ | اُمِّ |
| عَمَّ | هَلُمَّ | مِمَّ | وَتَمَّتْ |

سبق ۱۳۷

## سواری پرسوار ہونے کی دعا

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

[مسلم: ۳۳۳۹، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات، جس نے اس سواری کو ہمارے قبضے میں دے دیا، ورنہ ہم اس کو اپنے قابو میں کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم کو ہمارے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

---

سبق ۱۳۸

## شفاعت

شفاعت کے معنی ہیں سفارش کرنا۔ قیامت کے دن نیک لوگوں کا بُرے لوگوں کے حق میں اللہ تعالیٰ کی اجازت سے سفارش کرنا حق ہے، اللہ تعالیٰ انبیا، اولیا، علما اور شہدا

وغیرہ کو گنہگاروں کے بارے میں سفارش کرنے کی اجازت دیں گے؛ بغیر اجازت کے کوئی سفارش نہ کر سکے گا۔
[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لصالح بن عبد العزیز: ۱/ ۲۰۵۔۲۰۶]

حضور ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے بعض لوگ ایک بڑی جماعت کی سفارش کریں گے، بعض ایک قبیلے کی، بعض چالیس آدمیوں کی اور کوئی ایک آدمی کی سفارش کرے گا۔
[ترمذی: ۲۴۴۰، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

مسلمانوں کے چھوٹے بچے جو بالغ ہونے سے پہلے مر جاتے ہیں، وہ بھی اپنے ماں باپ کی سفارش کریں گے اور قرآن کریم اور نیک اعمال بھی بعض لوگوں کی سفارش کریں گے، کفر و شرک کے علاوہ تمام گناہوں کی سفارش ہوگی، سب سے پہلے میدانِ حشر میں حضور ﷺ شفاعت کریں گے، اس کے بعد ہی دوسرے حضرات شفاعت کریں گے،

آپ ﷺ اپنی امت کے لیے متعدد بار شفاعت کریں گے اور اللہ تعالیٰ بخشتے رہیں گے؛ یہاں تک کہ ہر اس شخص کو جس نے سچے دل سے کلمۂ طیبہ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" کہا اور اسی پر اس کی موت آئی، تو اس کو بھی دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔ [ترمذی: ۲۴۴۱، عن عوف بن مالک رضی اللہ عنہ]

---

سبق ۱۳۹

## جمعہ کی نماز کا طریقہ

جمعہ کی نماز فرض ہے۔ یہ ظہر کے وقت میں ہی پڑھی جاتی ہے، اس میں دو رکعتیں ہیں۔ جمعہ کی نماز سے پہلے امام منبر پر بیٹھ جائے اور ان کے سامنے مؤذّن اذان کہے، اذان کے بعد امام نمازیوں کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو کر دو خطبے دے، پہلا خطبہ دینے کے بعد تھوڑی دیر خاموش بیٹھ جائے، پھر کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ دے، جب دوسرا خطبہ مکمل

ہوجائے، توامام منبر سے اُتر کر نماز پڑھانے کی جگہ کھڑا ہو جائے اور مؤذّن اقامت کہے، پھر اِمام صفیں درست کرانے کے بعد جمعہ کی دو فرض رکعتیں اسی طرح پڑھائے جس طرح ''جماعت کی نماز کے طریقے'' میں بتایا گیا ہے، جمعہ کی دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور سورۃ بلند آواز سے پڑھی جاتی ہے۔ [شامی:۶/ ۳۸۔۸۰، باب الجمعۃ]

سنت یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ''سورۂ اعلیٰ'' اور دوسری رکعت میں ''سورۂ غاشیہ'' پڑھیں۔

[شامی:۴/ ۱۸۸، باب صفۃ الصلاۃ، فصل فی القرأۃ]

---

مسئلہ: جب خطبہ ہو، تو خاموشی سے سننا واجب ہے، خطبہ کے وقت کسی سے بات کرنا یا کوئی اور کام کرنا منع ہے، حتیٰ کہ نماز پڑھنا بھی منع ہے۔

# سبق ۱۴۰ اسلامی معلومات

① آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۵۰ سال کی عمر کے بعد دوسری شادیاں کیں۔ [بخاری: ۳۸۹۶ عن ہشام عن ابیہ]

② ام المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کو غریبوں اور محتاجوں کی خبر گیری کی وجہ سے ''اُمُّ المساکین'' (محتاجوں کی ماں) کے لقب سے مشہور تھیں۔

[مستدرک حاکم: ۶۸۰۵ عن ابن شہاب]

③ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کمرے میں جس جگہ انتقال ہوا، وہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک بنائی گئی۔

④ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صرف دو بیویاں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا نے وفات پائیں۔

[مستدرک حاکم: ۶۸۰۶ عن قتادۃ رضی اللہ عنہ، سیرت ابن ہشام: ۱/۱۸۹]

# نون ساکن اور تنوین کا اظہار

نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف حلقی کے چھ ۶ حروف ”ء، ہ، ع، ح، غ، خ“ میں سے کوئی حرف آئے، تو نون ساکن یا تنوین کو بغیر غنہ کے ظاہر کر کے پڑھیں گے۔

| | | |
|---|---|---|
| طَيْرًا اَبَابِيْلَ | جُرُفٍ هَارٍ | يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا |
| نَارٌ حَامِيَةٌ | عَذَابٌ غَلِيْظٌ | عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ |
| مِنْ اَخِيْهِ | مِنْ هَادٍ | فَمَنْ عُفِيَ |
| وَمَنْ حَوْلَهٗ | مِنْ غَيْرِهٖ | لِمَنْ خَشِيَ |

طَيْرًا اَبَابِيْلَ: طا یا زبر طَ، را دو زبر رًا، طَيْرًا، ہمزہ زبر اَ، طَيْرًا اَ، با الف زبر بَا، طَيْرًا اَبَا، با یا زیر بِیْ، طَيْرًا اَبَابِیْ، لام زبر لَ = طَيْرًا اَبَابِيْلَ۔

سبق ۱۴۲

# جنت

جنت نہایت ہی آرام کی جگہ ہے، وہ ایمان والوں کے لیے تیار کی گئی ہے، اس میں ہر طرح کی نعمتیں ہوں گی، جو کبھی ختم نہ ہوں گی، سونے چاندی کی اینٹوں کے محلات ہوں گے، دودھ، شہد، صاف و شفاف پانی اور بہترین قسم کی پاکیزہ شراب کی نہریں ہوں گی، ہر قسم کے پھل پھول ہوں گے، بازار ہوں گے، جن میں جنتی ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے، ان کے دلوں میں بغض، کینہ اور حسد جیسی بُری عادتیں نہیں رہیں گی، وہ بھائی بھائی بن کر رہیں گے، وہ اس میں کھائیں گے، پییں گے، انھیں پیشاب و پاخانے کی حاجت نہ ہوگی، ایک خوشگوار ڈکار اور مُشک جیسا خوشبودار پسینہ آئے گا، جس سے معدہ خالی اور ہلکا ہو جائے گا، جو لوگ ایک بار جنت میں جائیں گے، پھر وہاں سے کبھی نہ نکالے

جائیں گے، وہ اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ قرآن میں ہے: اللہ نے مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں سے وعدہ کیا ہے ایسے باغات کا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ایسے پاکیزہ مکانات کا جو سدا بہار باغات میں ہوں گے۔ اور اللہ کی طرف سے خوشنودی تو سب سے بڑی چیز ہے (جو جنت والوں کو نصیب ہوگی) یہی تو زبردست کامیابی ہے۔ [سورۂ توبہ:۷۲]

جنت میں ایسی ایسی نعمتیں ہوں گی جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا، ان نعمتوں کے علاوہ خدا کے فضل وکرم سے جنتیوں کو دو ایسی نعمتیں ملیں گی، جو دنیا میں کسی انسان کو حاصل نہیں ہوسکتیں، ایک نعمت تو یہ ہے کہ وہاں جنّتی کی ہر خواہش اور تمنا پوری ہوگی اور دوسری جو سب سے بڑی نعمت ہے وہ یہ

کہ جنتیوں کو اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔

[ بخاری:۳۲۴۴؛ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ؛ سورۂ زخرف:۷۱، سورۂ یونس:۲۶ ]

جب تک اللہ تعالیٰ کی رحمت نہ ہو محض اپنے عمل سے کوئی جنت میں نہیں جائے گا، البتہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرما کر ان کے اعمال کے اعتبار سے جنت میں درجات عطا فرمائیں گے، جن میں سب سے اعلیٰ درجہ "جنت الفردوس" ہے۔

ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ جنت ابھی موجود ہے اور ہمیشہ کے لیے رہے گی، اس کے متعلق قرآن وحدیث میں بتائی ہوئی تمام باتیں سچی ہیں۔

[ شرح العقیدۃ الطحاویۃ لابن ابی العز:۱/۴۲۰؛ بخاری:۲۷۹۰، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ ]

---

سبق ۱۴۳

## عیدین کی نماز کا طریقہ

عیدین کی نماز عام نمازوں کی طرح پڑھی جاتی ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ اس میں چھ تکبریں زیادہ ہیں، تین

تکبیریں پہلی رکعت میں ثنا کے بعد کہی جاتی ہیں اور تین تکبیریں دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے کہی جاتی ہیں۔ عیدین کی نماز کی پوری ترتیب اس طرح ہے:

سب سے پہلے دل میں اس طرح نیت کرے کہ میں عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی دو رکعت نماز امام کے پیچھے اللہ کے لیے ادا کر رہا ہوں۔ اگر امام ہو، تو نماز پڑھانے کی نیت کرے۔ پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھائے اور "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے ہوئے ہاتھ باندھ لے۔ پھر ثنا پڑھے، اس کے بعد دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے ہوئے ہاتھ چھوڑ دے، پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے ہوئے ہاتھ چھوڑ دے، پھر تیسری مرتبہ دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے ہوئے باندھ لے، پھر امام تعوذ، تسمیہ، سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھے اور مقتدی خاموشی سے سنیں، پھر رکوع سجدہ

کرے، یہ ایک رکعت ہوئی۔

جب دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوں، تو امام تسمیہ، سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھے، مقتدی خاموشی سے سنیں۔ سورۃ پڑھنے کے بعد "اَللّٰہُ أَکْبَرُ" کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور چھوڑ دے، اسی طرح دوسری اور تیسری مرتبہ "اَللّٰہُ أَکْبَرُ" کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور چھوڑ دے، پھر چوتھی مرتبہ بغیر ہاتھ اٹھائے "اَللّٰہُ أَکْبَرُ" کہتے ہوئے رکوع میں چلا جائے، بقیہ نماز عام نمازوں کی طرح مکمل کرے، اور دعا مانگے، پھر امام دو خطبے دے اور خطبے میں تکبیر تشریق زیادہ پڑھے، پہلے خطبے کے شروع میں نو مرتبہ اور دوسرے خطبے کے شروع میں سات مرتبہ مسلسل تکبیر پڑھنا مستحب ہے، مقتدی اطمینان سے خطبہ سنیں، خطبہ سننا واجب ہے۔ [شامی: ۶/ ۱۵۸، ۱۶۸، باب العیدین]

## تکبیر تشریق:

اَللّٰہُ أَکْبَرُ اَللّٰہُ أَکْبَرُ لَآ إِلٰـہَ إِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ أَکْبَرُ اَللّٰہُ أَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

یہ تکبیر نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں ذی الحجہ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد مرد عورت سب پر ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے، مرد بلند آواز سے پڑھیں گے اور عورتیں آہستہ پڑھیں گی۔

[ شامی: ۶/ ۱۷۵، ۱۸۲، باب العیدین ]

سبق ۱۴۴

## نمازِ جنازہ کی مسنون دعائیں

### بالغ مرد یا عورت کا جنازہ ہو، تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَأُنْثَانَا، اَللّٰھُمَّ مَنْ أَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَأَحْیِہٖ

عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ

عَلَى الْإِيْمَانِ [ترمذی:۱۰۲۴، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اے اللہ! تُو ہمارے زندوں کو اور ہمارے مُردوں کو، ہمارے موجود لوگوں کو اور ہمارے غیر موجود لوگوں کو، ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو، نیز ہمارے مَردوں کو اور ہماری عورتوں کو بخش دے، اے اللہ! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے اُسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے تو موت دے اسے ایمان پر موت دے۔

## بچے کا جنازہ ہو، تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا أَجْرًا

وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا

[البحر الرائق:۲/ ۱۹۸، کتاب الجنائز]

ترجمہ: اے اللہ! تُو اس بچے کو ہمارے لیے پہلے سے جا کر انتظام کرنے والا اور ثواب کا ذریعہ اور ذخیرہ بنا، اور اس کو ہمارے حق میں سفارش کرنے والا بنا اور اس کی سفارش قبول فرما۔

---

## بچی کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا أَجْرًا

وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً

ترجمہ: اے اللہ! تُو اس بچی کو ہمارے لیے پہلے سے جا کر انتظام کرنے والی بنا اور اس کو ہمارے لیے ثواب کا ذریعہ اور ذخیرہ بنا اور اس کو ہمارے حق میں سفارش کرنے والی بنا اور اس کی سفارش قبول فرما۔

# اسلامی معلومات

(۱) سورۂ علق کی ابتدائی ۵/ آیتیں قرآن کریم کی سب سے پہلے نازل ہونے والی آیتیں ہیں۔

[بخاری: ۴۹۵۳ عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

---

(۲) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو صاحبزادیاں: حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہما یکے بعد دیگرے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں رہیں؛ اسی وجہ سے ان کو ''ذو النورین'' کہا جاتا ہے۔ [سیرت ابن کثیر: ۵۷۹/۴]

---

(۳) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اس امت میں سب سے پہلے شخص ہیں جنھوں نے اپنی اہلیہ کے ساتھ ہجرت فرمائی۔

[مستدرک حاکم: ۶۸۴۹ عن سعد رضی اللہ عنہ]

نورانی قاعدہ

سبق ۱۴۶

# نون ساکن اور تنوین کا اخفا

نون ساکن یا تنوین کے بعد اخفا کے پندرہ حروف "ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ف، ق، ك" میں سے کوئی حرف آئے تو نون ساکن اور تنوین کی آواز کو ناک میں ایک الف کے برابر چھپا کر پڑھیں گے۔

| | | |
|---|---|---|
| اَنْتَ مُنْذِرٌ | مَنْ ثَقُلَتْ | فَاَنْجَيْنٰهُمْ |
| مَنْ دَخَلَهٗ | وَاَنْذِرْهُمْ | اَنْزَلْنَا |
| عَنْ سَبِيْلِهٖ | مِنْ شَيْءٍ | تُنْصَرُوْنَ |
| عَنْ ضَيْفِ | مِنْ طِيْنٍ | يَنْظُرُوْنَ |
| خَالِدًا فِيْهَا | لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ | كِرَامًا كَاتِبِيْنَ |

اَنْتَ مُنْذِرٌ : ہمزہ نون زبر اَنْ، تا زبر تَ، اَنْتَ، میم نون پیش مُنْ، اَنْتَ مُنْ، ذال زیر ذِ، اَنْتَ مُنْذِ، را پیش رٌ = اَنْتَ مُنْذِرٌ۔

| | | |
|---|---|---|
| نوٹ: سبق یاد ہو جانے پر اوپر باکس میں | ✓ ..... | کا نشان لگائیں |

سبق ۱۴۷

## مریض کی عیادت کی دعا

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ

[بخاری: ۵۶۶۲، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: کوئی گھبرانے کی بات نہیں، ان شاء اللہ یہ بیماری تمہارے گناہوں کو ختم کر دے گی۔

---

سبق ۱۴۸

## جہنم

جہنم نہایت ہی تکلیف کی جگہ ہے، وہ کافروں اور مشرکوں کے لیے تیار کی گئی ہے، اس میں ہر طرح کے عذاب ہوں گے، آگ کے مکان اور بستر ہوں گے، آگ کی ہتھکڑیاں اور زنجیریں ہوں گی، بڑے بڑے سانپ اور بچھو ہوں گے، جو جہنمیوں کو ڈستے رہیں گے، کھانے کے لیے زَقُّوم (جہنم کا ایک کانٹے دار درخت) ہوگا، پینے کے لیے پیپ اور کھولتا ہوا پانی ہوگا، جو آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا، جہنم کی دہکتی ہوئی آگ ہوگی، جو ان کو جلاتی رہے گی،

آگ سے اتنے بڑے بڑے شعلے اٹھیں گے، جو عالی شان محل کے برابر ہوں گے، جب بھی جہنمیوں کے بدن کی کھال جل کر راکھ ہو جائے گی، تو اس کی جگہ دوسری کھال بدل دی جائے گی، ہر گھڑی اللہ تعالیٰ کا عذاب ان کے لیے سخت ہوتا جائے گا، عذاب کا ایک لمحہ عمر بھر کے عیش وراحت کو بھلا دے گا، نہ ان کا عذاب ہلکا ہوگا اور نہ ان کو کوئی مہلت دی جائے گی، وہ موت مانگیں گے، تو ان کو موت نہ آئے گی، ہمیشہ ہمیش کے لیے وہ دوزخ میں رہیں گے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اور جن لوگوں نے کفر کی روش اپنالی ہے، ان کے لیے دوزخ کی آگ ہے، نہ تو ان کا کام تمام کیا جائے گا کہ وہ مر ہی جائیں اور نہ ان سے دوزخ کا عذاب ہلکا کیا جائے گا۔ ہر ناشکرے کافر کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔
[سورۂ فاطر:۳۶]

جہنم میں سب سے کم درجے کا عذاب یہ ہوگا کہ جہنمی کو

آگ کی جوتیاں یا آگ کے دو تسمے پہنائے جائیں گے، جس کی وجہ سے اس کا دماغ ہانڈی کی طرح اُبلے گا، وہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ عذاب اسی کو ہو رہا ہے۔ جس جہنمی کے دل میں ذرّہ برابر ایمان ہوگا، وہ اپنے گناہ کے بقدر عذاب چکھ کر یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے جہنم سے چھٹکارا پالے گا۔

[بخاری: ۶۵۶۲، عن نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما؛ بخاری: ۷۵۱۰، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ]

جہنم میں بھی الگ الگ درجے ہیں، ان میں مختلف قسم کا عذاب ہوگا، مجرم لوگ اپنے اپنے گناہوں کے موافق ان میں داخل کیے جائیں گے، جو بھی جہنم میں داخل ہوگا، وہ محض اللہ تعالیٰ کے عدل وانصاف سے داخل ہوگا، کسی پر ذرّہ برابر ظلم نہ کیا جائے گا۔

ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ جہنم ابھی موجود ہے اور ہمیشہ کے لیے رہے گی، اس کے متعلق قرآن وحدیث میں بتائی ہوئی تمام باتیں سچی ہیں۔

[عمدۃ القاری: ۱۳۵/۲۷؛ شرح العقیدۃ الطحاویۃ لابن ابی العز: ۴۲۰/۱]

سبق ۱۴۹

# نوافل کی فضیلت واہمیت

نماز تمام عبادتوں میں سب سے افضل عبادت ہے، نماز گناہوں اور برے کاموں سے روکتی ہے، دل کو سکون عطا کرتی ہے، چہرے کو رونق بخشتی ہے، نماز سے گناہ معاف ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل ہوتی ہے اور اس سے انسان کا مقام و مرتبہ بلند ہوتا ہے؛ حتیٰ کہ وہ اللہ کا محبوب بن جاتا ہے۔

ہمارے نبی ﷺ کو جس قدر مزہ، لطف اور سکون نماز پڑھنے میں آتا تھا، اتنا کسی اور چیز میں نہ آتا تھا۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ [نسائی: ۳۹۴۰، عن انس رضی اللہ عنہ]

لہٰذا نماز کا خوب اہتمام کرنا چاہیے اور جتنا ممکن ہو زیادہ سے زیادہ پڑھنا چاہیے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

نماز بہترین عبادت ہے؛ اس لیے نماز جتنا زیادہ پڑھ سکو ضرور پڑھو۔ [معجم کبیر: ۲۶۲، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

## فرض نمازوں سے پہلے اور بعد کی سنتوں کی فضیلت

سنتوں کی پابندی کی حدیثوں میں بڑی فضیلتیں بیان کی گئی ہیں۔ ایک حدیث میں ہے: جو شخص (فرائض کے علاوہ) بارہ رکعت سنتیں پڑھنے کی پابندی کرتا ہے، اللہ تعالی اس کے لیے جنت میں محل بناتے ہیں؛ چار رکعت ظہر سے پہلے، دو رکعت ظہر کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشا کے بعد اور دو رکعت فجر سے پہلے۔ [نسائی: ۱۷۹۵، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

عصر سے پہلے چار رکعت سنت پڑھنے والے کے حق میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر اپنی رحمت نازل فرمائے، جو عصر سے پہلے چار رکعت سنت پڑھے۔ [ابوداؤد: ۱۲۷۱، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ]

مسئلہ: اگر فجر کی جماعت کھڑی ہو چکی ہو اور ایک رکعت ملنے کی امید ہو، تو فجر کی سنت صحن میں ادا کرلے اور اگر ایک رکعت ملنے کی امید نہ ہو، تو سنت چھوڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے۔

[شامی: ۵/۲۸۱، باب ادراک الفریضۃ]

---

مسئلہ: اگر ظہر سے پہلے والی چار سنتیں فرض سے پہلے نہ پڑھ سکے، تو فرض کے بعد پہلے دو رکعت سنت مؤکدہ پڑھے، اس کے بعد پہلے کی چھوٹی ہوئی سنتیں ادا کرے۔ [شامی: ۵/۲۸۱، باب ادراک الفریضۃ]

---

## فرض نماز کے بعد نفل کی اہمیت

فتح خیبر کے موقع پر ایک صحابی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے آج کی تجارت میں تمام لوگوں سے زیادہ نفع ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے تعجب سے پوچھا کہ کتنا نفع ہوا! انھوں نے کہا: تین سو اوقیہ چاندی (تقریباً تین ہزار تولہ چاندی)۔ رسول اللہ ﷺ

نے ارشاد فرمایا: میں تمھیں بہترین نفع حاصل کرنے والا شخص بتلاتا ہوں، انھوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! وہ نفع کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: فرض نماز کے بعد دو رکعت نفل۔

[ابوداؤد: ۲۷۸۵، عن رجل من اصحاب النبی رضی اللہ عنہ]

نوافل کا ذخیرہ جمع کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ فرض نمازوں کے بعد نوافل پڑھنے کی عادت بنالے، آدمی جب کام کاج چھوڑ کر فرض نماز کے لیے مسجد آتا ہی ہے اور وضو کر کے فرض نماز ادا کرتا ہی ہے، تو اب ذرا سا رک کر چند رکعات نفل ادا کرلے، تو تھوڑے سے وقت میں اس کے پاس نوافل کا بڑا ذخیرہ جمع ہو جائے گا۔

---

مسئلہ: اگر کوئی شخص نفل یا سنت نماز شروع کرنے کے بعد کسی وجہ سے توڑ دے، تو بعد میں اس کا ادا کرنا واجب ہے۔

[شامی: ۵/۱۹۹، باب الوتر والنوافل]

سبق ۱۵۰

# اسلامی معلومات

① آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معراج کا سفر جس سواری سے کیا، اسے ''بُراق'' کہا جاتا ہے۔

[بخاری: ۳۸۸۷ عن مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہما]

② معراج کے سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد اقصی میں انبیائے کرام علیہم السلام کی امامت فرمائی۔

[سیرت ابن ہشام: ۱/ ۳۹۸]

③ معراج کے سفر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے امت محمدیہ کو سلام کہلوایا تھا۔

④ سفرِ معراج میں مسلمانوں پر دن بھر میں ۵۰/ نمازیں فرض کی گئیں؛ لیکن وہ کم کر کے پانچ کر دی گئیں؛ مگر ان کا ثواب ۵۰/ نمازوں کے برابر ہی رکھا گیا۔

[بخاری: ۳۸۸۷ عن مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہما]

| | | |
|---|---|---|
| نوٹ: سبق یاد ہو جانے پر اوپر باکس میں | ✓...... | کا نشان لگائیں |

سبق ۱۵۱

# روزہ

## روزہ کس پر فرض ہے؟

رمضان شریف کے روزے ہر مسلمان عاقل، بالغ، مرد و عورت پر فرض ہیں۔ (ان کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور بلا عذر چھوڑنے والا سخت گنہگار اور فاسق ہے)۔

اگرچہ نابالغ پر روزہ فرض نہیں، لیکن عادت ڈالنے کے لیے بالغ ہونے سے پہلے ہی سے روزہ رکھوانے اور نماز پڑھوانے کا حکم ہے۔

## وہ مجبوریاں جن سے روزہ نہ رکھنا جائز ہو جاتا ہے

(۱) شرعی مسافر کے لیے حالتِ سفر میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے، لیکن اگر سفر میں مشقّت نہ ہو تو روزہ رکھنا بہتر ہے۔

[شامی: ۷/ ۴۸۸، فصل فی العوارض المبیحہ]

(۲) مرض یعنی ایسی بیماری کہ جس کی وجہ سے روزہ رکھنے کی

طاقت نہ ہو یا بیماری کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو۔

[شامی: ۷/ ۴۸۸، فصل فی العوارض المبیحہ]

---

③ بہت زیادہ کمزور ہونا۔ [شامی: ۷/ ۴۸۹، فصل فی العوارض المبیحہ]

---

④ حاملہ ہونا، جب کہ عورت کو یا حمل کو روزہ سے نقصان پہنچنے کا غالب گمان ہو۔ [شامی: ۷/ ۴۸۸، فصل فی العوارض المبیحہ]

---

⑤ دودھ پلانا، جب کہ دودھ پلانے والی کو یا بچے کو روزہ سے نقصان پہنچتا ہو۔ [شامی: ۷/ ۴۸۸، فصل فی العوارض المبیحہ]

---

⑥ روزہ کی وجہ سے اس قدر بھوک یا پیاس کا غلبہ ہو کہ جان نکل جانے کا اندیشہ ہو جائے۔ [شامی: ۷/۴۸۸، فصل فی العوارض المبیحہ]

---

⑦ عورتوں کے لیے حالتِ حیض اور حالت نفاس میں روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔

نوٹ: ان مجبوریوں کے ختم ہو جانے کے بعد تمام چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا فرض ہے۔

سبق ۱۵۲

## روزہ کی نیت

نیت کرنا روزہ کے شرائط میں سے ہے۔ اگر بغیر نیت کیے ہوئے دن بھر بھوکا پیاسا رہا تو روزہ نہیں ہوگا۔

[شامی: ۷/۳۴۱، کتاب الصوم]

## نیت کے مسائل

○ رمضان المبارک، سنت اور نفل روزوں کی نیت دن کا آدھا وقت گزرنے سے پہلے پہلے تک کر سکتے ہیں۔ آدھے دن سے مراد صبح صادق سے غروب آفتاب تک کا آدھا ہے نہ کہ طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک کا آدھا) مثلاً صبح صادق سے غروب تک چودہ گھنٹے کا وقت ہے تو سات گھنٹے کے اندر اندر نیت کر لے، لیکن رمضان کا قضا روزہ، کفارہ کے روزوں میں صبح صادق سے پہلے نیت کرنا ضروری ہے۔

[شامی: ۷/۳۳۲، کتاب الصوم]

## سحری

اخیر رات میں صبح صادق سے پہلے کچھ کھانے پینے کو سحری کہتے ہیں، سحری کا کھانا سنّت ہے اور اس کا بہت ثواب ہے، بھوک نہ ہو تو ایک دو لقمے ہی کھا لینا چاہیے۔ حدیث شریف میں ہے کہ صبح صادق سے پہلے سحری کرلیا کرو کیوں کہ اس میں اجر بہت زیادہ ہے۔ [فتاوی ہندیہ:۱/۲۰۰، الباب الثالث فیما یکرہ للصائم ومالا یکرہ]

---

سبق ۱۵۳

## روزہ کے مکروہات

(۱) ربر یا اس جیسی کوئی چیز چبانا یا کوئی اور چیز منہ میں ڈالے رکھنا۔

[فتاوی ہندیہ:۱/۱۹۹، الباب الثالث فیما یکرہ للصائم ومالا یکرہ]

---

(۲) کوئی چیز چکھنا، مگر جس عورت کا شوہر بدمزاج ہو اسے زبان کی نوک سے سالن کا نمک چکھ کر تھوک دینا جائز ہے۔

[فتاوی ہندیہ:۱/۱۹۹، الباب الثالث فیما یکرہ للصائم ومالا یکرہ]

③ کلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا۔

[ فتاوی ہندیہ:۱/ ۱۹۹ ، الباب الثالث فیھا یکرہ للصائم ومالا یکرہ ]

④ منہ میں بہت سارا تھوک جمع کر کے نگلنا۔

[ فتاوی ہندیہ:۱/ ۱۹۹ ، الباب الثالث فیھا یکرہ للصائم ومالا یکرہ ]

⑤ روزہ کی حالت میں ناپاک رہنا۔

[ فتاوی ہندیہ:۱/ ۲۰۰ ، الباب الثالث فیھا یکرہ للصائم ومالا یکرہ ]

⑥ ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنا، کوئلہ یا منجن دانتوں میں ملنا یا عورت کا اس طرح ہونٹوں پر سرخی لگانا کہ اس کے پیٹ میں چلے جانے کا اندیشہ ہو۔

## وہ چیزیں جن سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا

① سرمہ لگانا۔ [ شامی: ۷/ ۳۹۵، باب مایفسد الصوم ]

② بدن پر تیل ملنا یا سر میں تیل ڈالنا۔ [ شامی: ۷/ ۳۹۵، باب مایفسد الصوم ]

③ ٹھنڈک کے لیے غسل کرنا۔ [ شامی: ۷/ ۴۸، باب مایفسد الصوم ]

④ مسواک کرنا اگرچہ تازی یا تر شاخ کی ہو۔

[شامی: ۷/۴۸۱، باب مایفسد الصوم]

⑤ خوشبو لگانا یا سونگھنا۔ [شامی: ۷/۴۷۴، باب مایفسد الصوم]

⑥ بھولے سے کچھ کھا پی لینا۔ [شامی: ۷/۳۹۰، باب مایفسد الصوم]

⑦ خود بخود بلا قصد قے ہو جانا، کم ہو یا زیادہ ایک مرتبہ ہو یا تھوڑی تھوڑی کئی مرتبہ ہو۔ [شامی: ۷/۴۱۶، باب مایفسد الصوم]

⑧ اپنا تھوک نگلنا۔ [شامی: ۷/۴۱۳، باب مایفسد الصوم]

⑨ بلا قصد مکھی یا دھوئیں کا حلق سے اتر جانا۔

[شامی: ۷/۳۹۴، باب مایفسد الصوم]

ان تمام چیزوں سے روزہ نہ ٹوٹتا ہے اور نہ ہی مکروہ ہوتا ہے۔

سبق ۱۵۴

## روزہ کے مفسدات

مفسدات یعنی روزہ کو توڑنے والی چیزیں۔

مفسدات کی دو قسمیں ہیں:

(۱) وہ جن سے صرف قضا واجب ہوتی ہے۔

(۲) وہ جن سے قضا اور کفّارہ دونوں واجب ہوتے ہیں۔

## وہ چیزیں جن سے صرف قضا واجب ہوتی ہے

(۱) کسی نے زبردستی روزہ دار کے منہ میں کوئی چیز ڈال دی اور وہ حلق سے نیچے اتر گئی۔ [شامی: ۷/ ۴۱۵، باب مایفسد الصوم]

(۲) روزہ یاد تھا اور کلّی کرتے وقت بلا قصد حلق میں پانی چلا گیا۔ [شامی: ۷/ ۴۱۵، باب مایفسد الصوم]

(۳) قے آئی اور قصداً لوٹالی (اور اگر خود لوٹ جائے تو روزہ نہ ٹوٹے گا۔) [شامی: ۷/ ۴۶۱، باب مایفسد الصوم]

(۴) قصداً منہ بھر کے قے کرنا۔ [شامی: ۷/ ۴۶۱، باب مایفسد الصوم]

(۵) کنکری یا گٹھلی یا کوئی بے مزہ چیز قصداً نگل لینا۔ [شامی: ۷/ ۴۲۴، باب مایفسد الصوم]

(٦) دانتوں میں رہ گئی کوئی چیز زبان سے نکال کر نگل لینا، اگر وہ نکالی ہوئی چیز چنے کے دانے کے برابر ہے تو روزہ ٹوٹ گیا۔ اور اگر اس سے کم ہے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، لیکن اگر یہی چنے کی مقدار سے کم چیز منہ سے باہر نکالا اور پھر منہ میں ڈال کر نگل لیا تو اس چھوٹی سی چیز کے نگلنے سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔ [شامی: ۷/۴۶۶، باب ما یفسد الصوم]

---

(۷) کان یا ناک میں تیل یا دوائی ڈالنا۔ [شامی: ۷/۴۲۱، باب ما یفسد الصوم]

---

(۸) ناک کے ذریعہ کسی چیز کو اس طرح اندر لینا کہ وہ چیز دماغ یا پیٹ تک پہنچ جائے جیسے چھینکنی یا نسوار وغیرہ کو ناک سے چڑھانا۔ [شامی: ۷/۴۲۱، باب ما یفسد الصوم]

---

(۹) دانت سے نکلنے والا خون حلق سے نیچے چلا جائے تو اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر خون کا ذائقہ حلق میں محسوس ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اگر ذائقہ محسوس نہ ہو لیکن خون اور

تھوک برابر ہو تو خون غالب ہو تب بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔ [شامی: ۷/۳۹۸، باب مایفسد الصوم]

---

(۱۰) یہ سمجھ کر کہ ابھی صبح صادق نہیں ہوئی سحری کھالی پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تھی تو روزہ نہیں ہوا۔
[شامی: ۷/۴۳۹، باب مایفسد الصوم]

---

(۱۱) بادل یا غبار کی وجہ سے سورج کا غروب ہونا معلوم نہ ہو سکا اور یہ خیال کر کے کہ سورج غروب ہو چکا افطار کر لیا پھر معلوم ہوا کہ ابھی دن باقی ہے۔ [شامی: ۷/۴۳۹، باب مایفسد الصوم]

---

## جن صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں

(۱) رمضان شریف کے مہینے میں روزہ رکھ کر ایسی کوئی چیز جو غذا یا دوا یا لذت کے طور پر استعمال کی جاتی ہے قصداً کھا پی لی۔ [شامی: ۷/۴۴۸، باب مایفسد الصوم]

---

(۲) قصداً صحبت کرنا۔ [شامی: ۷/۴۴۹، باب مایفسد الصوم]

نوٹ: ○ کفارہ صرف رمضان شریف کے ادا روزے توڑنے سے واجب ہوتا ہے۔

○ رمضان کے ادا روزوں کے سوا اور کسی روزے کے توڑنے سے چاہے وہ رمضان کی قضا کے روزے ہوں کفارہ واجب نہیں ہوتا۔ [شامی: ۷/۴۳۳، باب مایفسد الصوم]

○ رمضان شریف کے مہینے میں اگر کسی کا روزہ ٹوٹ جائے تو پھر اس کے لیے ضروری ہے کہ شام تک کھانے پینے وغیرہ سے رکا رہے، اسی طرح اگر مسافر دن میں گھر آجائے یا نابالغ لڑکا یا لڑکی بالغ ہو جائے یا عذر والی عورت کا عذر ختم ہو جائے یا پاگل ٹھیک ہو جائے تو ان لوگوں کو بھی دن کے باقی حصہ میں شام تک روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔

[فتاوی ہندیہ: ۱/۲۱۴، المتفرقات]

| | | |
|---|---|---|
| نوٹ: سبق یاد ہو جانے پر اوپر باکس میں | ✔..... | کا نشان لگائیں |

## روزہ کی قضا کے مسائل

① بلا عذر رمضان کے روزے نہیں رکھے۔

[ مراقی الفلاح:١/ ٢٥٨، فصل فی العواض ]

② کسی عذر کی وجہ سے رمضان المبارک کے کچھ روزے چھوٹ گئے۔

[ مراقی الفلاح:١/ ٢٥٨، فصل فی العواض ]

③ روزہ رکھ کر کسی عذر کی وجہ سے توڑ دیا یا ٹوٹ گیا تو ان روزوں کی قضا رکھنا فرض ہے۔

[ مراقی الفلاح:١/ ٢٥٨، فصل فی العواض ]

سبق ١٥٥

## زکاۃ

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے مال کی ایک مقررہ مقدار کسی مستحق مسلمان کو مالک بنا کر دے دینے کا نام ''زکاۃ'' ہے۔

[ شامی:٦/ ٤٤٥، کتاب الزکاۃ ]

**فضیلت** زکاۃ ادا کرنے سے مال کی حفاظت ہوتی ہے اور مال کی برائیوں اور اس کے فتنوں سے آدمی محفوظ ہو جاتا ہے، حدیث شریف میں ہے: جس شخص نے اپنے مال کی زکاۃ ادا کی وہ مال کے شر (برائی) سے محفوظ ہو گیا۔ [طبرانی اوسط: ۱۵۷۹، عن جابر رضی اللہ عنہ]

زکاۃ ادا نہ کرنے پر قرآن و حدیث میں بہت ہی سخت سزائیں بیان کی گئی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اس کی زکاۃ ادا نہیں کرتے، قیامت کے دن ان کا یہ مال ایک بہت ہی زہریلے اور گنجے سانپ کی شکل میں سامنے آئے گا اور ان کی گردن سے لپٹ جائے گا اور ان کے جبڑوں کو نوچ نوچ کر کہے گا: میں تمھارا جمع کیا ہوا مال ہوں، میں تمھارا خزانہ ہوں۔ [بخاری: ۴۱۰۳، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

**زکاۃ کا حکم** زکاۃ دینا فرض ہے، قرآن مجید اور احادیث سے اس کی فرضیت ثابت ہے، جو شخص اس کی فرضیت کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ اور جو شخص مالدار ہوتے ہوئے زکاۃ ادا نہ کرے وہ سخت گنہگار ہے۔ [فتاویٰ ہندیہ: ۱/۱۷۰، کتاب الزکاۃ]

## زکاۃ فرض ہونے کی شرطیں

① مسلمان ہونا۔ ② آزاد ہونا۔ ③ عاقل ہونا۔

④ بالغ ہونا۔ ⑤ نصاب کے بقدر مال کا مالک ہونا۔

⑥ نصاب کا بنیادی ضرورتوں اور قرض سے خالی ہونا۔ (صاحب نصاب پر اتنا قرض نہ ہو کہ قرض ادا کرنے کی صورت میں نصاب کے بقدر مال باقی نہ رہے)۔

⑦ نصاب پر قمری (اسلامی) سال کا گذر جانا۔

**بنیادی ضرورت** رہنے کا مکان، پہننے کے کپڑے، گھر کا ساز وسامان اور استعمال کی سواری (گاڑی) انسان کی بنیادی ضرورتوں میں داخل ہیں۔ [شامی:۶/۴۵۲-۴۵۵، کتاب الزکاۃ]

سبق ۱۵۶

## کس مال میں زکاۃ فرض ہے؟

(۱) سونا۔ (۲) چاندی۔ (۳) روپے پیسے۔

(۴) مالِ تجارت۔ (ہر وہ چیز جسے بیچنے کے ارادے سے خریدا ہو)۔

(۵) زمین کی پیداوار۔ (۶) مویشی (پالتو جانور)۔

## زکاۃ کا نصاب

جن مالوں میں زکاۃ فرض ہے، شریعت نے ان کی خاص خاص مقدار مقرر کردی ہے؛ مال کی اسی خاص مقدار کو "نصاب" کہتے ہیں۔ جب نصاب کی مقدار کسی کے پاس پوری ہو جائے، تو اس پر زکاۃ فرض ہو جاتی ہے اور ایسے شخص کو "صاحبِ نصاب"

کہتے ہیں۔

① **سونے کا نصاب:** ۸۷/ گرام ۴۸۰ / ملی گرام ہے۔

[شامی: ۶۸/۷، باب زکاۃ المال، احسن الفتاویٰ: ۲۵۴/۴]

② **چاندی کا نصاب:** ۶۱۲/ گرام ۳۶۰ / ملی گرام ہے۔

[شامی: ۶۸/۷، باب زکاۃ المال، احسن الفتاویٰ: ۲۵۴/۴]

③ **روپے پیسے کا نصاب:** روپیہ پیسہ؛ سونا یا چاندی میں سے کسی ایک کے نصاب کی قیمت کے برابر ہو۔

[شامی: ۸۱/۷، باب زکاۃ المال]

④ **مالِ تجارت کا نصاب:** مالِ تجارت؛ سونا یا چاندی میں سے کسی ایک کے نصاب کی قیمت کے برابر ہو۔

[شامی: ۷۵/۷، باب زکاۃ المال]

**تنبیہ** آج کل چاندی کی قیمت سونے کے مقابلے میں کئی گنا کم ہونے کی وجہ سے چاندی کا نصاب جلد پورا ہو جاتا ہے، اس لیے چاندی کے نصاب کی قیمت دیکھی جاتی ہے۔

**زکاۃ کی مقدار** سونا، چاندی، روپیہ پیسہ اور مالِ تجارت کی زکاۃ میں پورے مال کا چالیسواں حصہ (ڈھائی فی صد) دینا فرض ہے۔

---

۵ **زمین کی پیداوار:** زمین کی پیداوار جتنی مقدار میں بھی ہو اس میں دسواں حصہ (دس فیصد) زکاۃ ہے جس کو "عُشر" کہا جاتا ہے۔

---

٦ **مویشی:** مویشی میں سے بکری، گائے، بیل، اونٹ وغیرہ میں زکاۃ فرض ہونے کے مختلف نصاب شریعت نے مقرر کیے ہیں اور ان میں زکاۃ کی مقدار بھی مختلف رکھی ہے۔ معتبر کتابوں اور علمائے کرام سے معلوم کریں۔

[شامی: ۵/۷، باب زکاۃ المال]

---

## نصاب کے بارے میں چند ضروری مسائل

١ اگر کسی کے پاس سونا اور چاندی دونوں ہوں، لیکن کسی ایک کا نصاب پورا نہ ہو، تو دونوں کو ملا کر قیمت لگائی جائے گی،

اگر دونوں کی قیمت مل کر سونے یا چاندی میں سے کسی ایک کے نصاب کو پہنچ جائے، تو زکاۃ فرض ہو جائے گی۔

[شامی: ۸۹/۷، باب زکاۃ المال]

---

(۲) زکاۃ ادا کرتے وقت یا زکاۃ کا مال الگ کرتے وقت زکاۃ کی نیت ضروری ہے، یعنی دل میں ارادہ ہو کہ زکاۃ نکال رہا ہوں۔ بغیر نیت کے زکاۃ ادا نہ ہوگی، ہاں البتہ کسی کو زکاۃ کہہ کر دینا ضروری نہیں، بلکہ ہدیہ کہہ کر دے تو بھی زکاۃ ادا ہو جائے گی۔

[شامی: ۴۸۹/۶، کتاب الزکاۃ]

---

(۳) زکاۃ میں سونا، چاندی، تجارتی مال، یا ان کی قیمت سے کپڑا، غلہ یا کوئی اور سامان خرید کر دینا بھی جائز ہے۔

[فتاویٰ دار العلوم: ۲۱۵/۶]

---

(۴) مکان، دوکان، کارخانہ، برتن، کپڑے، کتابیں، فرنیچر، سلائی مشین، گاڑی، کرایہ پر دی جانی والی چیزیں، صنعتی آلات

اور وہ مشینیں جو سامان تیار کرتی ہیں اور خود باقی رہتی ہیں چاہے کتنی ہی قیمت کے ہوں؛ ان پر زکاۃ فرض نہیں ہے۔ البتہ اگر ان میں سے کوئی بھی چیز تجارت کی ہے، تو اس پر زکاۃ فرض ہے۔ [شامی: ۶/۱۷۴، کتاب الزکاۃ]

---

⑤ سونے چاندی کی بنی ہوئی تمام چیزوں پر زکاۃ فرض ہے۔ جیسے سونے چاندی کے زیورات، برتن، سکے، تمغے (میڈل) وغیرہ۔ [شامی: ۶/۷۷، باب زکاۃ المال]

---

⑥ تجارت کی غرض سے جو بھی چیز خریدی جائے اس پر زکاۃ فرض ہے، خواہ وہ زمین ہو یا کوئی اور سامان، اس لیے زکاۃ نکالتے وقت دکان میں جتنی چیزیں بیچنے کی ہوں ان سب کی قیمت کا حساب لگا کر زکاۃ نکالنا فرض ہے۔

[بدائع الصنائع: ۲/۲۰، کتاب الزکاۃ]

| | | |
|---|---|---|
| نوٹ: سبق یاد ہو جانے پر اوپر باکس میں | ✔ ..... | کا نشان لگائیں |

سبق ۱۵۷

## زکاۃ ادا کرنا کب فرض ہے؟

زکاۃ کا جو نصاب شریعت نے مقرر کیا ہے اس کے مالک ہونے کے بعد قمری (اسلامی) تاریخ کے اعتبار سے جس تاریخ کو ایک سال مکمل ہو جائے اس تاریخ کو زکاۃ کی ادائیگی فرض ہو جاتی ہے۔

زکاۃ کی ادائیگی کے لیے شریعت میں رمضان کا مہینہ متعین نہیں ہے، بلکہ ہر آدمی کے لیے زکاۃ کا مہینہ اور تاریخ الگ الگ ہے، جس شخص کے پاس قمری (اسلامی) مہینے کی جس تاریخ میں نصاب کے بقدر مال آئے، اس کے لیے ہمیشہ وہی تاریخ زکاۃ کے حساب کے لیے متعین رہے گی۔ لہٰذا وہ شخص اسی تاریخ میں زکاۃ ادا کرنے کا اہتمام کرے، رمضان کا انتظار نہ کرے، تاخیر کرنا بری بات ہے۔

[شامی: ۶/۴۸۵، ۴۹۷ کتاب الزکاۃ]

مثلاً کوئی شخص ۲ رصفر ۱۴۳۱ھ کو پہلی بار نصابِ زکوٰۃ کا مالک ہوا، سال کے درمیان مال گھٹتا بڑھتا رہا لیکن اگلے سال ۲ رصفر ۱۴۳۲ھ کو اس کے پاس نصاب کے بقدر یا اس سے زیادہ مال موجود ہے تو اس شخص پر اپنی ملکیت میں موجود سونا، چاندی، نقد رقم، بینک میں محفوظ رقم، تجارتی پلاٹ اور دوکان میں موجود تجارتی سامان؛ سب کی مجموعی قیمت جوڑ کر ڈھائی فی صد کے لحاظ سے زکاۃ ادا کرنا فرض ہے۔ [شامی: ۷/۴۰، ۴۶، باب زکاۃ الغنم]

## زکاۃ ادا کرنے کے بارے میں متفرق مسائل

(۱) اگر صاحبِ نصاب بننے کی قمری تاریخ یاد نہ ہو تو غور و فکر کے بعد جس تاریخ کا ظن غالب ہو وہ متعین ہو گی۔ اگر کسی تاریخ کا بھی ظن غالب نہ ہو تو خود کوئی قمری تاریخ متعین کر لے۔

[احسن الفتاویٰ: ۴/۲۵۵]

(۲) اگر نصابِ زکاۃ پر سال مکمل ہونے سے پہلے کوئی زکاۃ ادا کرنا چاہے تو اس کی اجازت ہے۔ [شامی: ۷/۵۹، باب زکاۃ الغنم]

---

(۳) سال کے درمیان جو مال بڑھا اس پر سال کا گذرنا ضروری نہیں ہے، سال کے مکمل ہونے سے ایک دن پہلے تک جو بھی مال آئے گا اس کی زکاۃ نکالنا فرض ہے۔

[شامی: ۷/۴۰-۴۶، باب زکاۃ الغنم]

---

(۴) اگر کسی کے پاس نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ مال ہے اور اس کے ذمے قرض بھی ہے تو قرض کی مقدار نکالنے کے بعد نصاب کے بقدر مال باقی رہتا ہے تو بقیہ رقم کی زکاۃ ادا کرنا فرض ہے اور اگر نصاب کے بقدر مال نہیں رہتا ہے تو زکاۃ فرض نہ ہوگی۔ [شامی: ۶/۴۵۶، کتاب الزکاۃ]

---

(۵) اگر صاحبِ نصاب کا دوسرے کے ذمے قرض ہو یا دوسرے

کے ذمے سامانِ تجارت کی قیمت ہو تو دوسری چیزوں کے ساتھ اس کی بھی زکاۃ ادا کر دے اور اس کی بھی گنجائش ہے کہ جب قرض یا سامان تجارت کی قیمت وصول ہو اس وقت پچھلے سالوں کی بھی زکاۃ ادا کرے، البتہ ایسا قرض جس کے ملنے کی بالکل امید نہ ہو اس پر زکاۃ فرض نہیں۔

[شامی: ۹۷/۷، باب زکاۃ المال]

---

## کن لوگوں کو زکاۃ دینا جائز ہے؟

(۱) **فقیر:** وہ شخص جو صاحب نصاب نہ ہو اور نہ اس کے پاس نصاب کے بقدر ضرورت سے زائد سامان ہو۔

[شامی: ۲۰۵/۷، باب مصرف الزکاۃ]

---

(۲) **مسکین:** وہ شخص جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو۔

[شامی: ۲۰۸/۷، باب مصرف الزکاۃ]

---

(۳) **قرض دار:** وہ شخص جس کے ذمے لوگوں کا قرض ہو اور اس

کے پاس اتنا مال نہ ہو کہ قرض ادا کرنے کی صورت میں نصاب کے بقدر مال باقی رہے۔

[شامی: ۷/۲۱۹، باب مصرف الزکاۃ]

④ مسافر: وہ شخص جو حالتِ سفر میں محتاج ہو گیا ہو (اگرچہ اپنے وطن میں مالدار ہو) اسے بقدر ضرورت زکاۃ دینا جائز ہے۔

[شامی: ۷/۲۲۳، باب مصرف الزکاۃ]

## کن لوگوں کو زکاۃ دینا جائز نہیں؟

① وہ شخص جس پر زکاۃ فرض ہو، ایسا شخص شریعت کی نگاہ میں ''مالدار'' ہے۔

[شامی: ۷/۲۳، باب مصرف الزکاۃ]

② وہ شخص جس پر زکاۃ تو فرض نہ ہو لیکن ضرورت سے زائد زمین، مکان یا کوئی اور سامان فرنیچر، برتن وغیرہ اس کے پاس موجود ہو اور اس کی قیمت نصاب کے بقدر ہو۔

[شامی: ۷/۲۳۸، باب مصرف الزکاۃ]

(۳) اپنے اصول: ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی اوپر تک۔
[شامی: ۲۳۰/۷، باب مصرف الزکاۃ]

---

(۴) اپنے فروع: بیٹا بیٹی، پوتا پوتی، نواسہ نواسی نیچے تک۔
[شامی: ۲۳۰/۷، باب مصرف الزکاۃ]

---

(۵) شوہر، بیوی۔ [شامی: ۲۲۶/۷، باب مصرف الزکاۃ]

---

(۶) غیر مسلم۔ [شامی: ۲۴۹/۷، باب مصرف الزکاۃ]

---

(۷) مالدار آدمی کی نابالغ اولاد۔ [شامی: ۲۳۷/۷، باب مصرف الزکاۃ]

---

(۸) سید اور بنی ہاشم (عباس، حارث اور ابوطالب کی اولاد)۔
[شامی: ۲۴۵/۷، باب مصرف الزکاۃ]

---

**مسئلہ:** زکاۃ کے پیسے سے کنواں کھدوانا، سڑک بنوانا، مسجد کے لیے زمین خریدنا وغیرہ جائز نہیں ہے، اس لیے کہ زکاۃ کی ادائیگی کے صحیح ہونے کے لیے مستحق کو اس کا مالک بنانا شرط ہے۔
[شامی: ۲۲۶/۷، باب مصرف الزکاۃ]

## کن لوگوں کو زکاۃ دینا افضل ہے؟

سب سے پہلے اپنے رشتے دار بھائی بہن اور ان کی اولاد، چچا، پھوپھی، خالہ، ماموں، ساس، سسر، داماد وغیرہ میں سے جو ضرورت مند ہوں ان کو زکوٰۃ دینا افضل ہے۔ ان کے بعد اپنے پڑوسیوں یا اپنے شہر کے لوگوں میں سے جو زیادہ ضرورت مند ہوں، پھر جس کو دینے میں دین کا زیادہ نفع ہو جیسے علم دین کے طلبہ۔ ان لوگوں کو زکوٰۃ دینے میں دوہرا ثواب ہے۔

[شامی: ۲۳۰/۷، باب مصرف الزکاۃ]

---

سبق ۱۵۸

## حج کا بیان

حج: ایام حج میں مخصوص افعال کو ادا کرنے کے لیے کعبۃ اللہ کی زیارت کا ارادہ کرنے کو حج کہتے ہیں۔

ایام حج: ایام حج پانچ ہیں: ۸/ذی الحجہ سے ۱۲/ذی الحجہ تک۔

حج کی تین قسمیں: ① افراد: احرام باندھ کر صرف حج کی نیت کرنا۔
② قران: احرام باندھ کر عمرہ اور حج کی ایک ساتھ نیت کرنا۔
③ تمتع: احرام باندھ کر پہلے عمرہ کی نیت کرنا اور پھر حج کے دنوں میں حج کی نیت کرنا۔ [محیط برہانی:٢/٦٩٥، الفصل الثالث فی تعلیم اعمال الحج]

## احرام کا طریقہ وترتیب

احرام باندھنے سے پہلے حجامت، لبیں اور ناخن ترشوالیں، بدن کی صاف صفائی کر کے پہلے غسل کرنا مسنون ہے، اگر موقع نہ ہو تو وضو ہی کرلیں، پھر احرام کی چادر سے سر ڈھانک کر دو رکعت نفل نماز پڑھ لیں، نماز کے بعد احرام کی نیت کرلیں، آپ کا حج تمتع ہے تو آپ کو عمرہ کی نیت کرنا ہے، ''اے اللہ میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں تو اس کو آسان فرما اور قبول فرما۔'' پھر ذرا بلند آواز سے لبیک پڑھ لیں،

لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ، لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ

[مراقی الفلاح:۱/۲۸۲،فصل فی کیفیۃ افعال الحج]

---

## سبق ۱۵۹ عورت کا احرام

عورت کا احرام صرف اس کے چہرے کا کھلا رکھنا ہے، عورت اپنے سلے ہوئے کپڑوں میں رہے گی،موزے،دستانے اور زیورات بھی پہن سکتی ہے،پردہ بھی ضروری ہے،لہٰذا سر پر کیپ نما نقاب ڈالے جس سے پردہ بھی ہوجائے اور چہرہ بھی کھلا رہے،خاص طور پر طواف میں اس کا خیال رکھے کہ سر کے بال اور کان چھپے رہیں اور کرتے کی آستین کلائی تک ہو۔عورت اگر ناپاکی کی حالت میں ہو تو اسی حالت میں احرام باندھے،اور صرف احرام کی نیت کرے،دو رکعت نماز احرام کی نہ پڑھے پھر مکہ پہنچنے کے

بعد جب تک پاک نہ ہو مسجد حرام میں نہ جائے، جب پاک ہو جائے تو غسل کر کے مسجد میں جائے، طواف وسعی کرے۔ عورت ناپاکی کی حالت میں مسجد کے علاوہ سب جگہ جاسکتی ہے، نماز تلاوت اور طواف کے علاوہ سارے کام کرسکتی ہے، یعنی منیٰ، صفا ومروہ، جمرات، عرفات، مزدلفہ سب جگہ جاسکتی ہے، ذکرودُعا کرسکتی ہے۔

[فتاوی ہندیہ:۱/۲۳۵، فصل فی کیفیۃ اداء الحج][ہدایہ:۱/۱۶۰، فصل]

---

سبق ۱۶۰

## چھوٹے بچوں کا احرام

نابالغ بچہ اگر ہوشیار اور سمجھ دار ہے تو وہ خود احرام باندھے اور تمام ارکان بالغ کی طرح ادا کرے، اگر چھوٹا اور ناسمجھ ہے تو اس کا سرپرست اس کی طرف سے احرام باندھے اور تمام ارکان میں اس کی بھی نیت کرے۔

[البحر الرائق:۲/۳۴۰، کتاب الحج]

| | | |
|---|---|---|
| نوٹ: سبق یاد ہو جانے پر اوپر باکس میں | ✔ ..... | کا نشان لگائیں |

سبق ۱۶۱

## طواف کے واجبات

(۱) پاک ہونا اور باوضو ہونا (۲) ستر چھپانا (۳) جو شخص پیدل چل سکتا ہو اس کو پیدل ہی طواف کرنا (۴) حجر اسود سے دروازے کی طرف چلنا (۵) حطیم کے باہر سے طواف کرنا (۶) سات چکر پورے کرنا (۷) دو رکعت طواف کی پڑھنا۔

[شامی: ۹/ ۳۰۹ مطلب فی طواف الزیارۃ۔ ۳/ ۱۵۳ کتاب الصلاۃ]

نوٹ: اگر ان میں سے کوئی واجب چھوٹ گیا تو طواف دوبارہ کرنا پڑے گا ورنہ دم دینا پڑے گا۔ [بدائع الصنائع: ۲/ ۱۳۱ فصل]

## طواف کا طریقہ

جب طواف شروع کریں تو حجر اسود سے ذرا پہلے احرام کو داہنی بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالیں، طواف کی نیت کریں، لبیک کہنا بند کردیں اور حجر اسود کے سامنے اس طرح کھڑے ہوں کہ

رخ کعبہ کی طرف ہو پھر جیسے نماز میں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہیں اس طرح ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھیں بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ پھر دونوں ہاتھوں کو سینے تک اٹھائیں اور حجر اسود کی طرف پھیلا دیں اور ہاتھوں کو بوسہ دیں اور داہنی طرف بیت اللہ کا طواف شروع کریں، طواف کا ایک چکر پورے کر کے جب حجر اسود پر آئیں تو پھر بوسہ دیں، اس طرح سات چکر پورا کریں تو سات چکر اور آٹھ بوسے ہوں گے، طواف کے دوران جو دُعائیں یاد ہوں وہ پڑھیں کچھ یاد نہ ہو تو اپنی زبان میں اللہ سے دُعائیں کریں، اس کے بعد دو رکعت نماز واجب طواف کی پڑھ لیں، مقام ابراہیم کے پیچھے، اگر مشکل ہو تو کہیں بھی پڑھ سکتے ہیں، ہر طواف کے بعد دو رکعت پڑھ لیں، اگر مکروہ وقت ہو تو ایک دو طواف کر کے نماز ساتھ میں پڑھ سکتے ہیں۔

[مراقی الفلاح: ۱/۲۸۲، فصل فی کیفیۃ افعال الحج]

## سعی کا طریقہ

جیسے طواف شروع کرتے وقت حجر اسود کو بوسہ دیا تھا اس طرح بوسہ دے کر صفا پہاڑی پر آئیں یہ بوسہ دینا سنت ہے، اور بیت اللہ کی طرف رخ کر کے دعا کریں، اس کے بعد مروہ کی طرف چلیں، صفا سے کچھ دور چل کر ہری لائٹ نظر آئے گی، وہاں سے ذرا تیز چلیں، اس کے بعد ہری لائٹ اور نظر آئے گی وہاں سے تیز چلنا بند کر دیں، یہ صرف مردوں کے لیے ہے، مروہ پہنچ کر بھی دعا کریں، یہ آپ کا ایک پھیرا ہوا، پھر وہاں سے صفا پر دوسرا پھیرا ہوگا، اس طرح آپ کا ساتواں پھیرا مروہ پر ختم ہوگا، آپ کی سعی پوری ہوگئی، اس کے بعد آپ سر مونڈ والیں یا پورے سر کے بال اچھی طرح کتر والیں، قینچی سے صرف تھوڑے بال کاٹ لینا کافی نہیں ہے۔

[مراقی الفلاح: ۲۸۲/۱، فصل فی کیفیۃ افعال الحج]

سبق ۱۶۲

## عمرہ کا نقشہ

عمرہ میں چار کام کرنا ہے۔ ۲/فرض اور ۲/واجب

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | احرام کے ساتھ نیت اور لَبَّیْکَ۔ | فرض |
| ۲ | طواف۔ | فرض |
| ۳ | صفا اور مروہ کے درمیان سعی۔ | واجب |
| ۴ | سر منڈوانا یا کتروانا۔ | واجب |

---

سبق ۱۶۳

## حج کے تین فرض یہ ہیں

(۱) احرام کے ساتھ نیت اور لَبَّیْکَ۔

(۲) ۹/ذی الحجہ کو زوال سے غروب تک تھوڑی دیر عرفات میں وقوف (ٹھہرنا)۔

(۳) طواف زیارت۔ [شامی: ۸/۱۴۰، ۱۴۱، کتاب الحج]

## حج کے چھ واجب یہ ہیں

① مزدلفہ میں وقوف (ٹھہرنا)۔

② صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

③ شیطانوں کو کنکریاں مارنا۔ ④ قربانی کرنا۔

⑤ سر کے بال منڈوانا یا کتروانا۔ ⑥ طواف وداع کرنا۔

[شامی: ۸/۱۴۲، ۱۴۵، کتاب الحج]

سبق ۱۶۴

## حج کا نقشہ

| | |
|---|---|
| حج کا پہلا دن ۸/ذی الحجہ | احرام باندھ کر منیٰ پہنچنا ہے۔ منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشا اور ۹/ذی الحجہ کی فجر پڑھنا۔ |
| حج کا دوسرا دن ۹/ذی الحجہ | آج سورج نکلنے کے بعد عرفات میں جا کر ٹھہرنا ہے۔ مغرب کے بعد بغیر نماز پڑھے عرفات سے نکلنا ہے، چاہے رات میں کتنی ہی دیر |

| | |
|---|---|
| حج کا دوسرا دن ۹/ ذی الحجہ | ہو جائے، عشاء کے وقت میں مغرب و عشاء ایک ساتھ مزدلفہ میں پڑھنا ہے۔ اور مزدلفہ سے ۷۰/۸۰ کنکریاں بھی لینا ہے۔ |

| | |
|---|---|
| حج کا تیسرا دن ۱۰/ ذی الحجہ | مزدلفہ میں رات گزارنا اور نماز فجر اوّل وقت میں پڑھ کر سورج نکلنے سے تھوڑی دیر پہلے منیٰ کو روانہ ہونا۔ |
| | پھر منیٰ میں جا کر بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنا ہے۔ |
| | پھر قربانی کرنا ہے۔ |
| | پھر سر کے بال منڈوانا یا کتروانا ہے۔ |
| | پھر طوافِ زیارت کرنا ہے۔ |
| | اس طواف کے ساتھ سعی بھی کرنا ہے۔ |

| | |
|---|---|
| حج کا چوتھا دن ۱۱/ذی الحجہ | تینوں جمرات کی رمی کرنا ہے، قربانی اور طواف زیارت اگر دس کو نہ کیا ہو تو کرنا۔ |
| حج کا پانچواں دن ۱۲/ذی الحجہ | آج بھی تینوں جمرات کی رمی کرنا ہے، قربانی اور طواف زیارت ۱۱ یا ۱۲ ذی الحجہ کو نہ کیا ہو تو آج غروب سے پہلے ضرور کرنا ہے۔ |

۱۲/ذی الحجہ کو تمام امور سے فارغ ہو کر آپ مکہ آسکتے ہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ آپ منیٰ ہی میں رک کر ۱۳/ذی الحجہ کو بھی کنکریاں مار کر مکہ آئیں۔

**نوٹ:** حج میں حاجی پر جو قربانی ہے وہ حج کے شکرانہ کی ہے، تمتع اور قران والے پر واجب ہے، اس کے علاوہ جو سالانہ قربانی ہے وہ بھی ضروری ہے، یہ قربانی اپنے وطن میں بھی کرا سکتے ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| نوٹ: سبق یاد ہو جانے پر اوپر باکس میں | ✓..... | کا نشان لگائیں |

سبق ۱۶۵

## مقاماتِ قبولیتِ دُعا

○ بیت اللہ پر پہلی نگاہ پڑتے وقت ○ مطاف یعنی طواف کرنے کی جگہ ○ ملتزم یعنی بیت اللہ کے دروازے اور حجر اسود کے درمیان ○ بیت اللہ کی دیوار کا حصہ ○ میزاب رحمت یعنی بیت اللہ کے پرنالے کے نیچے ○ بیت اللہ کے اندر ○ حطیم میں (جو بیت اللہ کا حصہ ہے) ○ حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان ○ مقام ابراہیم کے پیچھے ○ صفا پر ○ مروہ پر ○ مسعی یعنی سعی کرنے کی جگہ پر ○ دوہرے ستونوں کے درمیان ○ عرفات میں خاص کر جبل رحمت کے پاس ○ مزدلفہ میں خاص کر مشعر حرام کے پاس ○ منیٰ میں ○ جمرات کے پاس۔ ان سب جگہوں پر خصوصیت سے دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔

[البحر الرائق:۲/۳۷۸، باب الاحرام]

[شامی:۸/۲۷۰، فصل فی الاحرام وصفۃ المفرد]

## زیارت مدینہ منورہ

حج کے بعد سب سے افضل رحمۃ اللعالمین تاجدارِ مدینہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت ہے۔ لہٰذا غسل یا وضو کر کے سنت طریقہ سے مسجد نبوی میں حاضر ہو۔ مسجد نبوی میں دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کریں اور خوب دعا کریں۔ اس کے بعد ادب اور ہوش کے ساتھ روضۂ اقدس پر آئیں اور ہلکی آواز سے سلام پیش کریں۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پیش کرنے کے بعد تھوڑا آگے ہٹ کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر سلام پیش کریں۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اس کے بعد تھوڑا آگے ہٹ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر سلام عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عُمَرَ الْفَارُوْقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. اس کے بعد وہاں کے قدیم قبرستان جنت البقیع کی زیارت کریں۔ اس کے علاوہ مسجد نبوی میں چالیس نمازیں جماعت کے ساتھ پڑھنے کا اہتمام کریں۔ [مراقی الفلاح: ۱/ ۲۹۸، فصل فی زیارۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم]

نوٹ: مدینہ جاتے ہوئے راستہ میں اور مدینہ کے قیام میں درود شریف کثرت سے پڑھتے رہیں۔

[مسند احمد: ۲۵۸۳، عن انس رضی اللہ عنہ]

---

سبق ۱۶۷

## احرام کی پابندیاں

- مرد سلے ہوئے کپڑے نہ پہنیں، عورتوں کا احرام ان کے سلے ہوئے کپڑے میں ہوگا۔ ○ چہرے اور سر پر کپڑا نہ لگے، البتہ عورتوں کے لیے سر کی پابندی نہیں ہے۔ ○ جسم کے کسی حصے کا کوئی بال یا ناخن نہ کاٹیں، نہ توڑیں اور نہ میل کچیل نکالیں۔

○ خوشبو سونگھنا اور اس کا کھانا پینا بھی ممنوع ہے۔ ○ میاں بیوی بے حجابی اور جماع کی باتیں نہ کریں۔ ○ حرم کے اندر شکار کرنا یا کسی شکاری کو شکار کی طرف اشارہ کرنا یا جوں اور کھٹمل وغیرہ کا مارنا بھی ممنوع ہے۔ ○ اسی طرح حدود حرم کے کسی پیڑ پودے اور گھاس وغیرہ کو اکھاڑنا بھی منع ہے۔

○ دونوں پیر کی ابھری ہوئی ہڈیاں نظر آنی چاہیے، اس لیے دو پٹے والی چپل کا استعمال کریں، البتہ عورتوں کے لیے یہ پابندی نہیں ہے۔

[فتاوی ہندیہ: ۱/۲۲۴، الباب الرابع فیما یفعلہ المحرم بعد الاحرام]

| | | |
|---|---|---|
| کا نشان لگائیں | ✓...... | نوٹ: سبق یاد ہو جانے پر اوپر باکس میں |